ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

چونچ کا کلیات نامہ
عرف
دیوانِ چونچ

من تصنیف حاجی محمد شیخ عبداللہ سوداگر تعلقہ شاہ پور
ضلع گلبرگہ شریف

سلطان المطابع چھتہ بازار

اس کتاب کے معنی اس وجود کے بیچ ہیں

یہ انکہہ نہیں وہ انکہہ کے سامنے کا رسالہ

مضمون محمد عبداللہ حاجی ابدرب ۔ شہر یار وطن محرم ۱۳۴۰

توحید باریتعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تیری صورت زرے زرے میں — بہت بڑی بڑی وہ اللہ کی ہے

زرے وہ بڑی ہیں سب برابر ہیں — ایک زرے سے راس ہوی ہے

کہان بہی جائے نہیں بجہ کرن — بیچ انکہہ کے جائے بجہ کرن

یہ کالی انکہہ سے تو کیون نظر آئیگا — صدف میں سور کیون سمائیگا

یہ تو فن ہے سو کالی انکہین کے بیچ تو — سمندر سون ایک انکہہ کے انچو مین

یہ وجود میں توحید ہوئے کیون — دو انکہہ سے ایک دیکہنا کیون

دریا میں صدف لاکہہ بہر این — ایک صدف کے بیچ مین کیون ان بہر دریا

سب کل میں نکس چھپا کیوں
تو سب میں ہے کہے تو سچ ہے
بہت تجھ پھر کے آئے سچ ہے
تو سب تجھ سے تیرے بیٹے سب میں ہے
یہ تانک بھری آنکھ پڑی نظر ترا دی
تو جو ہے غیر کوئی نہیں تو ہی تن
تو کون ہے تو ہی جانے
واحد کہنا تجھے سازے
یہ علم خاص خاص تیرا ہے
تو ایک تمام رنگ تیرے
ہر رنگ میں شان تیری
جتنے نظر آتے ہیں تیری ہیں
کہتا ہے اندر جو رکھے سو تیرے
نہ تجھہ کون کوٹ ہے نہ برج
ہے میں نہیں میں بھید رکھایا
پوچھا تجھے رنگ سے دیکھ بولا
تو وجود میں ہے تیری کون نکلا
یہ پائے سو کالے کالے چھید ہے
ور گنتو سو پڑے لانے گیا نی

یہ بولنا اندر گھوسکے آپا ہوں
یہ جھل جھلا مریب ہے سوجھ جو
باہر و سنڈے تو پیچ پڑتی ہے
ایک سمجھا تو وجود الصاف القاف ہے
یہ دونوں ہیں کے نظر قراری سیر دی
ایکیات ہے رنگ بولے جاتے ہیں
غیر تجھے کیوں پہچانے
صحیح کہنا تجھے سازے
وجود کے اندر دیکھنا صاف تیرا ہے
یہ جھل جھلے بیشمار تیرے
ہر جیو میں اسان تیری
یہ رنگ جتنے تجھے لگے ہیں
الیس میں کثرت کرنے والے کو دیکھے
تیرے لوگ کے اپر میلیان الفرق
میں بوجھ کر بہت امید رکھایا
تو وہی ہے تو اللہ تو پاک نرالا
تو اندر رہتا تجھے کون نکالا میکالا
تجھے ناں لگے لوائے سو نک
یہ دو دور پڑنے سے پانی

گفتن شہر ڈھونڈتے جا ئیگا
ایک تو کاٹ گگنے سے ظہور نکلا
نیچے اوپر سامنے نزدیک جیلی جیلے
بڑے ہمار میں بھر بھرے تاب ترا
گھٹ گگار تو گھٹ ہے سو تیرے
بہتر ہے گھر کے سامنے
ہلا تو ظاہر ظہور ہوا ہے
تو نور ہے انجن کا
تو دینے والا تو ساجنے والا تو جن ہے
یہ گھر کے گیان کو توچ ہے
ایس کے نور کے خزانے انہتی
جینے پایا ہے اس کے نظر میں ہے
نور کے رنگ سے ہشیار ہے
یہ جلم غیر کے نماز میں پیدا ہے
کھڑا رکھا ہون میرے پل مین
میرے آنکھ میں عشق میں کی موتا ہو
میں دیو اپنے جگہ رکھ دیا ہون
جہان پیچ پیچ ہوتا ظاہر اور ہوتا ہے
جب پیدا ہو کے شرق نکلی

پھر پھرا کر اپنے گھر آئیگا
وہان دیکھنے سے دل بڑا خوش ہوا
جیلے دیکھتے میں جیل جیلے تری
یہ جیل جیلے تیری ہیں تو ہتاب ہوا
تک ہر سو گھٹ کا احد ہو تیرے
خنجر سے بنا سفر کے کام آتے
اہل صفت کے کام کو ہم تمام ہوئے
وہ شہر ہے انجن کے سنگات
تو دینے والا ایک ملے تو ایک جیوے
تا کتا ہوا وہ دیکھا ہوا نظر ہے
یہ کہا ہے سالکون کے سینہ ہی
کوئی بچے کو رے کہ بغل میں ہے
کالک بھری کو ہٹیل نے پا گئے ہے
غار کو جاتا ہے بیشک اولیا ہے
رکھا ہون پل کے پل مین
یہ جلنا مشہور ہوا اسے سمجھ کے رہو
مجھے عزت دینگے ادب سے عزت رکھتا ہو
عجب ہوتا ہے اپنے حضور کی سی ہوتا ہے
ہوا آنکھ میں سے اس کے نکلی

توحید دیدار

اللہ تو بڑا ہے سو سچ ہے — جتنی ٹھنڈک ہے سو سچ ہے
پھرتے ہیں تمام تارے — پھرتے ہیں سو جمع کے تارے
جتنے چند دیکھتے ہیں سینہ میں جم ہے — یہ سکھ ہے نین کے بیچ میں ہے
پھر پھر چند میرے پاس آرہے — جس کے پاس چند رہی اسکے پاس نت رہے
جن ناؤ سون روشنائی تیری — جیو کو دہنی جگت کی دیداری
جن جوت میں جا کر پایا — وہ جان جگت کو پایا
ایک جوہر ہے ایک جگت ہے — کاڑیان سو شخص ہے بری ہے
ایک نوکات سے کالی کو کاڑیا — ایک ہے سو نوکات نکاڑیا
شکستم دیکھا سلیس کرون — آنکھ میں قدر کیا جن نے کونسا
کسی بھید سے ناچیا ہے خانے میں ہے — خانے میں بھرا ہوا جاتا ہے
کس ساتھ ہے اس کا بہادر ہے — جس نے خریدا ہے وہ پار ہے
کہتا ہوں دنیا ہے وزن ہے — ہر پیار سون آدمی ہنس ہے
آدم لکھا ہے یہ باقی ہے — نین کے اوپر کی معنی ہے
ہر تن کو ملا دے وہاں میا ہے — من ہے سو آنکا دا ہے
اپنے اپنے بدن کو اپنے سر لے — اپنے اپنے بدن کو آپ سے لے

ہوتا ہے اس کا خوراک اندھیرا سر پر ہے یہ بات کا تارا

تو دانے کو کئے میں نہا ہر ہے چھپا رہ کو جاننے والا ظہور ہے

پیپ کو کون انکا لئے ہیں تریپ کے کا ڈو کہے ہیں

جن نے رہ کو جاگایا سب ہے جن روز ذات کو بنایا ہے

[illegible] خون کر مرنے کہ زبان سے شکر کر

ہیں پانچ دوستی سے جدا ہوا ایک سر پن لگالے پچھمن تا ہے

بخشش ہے پڑھنے کو [illegible] یہ گل کی گگن کی زندگانی

یہ دنیا کو کر کے جا بیٹھا ہے کر کھیل پورا اٹھا ناز دل ہے

میں پہنچ گیا جھٹ سے تیرا شہ رکھا ہے ان میں حوض کے خانے

دنیا کی سفر جن کیا ہے سکھ ہے سفر کو بھیجو وہ نور ہے

کوئی جا ہے تو فضیل ہے سر کمند لگا گھر میں پھر آئیگا منڈان دکھنی کا

یہ ایک جنگو اڑ کا رستہ ہے اوٹھا رجنے کر لے وہ پیاسا کا ہے

ہر ایک لیتا ہے گن سب اوسکا دنیا میں گنجے ہے اوس کا

کوئی ذات کو آگو کی سنگلی ظہور ہر ایک دیا جن جن کلی

یہ دین پر ایمان رکھو سردار راس دیدی سے لیا سو بہار

مزا یہ تن میں اٹھا جن کا کھکر یا کے کولو ہوا آپ ہی جنکا

کیوں ہوا کولو یہ روپ کا کام یہ سونا ہے ساجنے کا سرانجام

نہ سور ہے نہ شمشی ہے نہ تیا ہے زندہ رہے بالکل پر اسکا را

یہ صاف ہے وہ تیرے [illegible] اوپر حق پاک ہے [illegible] اوصاف ہے ذات مطلق ہے

نہ کم ہوتا وہ عالی شان عالی جان ہے — وہ کم ہے سو وہ یک طرفہ شان ہے
کوان ہی کون جانتے سب ہے — کسی کا نہیں آپ کا جنا ہے
یہ وزن ہے وزن ہی لیکر گیا — وزن کو چھوڑ کر جاگے گیا
کیونکر کہوں یہ عجب بات ہوئی — یہ قدرت عجیب ہے ہوئی سو ہوئی

در لغا خاص کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

انکھ میں ایک کا آہے تاک لا یگائی جائے — نوکات کا گھر لگنے سے سیر کر کے آئے
من کے بولنے کا یہ بھید ہے — قلم کو قید کرنے کا وہ خورشید ہے
چون چون چراغ چھدا جائے — یار نور میں گیر جائے
آپ مضبوط کرے رہ کون — نوکات کے فن میں رہتے کون
الیس کے تمام گت وہ وصلت ہے — کثرت میں کچھ وہ واحدت ہے
ہر تیز وحدانی الفا خاص ذات ہی — کثرت سی بند نیکا نوکات سے
ہر ایک حرف اپنے سے اپے پائے — نور میں سے معراج سے نکل آئے
عین ابد اس کو نہ پائے — بید سے کو الیس میں دیکھا ہے
تجلی پر شہادت ہوئی اظہار — اسلام کے علم کو کون کیا باہر
سیر مر کی نزاع کی ہمت — باہر آکر جگت کو دعوات
ان شہنشاہ انبیا کا — پیار پر پیار اپنے پیا کا
یہ تاج ہے سو تمام مقابلہ کو — سردار دل دلانے کا
ایک نور اس کا کرتا ہے سادہ — پکڑا یا ہے اس نور کا سراپا

کوئی کچھا ٹیا ہے اسکا بھریا ہے
گو گی نین کے اوپر نظر ہے

نام ہے نامی یہ آدے کا ہے
یہ بولنا خاص عقل سے ہے

جس نور سے ہزاراں رنگا ہے
اس کے جوت میں ہزاراں بہل کا ہے

جس دو دستی دو جگت جاگتا ہے
مجبوری ہو کر لگا سو لگن ہے

جب سے ہے سو اُپر سے
ایک بہانے سے اوپر ہے

پہلے منھ ایس کے سر پر ہے
عقل سے قلم کی بقا کثر ہے

جدا جاتا ہے وہ مزا سے
اور ایک قرار کی معجزہ ہے

چادر ہے چکوٹ کو لیتا ہے
نور رنگ بہتا ہے لپس ور شوگن ہے

دھرتی بھری ہے زبردست کے یار
وہ دور ہے کہی ہے بیشمار

کیا خدا ایرے چھپاؤں ہے تھادو
فیض ہو ایک بندے سے مجبور

یہ گھٹ ہے دو اصل ظہور ہے
وہ خاص نور سے معمور ہے

جو دین کے دین کو دہن ہے
مشہور ہوا جگت کے ایک سر ہے

کئی کفر کی نہیں شکل چھپان سو ہے
میں کھڑی ہوں کرتاری نہیں

اسلام رجت اب کیا گھٹ ہوئی
دھن کار کون کفر کا اوجالا

جو شانے لگے ہیں یہ دین جس تک
یہ قائم رکھو حق یہ دین آئین تک

بیان رفتن معراج حضرت رسول مقبول صلعم

میں راج کیا ہوں اس نے کیا ہے
یہاں کا یہ بدید کی ہمارے تن کیا ہے

میں پھوڑ دیا گگن ہوں دق ہوں
جن گردین ساتھ اتھی سو ساتھ

اصل وہاں تھی ترنگ اکیلا ہے
منڈان لامکان کو پھڑا لیا ہے

یہ دید وہ دل بوجھ وہ جوت
چاہتے یہ پت چھوڑ دی سو بادل گیا
ایکے معنے نادان معنے عین تھا
کہتا ہوں میں اُسے جن سزا دا
اَئے دوست کرم کرم تیرا تو
لازم یہ دھرتی تو کو کون ہے
جو اشارہ ہو انہیں کوئی کالرہ
انجانا میں حال کا ہون مین
بیچ پراسنے کے پار چپٹ گئے
ہیں کل میں صاف دیکھ ہون
احمد کے آسرے سے نام برس تیا
اس کا نام اسم میں نشان ہے
اوجالا شاہ کو دو نین میں ایک
بیچ مین ایک مصنت سے تیجا لوک تھا
وہ نین اٹھا لگت احمد کا
نزدیک ہے وہ موجود بوجھے
وہ تجھ سے علم جانتا

کثرت میں ہم شریک سنگ جوت
تو نظر بھرا لیے کہا تو نہ رہتے دل گمیا
نہیں گیا نہ گر طلب تھا نہ کون تھا
ہاں بابے وہ بنائی سفر آوار
اگر میرے پر پیارے تجکو نثار کر تو
دیتا ہے یہ دوست کون ہے
جو دیداری ہے وہ بڑا نہ برست دیکھی دلا
مین قائم ہون زمانے کا مین
دو دشمنی سے وہ دیدار ہو گئے
آپ سے آپنے کیسا ہون
[illegible] مین ہے سو وہ نہیں گیا
ادھیانے سے اول بابا احمد کو ہے
ایک چیز کے دو آنکھ کو کری دیکھتا ہے
دو آنکھوں میں کہنے کو کرنے تسلیم پیدا
نین بہا سو نظر ہوئی کا
اتنا جو جانا سو وہ مرشد ہے
علم کو سمجھنا کون کو پانا ہے

یہ بڑا اسرار ہے یہ دھیان کو پاسے
یہ نسخے کے مشتاق ہزارن ہے

نہ بیسن بیش دم میں کہ دودھ کا — تو خراب میں موجود تھا موجود تھا
وہ چھل چھلا چھپا تھا گنج میں — جب اقتضا تھا چاہتے ہو رہیں
جو آپ تھا اپنے سے پاک — ازل پاک سو ہے زوالا پاک
ایک محل تھا ایسی تھی نت گھن کی — ایک روشنی گھگن کی انجمن کی
یہ چیز ایسی تھا جب باغ کھانے کی نرنج کی — دیکھیں کھیلانے کی یہ شطر گنج ہے
نہ کف نہ ندی نہ نالہ ہے — نہ تو گھڑا نہ گڑوا ہے
پاے نہیں ہے سو پانی — آگو دیکھ وہاں تجھ بر آئی

بیان روی معراج پوت

تن کو اب برتن جوان کو جوت — نہ نور ہے نہ پونچا نا پوت
ہست اوپر کسی کا ایمان نہیں ہے ناری — نہ مستی میں نہ ندیں ٹھکانا کی
اودھر کچھ ان کے من کو اللہ تھا — کھر کو نہ نک اتھا نہ دیو تھا
منہ دیکھنا آنکھ کے بیچ سے — اپنے سے آپ ہی جانے
ہستی کو آپ پایا جب محمد — جب پا چکا تو حقیقت وہ محمد
جس کو کہتے ہیں بوند کو کرتار — بوند کو جاننے والا مصطفے ہے مختار
جو بوند ہے نور ہے وہ بوند ہے — یہ سچ ہے آخر بات ہے
وہ جانتا ہے سو ایک انگار ہے — بھڑکا دیتے انگار کو یہ بڑا کال ہے
کہاں تک لکھوں میں کیونکر مایا — دوزخ میں گیا تھا پیچ ہو کر آیا
میں کون ہوں نہیں میں اللہ — عجب ہے محمد اس کا اللہ
عجب کہے اسکو لوگ آ کر وہ عالی — یہ توحید ہے سو صفت کرے سو علی

یہ دوست ہے مصطفےٰ خدا کے
یہ بہار ہے یہ چار ہے مصطفےٰ کے

بو بکر جسے کہے جو صدیق
دوسری آدھا دل ہے تحقیق

جنے تیرنے کو مانیا ہے سمندر ہے
وہ جانتا ہے وہ علی خدا کا ہے

ملک نے تجھے یہ چار یار وہ
جو حرف چار کے چار وہ

کفر کو کیلی سے پھرانے والے ہے
چکوٹ کون سرانے والے

کفر کو جو کرنا پامیال کیا ہوا
اسلام کے لام کو اٹھا لایا ہوں

تو کاتے سو تیرا بیچ پلکوں میں ہے سویرا
دوزخ میں یہ دوست ہے تیرا

ایک نک پر رکھا ہوں لیان ہے
ایک نک پر ہے سو آدمی آدم ہے

رکھ سکے میں وہ کم ہی دم
ہر دم کے اوپر یہ دم مقدم

میرے دل کو اس کا لمبا پھرا دے
دل کے بیچ میں کرا دیے

در منقبت ریا مولانا محمد رب عبد اللہ

ملا کے محبوب نبتاتی کے نائب ہے
وہ آدمی نہیں ہے ایک عجب ہے سو چیز ہے

علی گے سگے ہے سو معارفت ہے
وہ بل آنکھ ہے سو معارفت ہے

علی کی اتری جان جان ہا
جہنم جو ستے اوتری جاتا جان

سو مچ مست مدام احمدی ہے
باقی ہے سو شوق ہے محمد ہے

عرفان کی خاش آنکھ ڈال
یہ دونوں کالی آنکھ کو دوزخ میں ڈال

ٹھیرا یا اس کی انکھ کے تیسن گولی ہیں
اس آنکھ گلا کر اللہ کو لایا میں

اس آنکھ کو روانہ کرنا پیوین لیا
واحدیت بے گنتی کھڑے ہوئے ہیں

آپ جدا ہے وہ تاب جدا ہے
وہ تاب ہے سو تجلی کی روشنی بڑا کرتے

آپکے لوگ اپنے میں نہیں ہے وہ — رہا تو بھی ایک ہو گا کہیں چھپے وہ
تیرا صورت ہے سو میرسا دید میں ہے — یہ جب ہے سو پانے کا ہے رہے
تو گونس بو بو نیا رہ — وہ ٹکور وہ وہ نیگاہ دو سارہ
کہاں تک لکھوں میں اپنے ہوں ہزار مراتب — اسے ہوتے ہیں ہزار بان مراتب
یہ دو دید ہوتی خاص ہوتی — رال علی سے وہ مقابل ہوتی
بول کر کھول علی کے مراتب ہے — ہونا ایسے ہزار تنگ ہے
یہ سب بولتے ہیں علی کی شان کا کام — بوجھا لیا سو یہ بادشاہ کا کام
یہ کھیل بد کی آنکھی کھڑی ہے — یہ جوان گبر حق کیوں پڑا ہے
یہ علی کو پہچانتے ہیں پورے — علی کو نہیں جانتے ہیں وہ حضرے
نہ پیر نہ ولی تھے پیچ کے اپر علی تھے — نہ وہاں پیر تھے نہ فکر تھی علی تھے
فکر ہے سو کمانے کو پاناہے — فکر ہے سو اپنا دوست کرکے دیکھنا ہے
تیرنا غیر کو یہ غارے میں نہیں ہے — یہ آنکھ میں تیر ہے سو تیر ہے
فکر کو فنا کرنا وہ عاشق ہے — حضرت تھے جنم میں انکھ کے عاشق ہے
وہ جانے کے یہ انکھ کو اناج کہے — یہ بوجھ تھی پیٹ کی فنا کی ہے
خبر ہے بد کو فنا کرنیوالا جبر ہے — توحید بولتے ہیں آنکھ کے پیچ کو ہے
الحق ہے سو وہ جبل ہے مسافر — آج کل کی نظر ہے مسافر
اس سول کی سیر ہے کرے خوش — یہ دید کو لپیٹ کر رکھنے سے ہے خوش
یہ دید کو دیکھنا بڑا دوست ہے — دیکھتے ہے دید سے اُن بڑا ہے
ختم لگیا ہے جب اُسے — جہاں آنکھ لگیا ہے جا کے اُسے

جوانی کو جھٹک جھٹک کے جھنجال
مانس کو کہنے والا وہی حال

یہ جوانی کو جان بوجھ جائے
یہ زندہ ہے فکر کا اُجالا ہے

یہ پھوڑ ہوئی وزن لایق
معشوق کے مرثیے کو لایق

وہ مرنے کا وہ پانے کا لک ہے
ایک گودی میں جاننے سے شیر ہے

یہ غار میں جانے سے انکھ تھی آنکھ
انجان ہونے سے آنکھ ہے آنکھ

وہ جبی سے ہوا ایک نوک
ایک نوک چھین نے سے گیرا نوک

ایک پاٹے میں کھٹکا اترائے
ہو رہجائے بانٹ اُترائے

جتنا دیکھتا ہے سو اُٹھا پاکے مانگی
رضوان وڑی لٹے کے پائی

جس کے اوپر سلا تھی کل
تسلیم تمام کیے ہور توکل

کالی آنکھ پر مقبولوں کا تاج
کالی آنکھیں کا سب ہے راج

بھری اُمید ہے تیری
جھاڑتے ہی پڑے در پر تیری

یہ جو نثار کرو جامہ
پڑیا ہے مرجی پکڑ کے جامہ

سکندر تیرا باجتا تیرا
کہاں نہیں آس پاس تیرا

تیرا منہ عاشقا جانتا
نہ آپ جانتا وہ پھر کے جاننا

گھر کا بھید ہے پیچھے بھید نہ ہوتا
گھر بھید ہوتا گورکا گھر نہ ہوتا

یہ رنگ کون کریم کر کے رکھی
وہ دنیا من و خرم سے ہوئی

دنیا کو دھونا پڑی ہے دولت
کسی کے ہاتھ نہیں چھری ہے دولت

وہ منی کا نہیں ہے اقبال
پنڈت پاسے ہیں یہ فصیل تال

دو چھتے ہیں سو یہ بکرے ہے
اقبال ہے بغل کا بال ہے

نفس ہے سو ایک کھیل وہ ناچ ہے
بات سے دونوں جہاں پھر آیا ہے

ایک دیکھ میں ایک نقشہ قایم کیا
میں ملا کے رہنا کے ساتھ قایم کیا

میں دیکھے منہ کے اوپر کرنے والا
چیلا میرا دیکھ ہے دونوں دیکھنے والا

یہ دیکھ کی روشنی خاموش ہوتی ہے
دل میں پہنچا تو یہ گور جاتا ہے

میں سوچے جانیوالا غریب ہوں بازور
میں سیدی ہوں میں غریب ہوں پرور

میرے کو پل میں دیکھ نہیں تو نکالکے ست
یا آگ میں ڈالا نہیں تو باہر ست

مجھے کوئی نہیں چھوڑا میں کہاں جاؤں
ہر وید میں رضا مند ہوں

پن مجھ کو خاص کے پاس رکھنا
آپ نک کو دیکھ کے تڑ تڑپ ہوتے ہیں کر رہنا

وہ پیر ہیں پل کان میں ہمارے
دیکھ اپنے آنکھ کو وہ آنکھ ہے ہمارے

یہ آنکھ سے لے بیمار ہے ہمارے پاس
یہ آنکھ کو کوئی میں آنکھ کی عادت ہمارے پاس

ایک اوپر محل بنایا میں
ایک نوکات سے محل کو پایا میں

میں یہ دیکھ دیکھا ہوں وہ دیکھتا ہوں
ایک عین دیکھتا ہوں ایک چین چلا آیا ہوں

کرنے کو یہ بد ہے تیرا
ایک حوض بھرا ہے نور سے لے بد تیرا

مشہور ہے نک تیرے پر فدا ہے
سب رنگ ہے تیرے وہ میرے ہے

اب تو ہے آخرت میں بھلا تو ہی ہے
تیری روشنی دور دور گرمی میں ہے

ہر بار ستا ہے دیکھنا میرے کون
تجھ لینا ہے تو ایک خرابی کر دل

پہچانا ہے نک سے تجھ کون
یہ بات کہیں گے لاج رہے تجھ کو

قربان ہوں میں تیری بلا پر
رکھا ہوں سر بلا میں تیرے پر

میں پھر پھر کے ہار یا دل
پیر نہیں سو پایا میں دل

تیرے لوگاں پر پھیر کیا میری ۔۔۔ جب جال کرے تو دستگیری تیری

سب چھوڑ کے کرتا ہوں پھیرا ۔۔۔ جب پھرائے تو دستگیر ہوا

دو نون کھائے تو درشن میا کی ۔۔۔ وہ نظر کچھ کو پانے کی

در مدح پادشاہ دین سلطان ورنگ عالمگیر غازی

اب بول تو فور کیجے بیان کا ۔۔۔ یہ کمال ہے کمالیت کا

کسی کی بولی بال نہیں کی عادت ۔۔۔ عالم کو گیرا تا وہ عبادت

میل نہیں سچ آنکھ اولیا کی ۔۔۔ ایک تنک سے اُن کے کیا کی

ایسا کوئی نہیں ہے شانہ من ۔۔۔ بل کے اندجلی روشنی کے من

جو نور ہے سو ایک جیا سا ہے ۔۔۔ نور ہے سو ایک رنگ ہے زیب ہے

جننے دین م ار وہ دلاور ہے ۔۔۔ یہ علم سب من شانے ہے

کہتے ہیں جو دیر پلک کا ۔۔۔ تدبیر ہے پلک کے پیر کا

دیکھا او جو دستہ آئیگا تب ۔۔۔ اس کو خواب طفیل مکتب

اب تک اے کسی سے نہیں پوچھا ۔۔۔ اب تک کسی سے بول بالا نہیں کیا

فکر میں اپنے ہے آپ آئی ۔۔۔ بے فکر اُس نے ظہور میں آئی

بھیچار کے نہیں دیکھا یار ۔۔۔ اور چار دل کو اپنا کیا یار

نہ دیو دیگا غنی اُس کے اوپر چل ۔۔۔ نہ اللہ کا بل ہے نہ دوسر کا بل

اس تیغ کا ہے سو جہنم ہے ۔۔۔ اس کثرت سے صدا کا نپتا ہے

زیر ہونے کا اس کے خاص ۔۔۔ بلال کو ن بیقرار ہے خاص

صبح سے شام تک دیکھنا اس کا ۔۔۔ باندھیا ہے سراسر شرع کا

کسی سے دوست کر لیے دوستی جو رہی	وہ دوست دوست کے حضوری
اچھا ہے سو تو چھید رکے خیر	پانے سے پھر آتا ہوا ہے تیر
ایک جن کی دعوت پہنچے سو دو کی	وہ دعوت تیری نگار کی تیری
اس کا کوڑا کافر دل کو مارا ہے	انگار کو حسرت سے اتارا ہے
بانجھ بڑا کو رکو ن لیتا ہے	بانجھ کا استاد سب کو دیتا ہے
یہ آنکھ نہیں ہے یہ دیکھ کے چھوٹا	پاس کھڑو تا نہیں ہے چھپیا
دیو کو نہیں دیکھا ہے ادھر	ہے سنگ سیاہ تھر تھرا
دیو لاؤ لکھا ہے وہ قات	بڑا ہے دیو یہ بڑا کھات
تیر میں ہوا ہے ایسا	اگین ہے سو سمجھ آیا
اللہ رکھے شیا کو دل میں	بال کا بول بالا کرتے بادشاہ میں

سو کا الف رسالہ

پنچھے سے چھوڑ کر بہار ہے آیا	نفس کے دلان میں دھو کے دھیا
یہ برت میں رکھا من کو بہت چھپا	آسرتے میں جا کر من کو دیکھتا رہا
بن کے بسم اللہ کھونے کو کہے	میں بھولا ہونے سے رحیم رحمان کہے
بعد تھا وہ مرا تھا وہ دشمن	دیکھتا ہے رگ کے اوپر بیر کر چن
عمر میری جونی ہے عشق سے کر ہے چاک	بو بکری کون بھیڑ لیا ہے باگ
ایک یوں تھے نہ پار تھے	ایک ادبر ایک پڑھتے تھے
یہ گیا ہے دل الگ کیے تک کون	یہ رگ کو ڈھویا اور کون
عشق کی آگ تن میں دھکی تھی	تن میں تمام تڑپتی ہی تھی

مجھ کو سمجھ نہ تھی مجھے مستی تھی کیا — یہ نزیے کا ناچنا نگاہ کیا
یہ درد سے بھویا کیوں — تن آنچ عشق عشق لگے کیوں
یو عشق پورا ہے پن بڑا ہے — یہ دیو ہے نہ بھوت ہے وہ ہلا ہے
لٹک گیا تھا یہ ما ایسا — عشق کو لیا ہوں عشق کا غم ایسا
زمین نہ ماوی میں نام ہوا ہے پیدا — اجل میں وہ ہیرہ ہے وہ حیدرا
نہ سکھ ہے نہ دکھ ہے دکھا پر کا — دل عشق لیا کبھی یار کا لیا کا
نہ سچ میں سے سچ نکالنے کی ہیں نہ آتی — اللہ وہ خالق آگ مجھے جلاتی
چاہنے کی برت نہیں نہیں تھی — نہ شعری کی برت بھی نہ تھی
یہ ہور کے چور چور کہنے کی باتیں تھے — بھوکنا اُس کا باتاں کا پن بانت تھا
ہر بوند نہ مول نہ موتی ہے — وہ بوند موتی وہ جوتی ہے
پچھنے کی زبان ہے سو ہماری — یہ بڑا گھن یہ بڑا وزن ہماری
یہ ہور یہ فارسی ہے وہ سالہ — ہر صرف میں ہے وہ اجالا
یہ ہور مرنے کی ہے پانی — یہ سیدے کا کرنا رجم کی کرتی
تھا وہاں ایک بڑا اچھا را — سکھ ایک بار کرنے سے کھویا ہمارا
جی کیا نظر سے یدا کر کے اندر — چاک نے کو کیا وہ چندر
جیسا پڑا ہے وہ جو دو رہو دنوں — تیار ہے مگر حال نہیں نہیں
ہور ہے مگر بھر کر نہیں پن یاد ہے — آتا ہو اجاتا نہیں وہ بے تمیز ہے
ور نہیں جانتے وہ شیر نہیں جانتے — نہ پہاڑ کر نہ تلاؤ کو دیکھاتے
اِس کہے پرس تے رہے کہے بات — آنکھوں سے دیکھا باہر کی لی بات

یہ نین کو آنکھوں سے باقی — بھاری ہے وہ کچھ [illegible]
وہ جس میں اچھے زبان میں بالا — سیا اندر رہنے سے یہ رسالہ
لولیا کے پڑھا ہوں بے ہوش — [illegible] رنگ بیچ جو رہ جوش
نہ چک میں ہے تو چاکھے [illegible] — اب [illegible] کر کے صاف پیرا ہے
یو منے جو نہیں نمایاں [illegible] — [illegible]
کم جواب کو کہاں رہے خراب — [illegible]
نہیں موڑتا ہے وہ یار ہے — اس کو کچھ نہیں [illegible] لیا صورت
[illegible] دانت پائے بو یا — [illegible] کے بولیا [illegible]
ایک رتت کھانا بھر یا ہوا — [illegible] بھر یا وہ [illegible]
یہ بات کون کچھ [illegible] — یہ تن میں لیا من کا جوش
[illegible] آسے من لگا ہے [illegible] — یہ من ہٹ نکا ہے ڈھونڈ جانو
[illegible] لون کون — [illegible] پڑا یا ہے وہ [illegible]
یہ ذات تیری صفت صفت ہے — کسی بات میں رہے لگت ہے
لیتے ہی رکھے وصف ذات — ذات کی صفت کریگے بات
اس جگت جیو جوت جوتی — پیار کرنا پورنے کو دو جوتی
[illegible] کار کر کے دیکھائی — بل پیار سوں پیار کرکے [illegible]
ہر تن نے ملا ہے سب من کو — یہ من کو لگتا ہے [illegible] کے
ہر تن میں جوش دے تجھے [illegible] — ہر جیو میں تو دے زور پایا

در شکایت یار وین جلتا کی

بے حیا ہو یہ باروتی کالی تفنگ کا ہے
ہے آج تو قحط سالی یہ سختی کا
آنکھ کے بیچ میں جگتا ہے جگت کا
یہ دو آنکھ ہے سوستی کے کہاں کے
پہنچنے سے صفا جا کر وہ پہنے سو پہنا
دہرنے کو وہاں دیک ہوا ہے
یہ چھوٹا یہ ترکا دہنڈ اپنے کا نہیں
ہزار ہا دیکھتے ہیں چھوٹے لیے نظر آتے
لے دور رکھتے ہیں وہاں کرنا ہے
چھپانے کو کیوں زبردست پکڑا
نا ہونا ہے نہ فرمان کی
ترم کی خوف ہے اس نین میں کیا
یہ دشمن میرا یہ نہیں کا کھیل ہے
یہ آنکھ کو دوسرا نہیں تو لا
پوری آنکھ کے اپر چل سو آنکھ
سید ہی آنکھ کا ایک کرم ہے دیکھ
ہم سر ہے جگ جگ کی جہوں میں لے جھول
چاہیتے سو جگ میں مل جا پرتیقوبی جا
یہ کرتار کو یہ دہیان لے سو بہار

نیکی کو چھوڑ بدی بدی کا ہا ہے
جوڑ لیا ہے بھیکاری کو تنت کو
اسکو نا کھلے تو یہ ایک سختی کا
یہ بلا ہے یہ آدھے ہے آدمی کا ہے
ہو کے دو آنکھ پنتے سو لا کر ہیں
عمارت کے لئے وہاں پکری ہو ہے
یہ تن کا یہ یقینی کا نہین
ایک آنکھ ہے یہ کیفیت ہے کیا ہے
جیلا کرنے دور کو وہ غلام ہے
دیکھا انہوں نے گناہ نہ پکڑا
صاحب نیت ہے سفر کی
شرم کی بو ہے تھیٹ بد کی
ہو رہے میرا دوست دشمن ہٹ ہے
یہ قرحیدا دے دو سفر قبو لات
تو جا کر مرنا وہاں دہر کا دیکھ
یہ پوری آنکھ کا پڑا ہے کرم دیکھ
دوزخ کو جدا کرتا ہے سو معمول
اس آنکھ کو قرار کریگا وہ جان
بے خبر کی آنکھ کو کرتا انکار

تو توکو لینے کا بڑا بھید پایا
رکھا اُسے ایک رت میں فعل حال ہے

رہنے یاد میں اپنے بندا سے
اپنے قدم کے آشنا ہے

پس راستے اور جنت کو جا لگا
آنکھ کی جاگ میں جاگا

اس حال میں پیدا ہے پیدا
اس ڈول میں تو ہوا فائدا

یہ کام خود کیا ہے [illegible] ہوگا
میں باغ کرے وہ باغ رہوگا

کیے موم ہوئے [illegible] سنگ
بجواس کے [illegible] باغ میں

یہ بہتر ہے سوتن یہ ٹھاٹ پر جائے
جانو کے سٹی کی لاٹ [illegible]

یہ کہاں کو دہی ڈھل جاتا
اور دل سنا ہوا سو دل لیانا

خبر کی آنکھ ہے کو کھول جائے
اس چھل چھلے کے پیچھے رہ کر جائے

یہ آنکھ تو جاگنے کے بہار ان
اے بعد ہو تو کہن سے کناری ہو

یہ کہوں خاص بنا خاص
خاص میں ناچنا دل کا خاص

یہ آنکھ تو نقش کا بھلا ہوا
اس نقشہ اوپر مرادل ہوا

اے جوجگ جگ تو مرے تن سے
یہ گیا ہے مرے پھر آتا ہی تن سے

در واعظ و نصیحت

یہ ڈول میں جتنا ہو سکا وتنا ڈولے
کالی آنکھین کے اُس کرنے میں جو چلے

بیٹھا ملے ہوس ہاتھی کے مانند
دیتا ہے چل آکے جھٹ کی بانہہ

بہت چوپنے کا ٹھان پر لایا
وہاں ٹھہرا ہوں چوپنے کا ٹھکانا

نکیان آزمائے گھر کے اوپر
انصاف تر کہ اندر کے پتلی پر

یہ خوب نہیں ہے بے لاگامی — یہ تجھ کبھی تو نہیں کیونکر چھٹی ہائی

زن کو چھوڑ دے تو شیر ہے — یہ خاص تجھے ہے محشر تک

کتا ہے تیری تو کالی کتیا تیر کھوٹی — تیرا جانا چھوٹا پن کھونا ہے نی

نیست وکھ تیری اپس کی نہت — اپس کر ان سنبھال آئے آذیت

یہ کالی آنکھ جھوٹ بولکر ہنگا دیکھ — جاکے من کو اسے تیرا کہہ دیکھ

سب کوئی جو کچھ لیتا ہے تو — جب کھول ہانچے بولتا ہے تو

یہ جھوٹ کو دونو جہاں کا بیچے — دھرتی سے آسمان زمین تھرتھرا

لعنت کے باغ اٹھے سو سچ ہے — یہ جان کا گھولا لگا ہوا ہوا ہے

دل میں ہے سو دید کا جور کو — جٹو حشر تیرا اسد کے سب کو

تیرا کرنا ہے ایک ہے تیرا اپنی — تو ہے رکم دور کا چاہئے الا انہ

غیبت کو مجھے نہیں بناتی — غیبت کو برابر کہے زبانی

دن تیرا انکو تو کافر ہے پن تیرا — تجھے ہونا ہے تو پھر ایک دوت

تیرا شہر ہے بچا تو رنج پائیگا — تیرے ہاتھ آیا سو شہر جائیگا

دو گنج ہے سو کیا تو معرفت ہے — تو شہر ہے تیرے صفا صفت ہے

ہے دل میں سدا اس کی جسکی — آنچھ ہے اس کے ساتھ پاس ہے جسکی

اس کو خدا ہے نہ نبی ہے — نہ سردار ہے نہ مطلبی ہے

پورہ نہیں پکڑا بد ردی کا — نہ کسی کا آسرا نہ کس کا

پورہ پکڑا ہے کالی ٹھاون — یہ پلنگا کے بیچ میں پاؤں

یہ بربت ہے ایسے جگہ نہ لے — شروع پائے ہیں ہائے بلند تے

اس تن پر ہزار بلا آ لگی
مت بولی تو با مر [illegible] مست [illegible]
آنے کو تو تانا [illegible] آئے کو دور
تیرا ہے ایک تو ہے نشانی
کہا پادشاہ [illegible] زینے
[illegible] خوش [illegible] خیال
ہر وقت [illegible] آنچ ہے
اس بدن کا ادھا بھی گیا بن
کالی آنکھ میں [illegible] بولی
بقا ہے سو سچ ہے باقی
وہ جو ہے سو معرفت [illegible]
[illegible] گھٹ گیا [illegible]
پتھر کے بتو کو [illegible]
ہوتا ہے ایک چور لے سا [illegible]
واحد کے دل کے [illegible]
یہ آنکھ کے [illegible] لگ جا رہے
شاید وہ [illegible] چھل
جسم جھبا [illegible] کے پاس
جاگنے سے جاگتا [illegible]

[illegible] کے تن سے [illegible] باہر آ [illegible]
[illegible] تو مت کھول [illegible]
[illegible] ہے سو وہ دوست [illegible]
تیرا گنبد ہے تیرا [illegible]
[illegible] اس پر بہت [illegible]
[illegible] خوش اس کے تر [illegible]
[illegible] ہے سو وہ آنچ ہے
[illegible] نکالے [illegible]
حق [illegible] تمام [illegible] ہوئی
[illegible] چھپاں اُسے ساقی
یہ جانے سے مستی آئی جب سو
یہ [illegible] کو جانتا ہے سو پیو
اس کا دیوا ہے [illegible] کرنے شایا
[illegible] مارنے سے بگلی پلنگ
یہ بھید سننے تو سد [illegible]
[illegible] بانے
[illegible] جل
[illegible] آئے
[illegible] خواب [illegible]

ایسا جو ہے دوست فرشتان کا [?]　　ہر رات کے جاگنے سے جاگنا روشن ہوگا

آپ تن کر کے ہوا ہے اے دیوان　　اس نین میں فقیر ہے سو پہچان

اس نفس میں برگاہ ہے غیبی　　کرتی ہے اپنے ہور غیبی

ہوتا ہے تو بڑا است بڑائی　　رکھ ایک بڑے سے آشنائی

سب کھائی جو نرم پائے تجھکون　　جو خاص ہے نہ بڑائی تجھکون

یہ دوست ہے اصل پر دہر برے [?]　　چل ست اور اپنے دل کو بڑا رے

اپنی بڑائی کو آپ نہ بڑائی ہے　　رب اس کے بڑائی کو قبول ہے

وہ ایک بڑا اور نہ نہیں ہے　　سب اس کے بنائے ہوئے نہیں ہے

جس دل میں وگنا سونا نزدیک [?]　　کیون گیا یہ پھیر اس گلی نزدیک

کوئی کرے تو پاک اوپر اڑ گیا　　باقی کے سب ملک میں جا چڑھ گیا

وہ من اگنے کا ہے جان　　دھرتی کے اوپر ہے شیطان

اللہ وچن کی بنی سو اعمارت　　راحت اوپر میں سو ایک عمارت

اس کے اوپر برکت کرتا ہے وہ بڑا ہی　　نین کی روشنی لیتا ہے وہ بڑا ہے

لیتا ہے سو ایک بر حق ہے　　بقا لقا ہے حق وہ بڑا حق ہے

میں شیر بنا ہون محمد کو دیکھنے قائم　　یہ گھر ہے بہت بڑا بڑا قائم

میں بند ہے گیا ہون نماز کے بند میں　　بدعت نہ کر اپس کے پیوند میں

رمضان کے روزے رکھنا ہے بار از [?]　　بن حق نہ کسی اوپر رہے باز

ایک بات سے اٹھانے والا تو　　اللہ کے کلام سوں ہو مشغول تو

ایک بہاوا میں ہون ادب سریکا　　جی میں آج ہے سو سب اس کا

جیوں ڈال اس ادب میں جارے — تو ادب پڑا تو وہ [illegible]

یہ خواب رکھتا ہے آدمی کے اوپر — نینن کی رعونت [illegible]

کر ہے جو تجھے ادب کے در کیار — انصاف کی پہچان [illegible]

انصاف جو سب دیا ہے — وہ علم ہیں پر [illegible]

جو کوئی اللہ کہے تو ہوئے معاف — یہ دیدہ دیدن [illegible] انصاف

یہ صاف ہوا جو دری کا انصاف — کون معاف ہوا [illegible] انصاف

اس تن کے رگ کو کرٹے دور — انصاف ہے سو ایک نور

انصاف نبی سے ہے بولا — انصاف ولی کو ہے وسیلہ

انصاف ہے صاف ہے کجہ کا داے ظلم — صاف کہنے کو چھوڑتا ہے تو بڑا ظلم

یہ ظلم نما تھا ہے انصاف سے — ہر بات کو بدلانا وہ بڑا انصاف ہے

انصاف کے اپر تیلی ہے تاکتی — انصاف ہے عین عباد بستی

بڑا ظلم کیا اس کے اوپر کالا — ایس کے چھوڑ لال کے والا

مجھے بھر وسہ ہے لپٹ کے سٹ — میری عمر اس رہ میں کٹ گئی گھٹ

اسکو قبول نہیں کرتے شاذ ان — جن نین کر ابر نہیں دیا ہے کون

اس نین بدل تو نہ پڑھ — تیرا کرنا ہے سو تو کر پڑھ

یہ نا جو ہے سو گدل کے ناچے ہے — لعنہ کرنے وہ بڑی دل والا ہے

جان ہے سو ایک نکات نکانی کا — دین کے اس کے نوکا دے گا

ان پکڑیا تو کھانے پینے کا پکڑ — نجنے ڈول کو پکڑا ہے

تیرا کرنا سو پانی میں درحال — تیرا سمنا ہے دیکھا فیل حال

تو انگار کے ساگ نت ساتی ہے / پڑتا ہے تو رنگار میں بن باقی ہے
میں پڑے بھاو میں اُن کے جانا / گویا کے سمایا ہے دبسا تا
بیچ آنکھ میں ہے گت نئے / اس بیچ کو دیکھ کر نسکو لئے
نہ روز نہ رات کرے تو / چوٹی کے جا ڈھونڈتا پھر تو
تو کچھ نہیں حال ہے تیرا جانا / اپنے پیٹ کے ہوئے پریشانی
ہر ایک ان کی مست پیا کی بات / اس نانچ واسطے لاگے ہاتھ
ارحم لے ایس او پر جانے خالی ہاتھ / جب سمجھ خدا کی عبادت
ہے اس کی تفکر کرنا اب رحیم / اس فکر کو توڑنا ایک طور رہے
میں خوش ہوں ایک کوٹے سے / کالے کو پہچانے بن صرف ہے
کن کیا کو سمجھ کر آپ ہو گئے ایس ساتھ / کن کیا نہ دے حجاب کسی کو سے
یہ درد کو دکھ کے ہیں بیچ / کالی کے عمبار کے ہیں بیچ
میں مرد ہوں نظر کے دیکھ / نہ ہونے کی چیز کو کھول دیکھ
سو آنے کی بھرنے کی آنکھ سے / ہوں آنکھ بدل ہوئی ہے آنکھ
ہونے کی نظر ہوئی سے / ایک کو ایک لباب کر کے ہیں

حکایت از حضرت رہ

حضرت کہے ہیں کیا کروں خضری / جب فکر کیا ہے میں دستگیری
میری تو عمر ہاتھ کی برت ہے / ڈھونڈا ہوں جا پا کر نیکی برت ہے
یہ عمر میں فکر کیا پیش / درد کے اوپر ہے درویش
حاصل ہوئی حق کے ذوق سے / تو سالک پر سمجھنے کی دو بھرت ہے

سو کیا کے میں جوان ہو کر آیا — پھر ابھی [illegible] پل [illegible] آیا

میں خوشی میں ایا خوشی کو کھایا اٹھایا — دل اور [illegible] مر [illegible] پایا

میں کیا ہوں کیا [illegible] بن [illegible] باد — کالی اور [illegible] اپنے ایک بار

کھادی کے اوپر نہ [illegible] سیلا — یو دوست [illegible] ست [illegible]

کہاں آنکھ ہے سو [illegible] چوٹھے رلے — [illegible] گچھے

یہ کیا ہے وو [illegible] بہت سنبھالیا — یہ [illegible] گون کی [illegible] کشتی [illegible] کال [illegible]

یہ چھٹکے تو جھل نہ پری [illegible] حرف ہے — [illegible] کیا اور [illegible]

چھوڑ کرے تو چھوڑوں [illegible] گیا — [illegible] کر [illegible] اوپر [illegible]

یہ دوست یہ میرا یار یہ میری آشنا — [illegible] نے ہے

ہوتا ہے تو دوست و حرم کا ہو — [illegible] دوست [illegible] حرم کا ہو

ہوتا ہے تو عزیز تک ہے عرفان کی — جس [illegible] وہ شرع [illegible]

کیا تو کات دل میرے نکالنے کے لیے — یہ نکالنا ہے جو اس کا مزا سمجھلے

یہ پیدا جگت کے کیل تحقیق کیا تھا — تا اب لگا سا جینی کرنیوالے کو تھا

در طالب حق مطلق

رنگ گے سو بہت اور ٹھہرے سو تھوڑے — یہ ہنر ہے سو پایا ہے دل جوڑے

یہ پایا ہے سو جو خاص میرا ہے — یہ چھوڑے سو برا خاص اپنے اپنے کا

یہ پائے سو اجگ کا ہے یہ دھندکار — اس کو نور سمجھے میں ہو خوش کا

پار ہونے کو پالنا ہے کل سکو — کانٹے کو کرم کرے گے گلزار نے کو

جی میرا پیارہ تھا میں کہو سکا پایا — [illegible] سو [illegible]

یہ من نشتر ہے نہ من ہے نہ تن ہے — اس من کو نہ رہ نہ رہ تن ہے۔
نہایت دوست ہو اسکی دوستی رکھ اسی من — دوست کے دوست ہیں یا دشمن
ادل تجھے جو چلی ہیں سا و ارے — سلطان کے فوج ہین آتا رئے
پت ہیں آتے سو چھوڑا ہے کر آپ ہی سانا — پکڑیا ہے لپیٹ کے اسکی ہے شان
اچھے ہے پڑے آپ ہی کا ل — بتلی سکو روشنی کو پایا سو کامل
رنگ کے سو گئے آتے ہوئی پر جوش رکھیا — دیکھ بڑا ہے دیکھنے کو جوش بھریا۔
تو اسی کو پہچان یہ بارے ہیں — تو کوں ہے سو تو ہی جان یہ بار کین
کرتار کی جوت ہے بھر پوری — رحمت خدا کی امید ہے پوری
آج کے روز بڑے مرتبہ میں ہول — راحت گئی ہیں جسے کا دیا ہوں
ہر تمنا کو پایا گئے ہیں بہت خوش لکھا — سر اٹھاؤں کرتے ہی بیان تیرا کرن
ہونا ہے سو جو کچھ سب بہانا ہے — سو سجدہ ہے بیان ہی پھر کہاں کچھی نہیں ہے
اس میں بستر اہے سر بسر تو۔ — اس کچھ من کچھ ہوا چلے آنکھیں میں موجود
تیری امر ایک مشکی بھر کرتے ہے — ساجن بھاگتے ہین دو بزرگ ہے
تیری امر ہے سو ہزار ہا غنیمت — اس کی امر ہے سو ایک بیشمار قیمت
اس کو خاص بڑے سو جانا بڑا ہی پہچانا۔ — بے حساب یہ بڑا ہے سو پہچانا۔
میرے پاس یہ موتی ہے یہ بڑا ہنر ہے — عقلمند کو بڑھانے کو بڑا پن دیا ہی
یقین سمجھ کر اس کو سمیٹ لیا ہوں — سر راستہ بڑے سو پایا ہوں۔
ہر بار میں وہ اصل ہے — میاں بھاگی سو جد تن سے آیا ہے
میں لیا ہوں دسے مجھے ایک تاج — میں کام لیا ہوں ایمان لیا ہوں آج

ناکوئی کم رہے تیرے گھر — ناک کرے چھینک کرے اوپر سر

یہ امر ممکن ہے تو لیکن ہے — اس امر کی قدرت تجھے یقین ہے

یہ امر ہے سو تو ہے رگ اپر تو رکھ — حق بات کہے تو رب ہی رب سمجھ

کسالی تو مرنے سے میں سمجھ گیا ہے — دیا گیا میرے کو اندر کے علم کا نے

بالغ ہوا تو نہیں سمجھ تو بوڑھا ہے — اس کے بیچ میں پڑ کر نہ کہنا ہے

مت بھول کھیل ڈال آج چل اب — رگ میں رکھ پن بیدار رکھ

رگ کو رکھ سلیس وہاں تمنی ہے — ہوشیار رہو اور زیر کے من سے

حکایت

سلطان سون ایک وزیر سیر ہے — تو تو لنے مت کر مجھے رضا و کسے

کھٹ پٹ میں میری عمر گھٹی ہے — ہونے کے فن یہ لگی ہے

یہ مجھے نہیں ہے عین ہونا ہی وہ تاب ہے — وہاں ہونا ہے بدل کے بدل میں ہے

اب دونوں کی دوستی بس ہے — دل دین کو مندھا تا ہوں میں ہی

یہ ہار کا بڑا ہے گا کون — ایک بھونکنے سے ہی گن جاؤں

بیا سے کون اچھے وہ جیتو بیار ہ — یہ شوق سے حاضر جانتا ہوں میں

ہر ایک کو بھانا ہر ایک بل سے بہانا — دینا ہے اس کو بھاگ جانا

رکھو جیتو میں ظاہر او دنیا سو ہے — ہونا ہے تو ایک نبی جم تم ہے

پن بادشاہ ہے سو ایک ہار ہے — پیدا کئے ہیں ہم کو ڈالنے کے لیے

دھرنے کیلئے بہت ہوشیار ہوں — کیا ایک یہ جواب دیا سو الٰہی تن

یہ شیر دیا یہ تیرا تو پھر پھرا ہے — دھرے کے میں جا چھپنے کو تیر اڑے

سلطان ہوں پھول کر آیا وہ مرغ — حق نے جب منہ کھول کر چھیڑا زبان

میں خوش ہو اس آیا ہوں — مجھ کو تیرے کوئی نہیں [...] نیاز ہو

بولیا تو لے جو تجھ [...] — یہ جگہ [...] میں رہوں

یہ ہاں یہ تک بچھ سو باتی ہے — پاس [...] ایا ہے لانا [...] رکھتے

یہ باغ ہے نہیں ہے سلیمان — بہت ہی گھٹ ہی یہ پیچ ہے وہ جولیا

لاب ہے سو شکر ہے [...] ہے تو خط — یہ [...] نہائی کو [...]

منہ کھولا سیاہ زلف سنبھال — تو کالا ہے کالی آنکھ کا کال

یہ دیکھو کب تک چلے گی ۔ — تیرا [...] بیچ میں چل آیا

یہ ہاتھی ہے کہاں تک پہاڑ دل ہے — یہ ہاتھی کا [...] تک اٹھاؤں

بولیا وزیر شہنشاہ آ کے — ایک عرض ہے ایک اہل کی

جس امر [...] جانتا ہے — اور اس کی [...] سکھاتا ہے

سن نے کا عمل دیا ہے [...] — کہ خوب [...] کمال کرو

رکھ اپنے کا التفات عنایت — کہ عمر [...] مجھے عنایت

اور تو دیا سو تیری ہے بخشش — کرتا ہوں [...] اپنا درویش

اس باب میں جو بچار کرتا ہے — اس عمر [...]

[...] عمر [...] کے لانا [...] — موجود کر کے اس کو [...]

بہتر ہے جو تجھ طلب کرنا ۔ — [...]

در حکایت درویش

یہ حافظ خدا کے ہو کر رہے — [...] حافظ با خلاص ہو کر رہے

کرنے والا آکہ تجھے چھلایا
تو درد والا درد کو رکھ صاف

یہ درد کو ہلال ہوتا ہے
ہے باتاں ہے وہ رنگ لالاں

تجھے کرنے والے زرہ عشق ہے تیرا ہے
اول لگو [illegible] چھوٹے کو چھٹے

سیکھ گیا ہے پن چھوٹا پن موٹا ہے
پن تو سانچا ہے جان اسکا

دوسرا ہے وہ جو جال جنت ہے
دنیا ہے دنیا دوست کو دوست ہے

تیرنے کا تعلق سے جوڑئے
اترا کی میرے اوپر رہی شاد

چاکتا رہے دھیان میں دھن کے
کوئی کہے جو مرنے کو مرکے

یہ دیکھ کو بھی جواب دے یار
کوئی دست کو درد ہے سو مت بول

عشق میں جگت نقص کی خوبی
اس دوا ہے اس کلیجہ کو بوند کے دین

عشق ہوک ہونے سے ہوئی روشن جہان ہے

تو جان سمجھ کنے تو جھکے آکینا
تا طمع کو [illegible] کی

عیب گو کے تو کہاں خو ہے
دوکاں میں ایک نے سچے الٹے [illegible]

یہ کہنا کہے تو بڑا چاتا ہے
اس جھوٹ کی جا [illegible] تو آئینہ [illegible]

سچ ہے ایک جل ہے وہ موج ہے
سب جیتے کیوں نہ رہی اپنے لہو

عشق ہی [illegible] وہ وحدت آسرا ہے
صورت جب جو کا بیج رکھ روز ہے

جوں ڈال خزانہ کو توڑ کے
آزاد ہے میں بڑا آزاد

میں غیر سے نرم نہیں ہوں تو باغی کے
یہ بد کو دنیا میں نقص بھر کے

درکار بھی ہے تو کرنے والا کرتار
درد کو بولنا ہے تو وصفت بول

بیج بجانے کو صورت بگڑتا ہے خوبی
یہ دوسرے ہے سو دو غلا منھ کی [illegible]

سب دھر میں سچ جیتے ہر ہے [illegible] ہے

بیان در صفت دھگی

کرتے تھے ایک فکر ایک گنی من مین
منے کو کیے سو جھتا ہے۔
یک دوست دیکھتے ہی ادھگی دہار
اَئے دوست دیکھا میں ولایت
تل معنی کو جانتے ہیں سارے
بولے ندا ایسی نہ آسے
چھوٹ سکا من لبرا بڑا ہے
بد کن کو ہار ہوئے۔
گرا نکھ میں جہل بہار سکا
صاحب پیچ میں نکلتا ہی ایک جال

بیٹھ تو ہاتھی زرے زر کے پاس ہین
آگر جاوے کے بوند کو بھی ہے۔
چھپا کیون کرئے صفت کا رنگ برنگ
سی کو نہیں ہے یہ ولایت
مشہور ہے امر تمہارے ئے
یہ بات بنی نہیں کس سے۔
ہور دیکھتا ہے وہ چھڑائے ہی
سید آکر نے سے ہار ہوئے
مرکر وڑیا تو سارا
درویش کو دل بھر کیا جان

در فضیلت انسان

جس کی جیبر کو آن ستارہ
بیدرگ کو کرتا ہے سنگار بھی
یہ ملک کو من لاگیا والا۔
اند نگاہ گر بڑا کرے جم جم ساہ مین
سونے کا سو کا رنگ ہے آج کل نہیں ہے
ہنہ دیکھے ہی شیر بنکر شاہ بنا ہے
جیبر جیو ہے ہمارے کہنے کا۔

جہاں کرتا ہے کلام کا تارہ
یہ تیار ہے مگر چھپا نہیں اسکو بھی
یا باغ کو حق ہے سو اُجلا
ایک بھاویں دوزخ کو بیچ مین جہاں ہین
یہ آدمی بچلے برس کہ نور لانے کا ہے۔
تو ہے ایک جیو تجھے کون جانے ہے
وہ جو پایا ہے بڑا تم ہوا ہی کنکا

کہتے ہیں اجالا ہے سو جہل جھلا تو چ
یہ نور تیارہ ہے بڑا نزل ہے
یہ فن کو جن نے جانتا ہے۔
رنگ کے بدلے ہیں اس رضا میں
جیسر ہوا ہے نور ظہور رلے
یہ سچ ہے نور کا آوے جی وہ ہے
اس کا کھینچا کتنا کھینچا تو بھی کم نہیں ہے
اتھا آدمی آدم مقرر سے
یعنے کمانے کے گھر کو آیا سے
جسکا جٹیو سے جگ جگتا اول ہے
جس جٹیو حور کے انکھ کے میالنے
ایک آدمی دو جہاں کی مقصد
کہا غم ہے کب تک کروں گا میں
کھوئے ہیں صفر زور سے ہیں
میں آیا ہوں بولا ہوں مشتاق میر مکان ہے
وہ واحدت تھی سامنے آیا ؛
یہ بات سے رحیم نے سخت جانا۔
اس بات کو کچا بل پایا ؛
خوشی کو چھوڑ کر سر سنے آیا میں

وہ حال ہے سودا نہ وہ علا سے ابو رج
یہ من ہے اسی کا اسے روشن ہے
روز خود کو وہ پہچانتا ہے۔
مشتاق ہے رنگان کی سو عزیز میں
جیسر ملے ہے میں رنگاں بدلانے
نور کے کھینچے کے گھر میں آیا ہے نبی بنیاد کا
مرنے والے کو پہچانتا ہے وہ آدمی ہے
اب سے کرنا ہے سو تسلیم سے۔
تیرا مقصد کمانے میں آیا ہے۔
تن جگ میں سچا ایک کا مگر نظر آیا ہے
سیر یا ہے اندر اس کو کوئی نہیں جانے
دو آنکھ میں ایک آدمی موجود ہے
جاننے والے کو آنکھ آنکھ میں
اب سے سر فراموش ہیں
اس پر شال کو کہا وہ جا کا ہے
شروع کی آنکھ تھی جو ل بول آیا
یہ روشنی کو رحیم کر کے پہچانتا۔
ٹھرک تھی آپ ہو کر باہر آیا
پر پیچ کے داہ پر راہ پر رکھا جاوے ان میں

[illegible] کیا سو مٹی
لٹکتے پڑی ہے بدن کے اندر

[illegible] حقیقت کو پاتا ہے
چھپا دکھلایا سو نوجوانی ہے

[illegible]
اب بیچ میں پر پھا پیر پڑی ٹوٹ

یہ دیکھو ہے جالے جمالی جمال ہو جانی
یہ خاص ہے جالانی ہے وہ جمانی

یہ وقت درست ہوا ہے وہ پسر ہے
یہ آنکھ کو پانا کر نکالا پڑتا ہے

یہ نور ہوا ہے قدیم حاصل
یہ آنے لگے سب مقابل کامل

اس وقت مردہ تھا سارا نکلا
جس میں ہوش آئی وہ ہوشیار ہوا

اس بعد جہاں پڑا ہے پر کر پھر آ گیا
ایک بعد گھٹ پڑا ہے وہ تنہا نکلا

یہ بات انسری پڑھا ہے
سینہ کے اوپر سخت چاک کر کے

یہ بات اس جہان کے دیو کو دکھائے
اس بات سے اصل پر آوے

اس روز تمام اپنا اپنا
ایسے دھر درست کام اپنا

اس فن میں باوجود تن میں
کرتا رہے اپنے ساتھ میں

یہ تن میں ہے تک سیدا کرنا
کرتا رہے سیر اپنے ساتھ کرنا

یہ تن میں رہے تک سیر کرنا
یہ ہے دعوا تیر کے کرنا

نکلا ہے اپنے وطن سے نور
بلبل کے آنا چمک کے چمن میں تو ر

تو کات نکلا ہزار کون ہے
ہم چاہیے چمن میں جاب ملک آتا ہے

جاتا ہے خاص اپنے گھر کوں
آلس کے آئے اپنے رنگ کون

بلبل یہ نظر کرو ایک دیکھ
بہت بڑا ہے گذر گیا ہے دیکھ

باغ میں ایک بوڑھا تھا وہ
یہ بدن مسیح میں دھر تا وہ

وزر تو آکر [illegible] بانسی [illegible]
یہ بات وہ تو [illegible] میں [illegible]
جو اک [illegible] یہ [illegible]
یہ بھید پار سے بڑا [illegible] ہے
عجب ہے آدمی کی اپنی سے ہے
وہ آدمی تو خبر نہیں خبر نہیں
غافل باپ کہے وہ پوت میرا ہے
دادا ہے کہے یہ پوترا میرا ہے
نانا کہے یہ نواسا میرا
چچا کہے یہ بھتیجا میرا ہے
ماموں کہے بھانجا میرا ہے
پوچھے تو مجھے نہ ہے اُس کا
اصل نہ ماں کا نہ باپ کا ہے
یہ غیب سے ہے غیب کا لطیفہ
نہ اوکار وہ خاص کا گھر ماں کا ہے
آیا نہ کہیں سے نہ جانا ہے یہ نانا ہے
آگے نہ دھرت اصل نہ کم مجھ میں
انجان کہے تو اے برادر
عمر سے مرتی ہے یا مرتی جان

اپنے میں جو نور رہتا ہے ظاہر کرے
ایک اور لباس چمک میں لائے
یہ بھید ہے بہت بڑا من پیارا
سکھ سے گئے ہیں ایک رنگ قائم ہیں سے
جان بہت کھولنا اور سوچنا ہے
خوشی باغ کو جو بہار لے کی نہیں
روپ لیا باپ کہنے میرے اس کا ہے
دادے کہے یہ تمیز کنارے کا ہے
بربار پوتر و بان جسم پاسوا آسرا
بھائی ڈالے سو نتیجہ نکلا ہے
چھوٹے میرا ترا ہے ترس تا ہے
یہ ہے کتنیک کھولنا نہیں کس کا
بل کے وہ بیپ میں کا آپ کا ہے
وہ جوت ہے وہ جان ہے خلیفہ
بڑا پردے ہے اُپر سے پڑھا ہے
یہ دھس کر پیٹ کے درمیان ہے
میثاق مانگا سکلم کریوج میں
مرنے کا اسی سے ہوا محشر
امر کے مست میں مرتی ہے جان

نہ سمجھتے نہ قسمر ہے — اللہ کی گزری سے عمر ہے
حال آتے ہی کہاتے نکلا اور ملانے نکلا ہے — یہ چیا ہے چلی بولی دلری لاسا ہے
کیا خوب خیالان خدا کے — بہا پردی بھید کو لا کا کے
آخر کہے میں ہوں سابیت ہے — ظاہر باطن اسی کے قابل ہے
آخر کو ہے یمن آ تو رکے باہر — سابق کو سابقوں کی رتی دا
اب آدمی ہے احد کا — سابط ہوتی آدھی صدی تک کا
صبح کی نساندے ہمنا — یہ ساندے سدا ہجانا
ایک آدمی سمایا دھی دو قراری — پڑھنے کو نہ کہے تو پاپ داری
و دھرنے کو وہ دھورکو وارس — انسان ہے دھونے کو وارس
جو عیش ہے مقابلہ سو یہ ہے — صاف بوجھ وہاں یہ اخیر ہے
اول یہی ہے بل کر آخر — باطن میں بھی یہی بل کے ظاہر
جی آج سو کل نہ کہے اور — کل کا آج ہی دے دھر
عشق میں جی اتھا سو اب ہے — عشق ہوا سو اب ہے تو کب ہے
اب ہے سو بیچ میانے نفس ہوں — یہ عشق کو باٹنے جانتا ہوں
سو مست یہ میرا قدیم کا سونا — عشق آ کو اپنا تو جینا ہے
یہ جی جمنے کا ہے عجائب ہے — دل کہا تو جان سلیم وہ عجائب ہے
دل کہا تو وہ دھنی کی آدھی مورت — یہ مانوس ہے یہ عشق کی دل کی صورت
دل کہتا ہے ساجنے کا جان — کچھ بول ملنکو تو ہو انجان
کا ہے کو یار کر کے پہچانے — من کو ولی کر کے نہیں پہچانے

جانتے نہیں یہی ہے خاک کی
آنکھ میں منی وہ رگ جیسے دو جان
یہ نزدیک جسے اسے پانا سو پل کن

جانتا ہے وہ پاتا ہے سچ [illegible]
کیوں اس کو صحیح کی خبر دی
کب ہے شہادت غم کے میلنے

نفس لگتا مرتا نہ ہوتا ہے جانا
جن نفس کو چھپر ہو آکے بتا
چانے والا پایا باش اف

مری مجھ کو وہ کالا پیچ زندگی
یہ من ہے منی کو کھویا ہے
وہی ہو کہ دھیا درست ہو کر تو

وہی ڈالنے سے حق نکلا ہے
اصل میں یکیر کو شوبہ نہیں ہے جو
جسے میرے پاس ہیں بھر پور رہو
پہلے سے نہیں جانتا ہے وہ ناپاک ہے

جس کے دل میں بھاگنے کا نہیں
اس کا طلب پلیت جانے
لید منے پڑے سو جانے

خاک نہیں ہے سو آن پاکی
یہ ڈھونا نادرست ہے پوجان
یہ جورو مرد کی نون ہے آتن

یہ باٹ یہ راستہ ہے سدا جاننا
جچنا صحیح نہ مرادی
تو جو دسے جورو مرد کے سیانے

بندیا جنیا میرے ساتھ آتا
کالے جنو تیرے کو انہیں پہچانے
بل کھول من کا من حرف کو

اسے مرکے جوان بنایا پرا گنس گنوایا
ماٹے بدن بکھڑ میں پڑا ہوا ہے
کھاند پڑے درست گیا تو کمائی کر تو

سمجھاتے تو اسے تاکتا ہے
میں بڑا ہوں میں بڑا نواب ہو گیا
میں مشہور ہوں میں مرتا ہوں نہیں مرتا ہوں
ناپاک کو کیوں چلاتا ہے ادھورا ہے

تو سمجھ چک بیچ غیر میں جاگتا نہیں
غیر لینے کا پلیت پہنچانے
وہ لید نہ عشق ہے نا سمجھ لگتا ہے

یہ لیدت انگارت ہے نہ قردالا — ولی پر چلی لید بالا لا پر لا
نہ سے نہ لعل نہ تو جھل کار — بیچ بیچ میں نہیں سو سب ہے باہر
نہ تیرے میں جتو نہ جسم تو پایا — یہ سب سے تیرا بلند نہیں پایا
اور کوئی جگہ تیرا جیب نہیں جیب ناجی — تیرا نفس مرا پایا ہے سو وہ ایک ناجی
یہ سونا یہ نفس یہ زور ہے سو احت ہے — نہ تجھے مزا تیرے کو مزا سو وات تیری ہے
ہر ایک کو ہے سو تجھے نانا ہونا سو تھے — دنیا لگی ہے پیٹ پالنے کے لیے
یہ بھی پیٹ پر اُن ہے سکھ چین — تیرے کام سے تیرا اُت پن
کان سے سننے کی تجھے ہے ارمان — نہیں غیر کام پر پروا نہیں
کان میں کوئی دیا ہے وہ نہیں — کان کی غیبت سے بولے تو بھی نہیں
بوڑھا ہو کر باہر ہوش پیاسی ہو — تو اس کا زوال ہو کر رہوں
شاباش کون شاہ اپس کو کہتا — سب سر گلیا اپس کو کہتا
گلنے کا ہے تو موتی موتی — تیرا منہ نہیں کھولتا ہے جوتی

حکایت مکھی کی

حضرت کے گھر ایک دن مکھی کا مکتب ہے آ — پایا بہت تھا وہاں گت ہوا
ایک بوند اتھا وہ کچا تھا وہ بڑا میز ازی ہے — ہر وہاں تیز ہے وہاں تاج ہے
ہر بار رہوا ہے لاڈلا وہ لال ہے — کن اس کا لال ہوا نرم ہوا خوشحال ہے
وہ نرم نہیں ہے جب تو بھاری — یہ لال ہے یہ پھل ہے آناری
کہتے ہیں کے روزا اپس ہے زیبا — مہر گل ہے آدمی کے بند میں زیبا
ایک شہر ہے سو تمیز سلوک ہے زیبا ہے — اسے سمجھا تو وہ شانہ وحدت ہے

ذات سے چاہ نفس میں اچار
وہ چاہ ہے دل میں بسا چار

وہ چاہ کو روز رفاقت ہے
وہ چاہ میں نور کی نزاکت ہے

حضرات اچھے تھانا ایسے مر مست
جنہوں نے قبول نہ کیے خواب مست

منظر رہے تھے ہوش میں آئے
جگ جگ کے ہوش میں آئے

بولے کہ عسر یز ہو کے رہو اب
یہ مست ہے اور مست ہوا اب

نفس کے ڈالنے سے آنکھ اتنک تھی
جو روح دل کی پی شان آنکھ تھی

جس ور کے اب تلک تھے پایا
حضور کا نور کالی آنکھیں ادا

اس کے چاہنے کو ہے بل ہیں
جو بال ہے اپنے نفس میں

یہ مشہور بات ہے بولے
نیکی بدی کی نکات بولے

کرتا ہوں کھیل کمال کے
اسرار نور کے ہوت مل کے

اسے کون پایا سو ہاں کوہاں
یہ دو ہے وہی ہے وہ شیطان

بھاری ہے یہ عشق یہی ہے
بوجھے سو وہ لوگ لگے پاتے ہیں جے

پیاری جس کو لے جان آئیں
پیاں چھٹک کے گیا وہاں نرالا پن میں

دربیان عرفان

اتھا ایک جان تک خدا کا
تک ہے جو حق کے خدا زمک کا

خدا ہے قدرت کو جانے تک ہے
وہ جان بیچ میں وہ حقیقت ہے

یہ دست سوں وہ چاہ سو عرفان
موجود کیا نور کا منڈان

خوشی دیا ہے بڑا بہار دھندا ہے
درست کے تلے میں بیٹھا ہے

دست رکھیا سو وہ بہا وہ نا وتن
دست کو دست رکھیا نا دو ہے

دہان عین ہے یہ دست نہ بار ل
یہ مارنا پیا ہے بل کے مارف ہے
یہ قدیم اتھے نوشتے آنکھ
عارف جو اپس دہ علم چاہا
کہتے ہیں عرفان کو [illegible]
یہ کون پھول [illegible] کھایا ہے
کہنے کو گیان سے رتن ہو
سنا تو وہ ہمت [illegible] تیر دیکھا
یہ گیان کپٹ یہ گیان [illegible] ہے
کہاں کرنا دیاں کرتا رہا ہے
یہ گیان ہیں لاکھوں [illegible]
یہ تو اندر رہے اٹھا پایا باہر
یہ تو خاص محمدی ہے جانو
بھائی رنگ بہت اپس میں تھے پایا
یہ کھا گیان ہے سو گھٹ ہے جان
جتنے اسمیں صفت دیکھتے ہیں وہ ذاتی ہے
بہت اسمیں کھر ہوئے ہیں جان
ہے سو جوان ہے وہ نور نرالا
ہر ایک گھر میں یہ نور کہاں ہے

سینیت تھی نور کی مٹھی نہ بار ل
یہ عرفان ہے سو مارنے کا ہے
کون کرے یہ نوشتے آنکھ
مارنے جتنے سکھا دے وہ وجود کو پایا
پن ہند کے لوگ بولتے ہیں گیان
کہا یا سو کون خاص میسر ہے
یہ آنکھ کہاں کی ہے وہ آنکھ جتن ہو
گیان کن گلی کو چھپ میں دیکھا
کہتا ہے یہ کوئی حرکت نہیں ہے
ہر چھپنک میں نظر نور آتا ہے
ایک نور ہے ایک چونچ لگنے رہتا ہے
کرتا ہے جو جھٹے تو اقرار
یہ نور ہے کہاں تک پہنچا تو
ایک جنت ہے میں باہر لایا
یہ آپ کا رکا گیان بل کھمب جان
جتنے دیکھتے ہیں وہ نورانی ہے
یہ گیان ہیں سجان ہے سمجھ کہ جان
یہ گیان بڑا دھن ہے ہمت والا
ہر جمیا سو جوش بہار میں ہے

یہ سفید آنکھ کا اکار سنت

یہ نین میرے نہایت دوست ہے
معلوم ہوا یہ خاص نین ہے نگیاں
کہاں ہوں میں یہ پلک میں موجود ہوں
آدھی ہے سو آنکھ نہ سمریٰ ہری
آدھی آنکھ کا حقیقی آج بیگماں
تو نی خان میں ہے خم میں ہے
اس فن پن کو بعد ہے ست
جو بوتا وہ باہر نکال کر پوچھے
میں گنس کر پہچان کر دیکھا
میں ساتھ ہوں وہ نوکات ہے کہاں
یہ جھڑ جھڑ ہو کر پیا پانی
بڑا زبر ہے تو ہی بڑا گیاں
نہ سور نہ شش ہے نہ سمایا ہے
یہ بھید پر پیدا ہے گیاں
گیان کو نین کو نہیں رضا دی
یہ گیان بڑا نہیں بہار رس ہے ہوں
چند ہے دہاں چک چک ہے یہاں
یہ چند ہے سو جہاں کا اُجالا

پل کا گیان ہے سو کہ بینا ہنر ہے

یہ جانے سو خاص باہر ہے
وہ بڑا سیدھا گیان ہے یہ گال
میں یہاں اس ملک میں موجود ہوں
یہ کالی آنکھ کہاں تک سیر کری ہے
سنت سے نکل کر ہوا سراج
جو گرا ہے تا ہے وہاں نباہ ہے
اس جھٹیو کا نک ہے کالے کو کالا گھٹ
یہ تیرے لوگ لباس کر کے پوچھے
کاٹتے سو آنکھ کو کہاں دیکھا
ایک بھوگ ہے پایا سو یہ برت کہاں
سب لوگ کہاں پہچانتے ہیں گیانی
دوزخ سے دیکھتا ہے بہشت وہاں
یہ کہنا تھا سو گیان گیانی ہے
اب ہے سو بھر یا ہوا گیاں
اس گیان کو کہاں نہیں جگہ دی
یہ گیان کو میں لپٹ لیا ہوں
وہ پتلی وہ پلک ہے سو یہاں
ہر گھر میں ہے گیان تیرا اُجالا

یہ پچھڑے رنگ ہوا نیہال
یہ گیان ظہور کا ہے بڑا گیانی

میں چھو کا ہوں کھایا ہوں پیا ہوں
تو چمک ہے میں چمکیا ہوں

یہ کہاں کہے کہاں رکھا ہے
یہ بڑا تیز ہے وہاں تاج ہے

تو راج ہے تیرا تخت کہاں ہے
میں پایا ہوں میں گھٹ پڑ گیا ہے

یہ جہان کہ ریت ہے اتے گیانی
یہ کہاں بیچ میں ہے کہانی

یہ کہاں ہے ہے دکانا تھا
یہ گیان کہیں نہیں سماتا

یہ کھانے کو میں نے بھیجا ہے
یہ کھانا کالے کو نہیں پہنچتا ہے

پیتا کہاں سے وہ پوت کو یاں ہے
یہ بیچ خاص پانے کو وہاں ہے

یہ کہاں بڑا کہاں سے چھوٹا
یہ کہاں کریم یہ کہاں لیٹا

یہ کہاں تاب یہ کہاں ہوش سر
کہاں ہے لیو کہاں ہے بھور

یہ کہاں ہے کہاں سے کہانی ہے کل
یہ کس سے بتائے بیٹھے آیا بلبل

نرگس ہے اس میں بڑا لال
یہ بہا پھر کو سے بول اٹھا بل

فارغ ہو کب تک سلطان یوں
حضرت کہے اپنی زبان یوں

یوں کریا سو باب میں کریا
زرے کو پکڑ بھریا بھریا

یہ کہا ہو اندر یہ دیکھا ہوں
بہار میں کیا سو عزا منڈان کیا ہوں

کہ جن سے بشر سے جانور سے
یہ پانا پلک میں بہتر ہے

ان کی حکایت ہے اور حکایت
ان کے بھانے سے بنتی ہے بات

سب کہاں ہیں نہیں کھڑے ہیں
ادھار سوں ایک انکھ سے کھڑے ہیں

بغیل یہ بڑا بہتر ہے پر نور
جب بیٹا ہے وہ بہتر ہے خود نور

یعنے میرے اوپر آدمی زادہے
بوجھ کے تین یہ لوگ بہت ہے
دست کہ دونو دوست تھے
جہاں تک اندر دیکھو وہاں تک بکڑا ہے
یہ انکھ سے کیا سو بہت بڑا جہل کا رستہ ہے
سب کہاں آئے کہاں میرا جان
ہر رنگ کو کیا کہہ کر سمجھا
دسی سو انکھ میں یہ صورت
انکھ میں جب نہیں ہے آدمی ہے
کالی آنکھ کو کرے کنارے
یہ شوق کہیں نہیں گے تابان
ست چل چلا بڑا تیرا ہے
چند ہے سو سکھ وہ میرا آج مہمان ہے
ستے ہیں پانے والے کو کھانے کا
ہے کہاں کہاں ہے لوٹ لے پاکو
ابرک ہے سو در اصل ہے ہے سو ہوا
کوئی آکر کر فائدہ اٹھائے ہے
یہ مزا ہے سیر ہے سیر ہے آس کا
یہ گیان ہے آج تو تروت ہی مجھے کام

بیٹھا ہے کھاک وہ ذات سے
بہتر کہوں اور بڑا بہتر ہے
تو کات کا وہاں بڑا زور ہے
یہ کہنا ہے عجب تو کہاں عجب ہے
یہ دل کا جان بڑا اٹھنے کا سکھ ہے
سب گئے ہیں سو ایک پہچان
بھور گئے سب ایک ہی سو پہچان
کیا نیکیاں یکھا بیشک ضرورت
یہ چھن کا راپے سدا آیا ہے
اس جان کو پیار کرکے جانے
نت سے کرم ہوا ہے ہاتھ سی آفتاب ان
یہ بھید یہ فن سب میرا ہے
کہنے کے تابان ہے سو کلام میرا ہے
لیا نیچ میں کہاں ہے کو ندلنا
ادہر ہے یہ جان سدھا واکو
آپس میں یہ ہوا سو ہری ہوا
یہ کھاتا بڑا سید اکھائے ہے
چوری کیا میں چھٹا بنا میسر بڑا اسلیس کا
کرنے پر کرم کرکے رکھا ہوں نام

پھر کہاں بھی نہیں ہر طرف سادا
یہ کہاں بھی نہیں ہے ہے چمن پر
تو کہاں بھی نہیں ہے بیدار رہا ہے
تک تک کو لگا تیرا اپنا دل میں ہے
کہاں بھی نہیں ہے یہ جوت چیتارا ہے
اگر پایا پھیرئے سوال کئے بڑ د بڑے لگے
ہے لیا یہ کہنا یہ میا ہے
تا تک دیکھا و دیا
یہ کیا نہ خط یہ عبادت ہے
یہ کہاں نہیں سبحان پر ہے
مرنا کہاں وہ بد کہاں وہ ہے کہاں
یہ کیا سو وھن کو کیا سو چھاون
جی کہاں میں وہاں کو پہچانتے
اس کرنے کو جان جس کا ہے
یہ ذات کو تم بھید جانو
یہ جیٹو جوت ہے سجن کا ہے
یہ دو دو میں دھوئے سو وانے
ہر ایک نین نین کا کھانا ہے
یہ پانا وہ پانی کہاں کا ہی پاک

یہ کہاں ہے کہاں سون اللہ کا خانا
جل قیل اس تمام تن کے اوپر
یہ صفتان دیکھتے ہیں نرالا ہے
بہتر کہے مجھے تیرے نور میں پھرایا ہے
لگتے ہیں لگنا کو تارے ہے
وہ چند وہ سکھ اس کو پھرا لینے کے
نین میں کا سید اہے سو بڑے مزا ہے
تک لیا نا نانت سے پایا
نانک کو پانا بڑا یہ ابھاگ ہے
یہ کہاں لے کہاں پر ہے
اس کہاں کو دیکھا تا سو دست کہاں
عین پلٹے ہیں تو اس کی چھاؤں
کہاں اپس ہے وہاں پہچانتے
ہے گا نہ تن میں مہن کا ہے
یہ کہاں بھی نہیں وجود میں جانو
اسے وصول کیا سو ایک جینا ہے
اس کو پورا کر کے پہچانتے
بھریا سو خرچا ہے دھویا سو جہان ہے
یہ فن سے میں پیا ہوں پاک

تیرا جیو کہاں ہے تیری بنیاد
دست کہاں کی دوستی وہ بنیاد

ڈھونا مجھے کہاں ہے ڈھونا
سانڈ کہاں ہے مجھے بتا دینا

اس راز کو مجھ پے باسے کرنا۔
غفلت کو میری نماز پڑھنا

در بیان کالی آنکھ

کالی آنکھو سے ایک نرک شکم کے
آدھی کا سوال ہے سونا اور آتا ہے

ہے حکم جو چیونٹی ہے کالی۔
یہ ہوا ہے حور بولتا ہے کالی

اس نک سے سیاہ کو کر اوپر
یہ ایک مونگ سیاہ رنگ اوپر

یہ چیونٹی ہے پٹ جو چھوڑتا
سب چال چلے ایس الوٹی آتا

تاج کا حال دھن بتام ایک بار
سنتا ہے ایس کے کار کرتار

ناچاکی کو چیونٹی کے ہے نار
تو کرتار دو کان ہے آزاد

کھاتا ہون پیٹھ سر پر ہوتی ہے
یہ چند کے اوپر بھی غوطے ہے

جب جھنے کر جائے مجھے جگ ہے
مجھ میں کھولے دست کا کھیل ٹپک ہے

سوامی کہے یہ اکھٹ سما چار
کیہنا تھا وہاں سب نے ناچار

کیہتا ہون تجھے یہ خبر ہے
اللہ وعلم ہے سو ہرشے ہے

اس کے اوپر سچ کہوں دست من
ہاتھ دو پاؤں لگے [illegible]

چیونٹی کو میا ہے ابد شکم
جو لوگ بھاگ جائے جم جم

وہ ہیں تو کہا تک جیو لے
واں کے ہاتھ پاؤں [illegible] ہے کے پہلے

کر اور ایک آنکھ جب چاہے
اس کو تو آدمی چھینک میں نکال دے

بھانے ہے بہت چیر لے جائے ہیں
دھن کے ہاتھ پاؤں پینگے دو [illegible]

یہ فن تیرا سچ سچ ہے — ہے ساحل تیرا کرنا سبز ہے
یہ چونٹی کی پیر کی آواز ہے — سچ ہے چونٹی چلی تو آواز نہیں ہے
چونٹی کے کان ہے سو خبردار — ہر ہر کے صبر پر ہے حق سردار
ہر شئی میں علیم حق تعالیٰ ہے — عالم وہ علم کا اوجالا ہے
عالم کے علم سے ہے اوجالا — دھرتا ہے الف سے لام اوجالا
ہے علم علیم کا یہہ عالم — اس علم سے علم ہے دائم
بات بنانے کی ہے یار — اتنک بھلا کرے تکرار

لوکات کا بیان

کہا کچھ نک سے آیا اللہ خود — کشتی ہوئی نک سے ملا میں خود
ایک بات سے دوسرا اور — ہر ایک میں گھٹ ہے طور
ہر چیز میں کر ایک اور ہے چند ہے — انجر کے مثال ایک ایک لگا ہے
ایک میں ایک جان وجان ہے — جلتو میں گل ہاتھ میں لوکات ہے
اس راج کو نک دھنک کے دور — ایک صورت کے سر پر ہے ایک زور
لاکے عشق نین کو جسم انجن — تو دیکھ چرانے دن ہے ماجن
ایک دیکھ اس کے بہارے ہے — تب دیکھ کیون بھسی ہے بھسی ہے
ہوتے ہیں راحتان یہ لوکا کے — جب ہٹے نک سے انند ہو کے
سب کہاں ملے تو کہاں اس کلا ہے — سب کو وہی ہے ٹک ہے پچھانا ہے
سب کو ہونے کی قدر بہت ہے — تو ہوئی اس کے قدرت بہ پیار ہے
اس بھید کو جینال ہے بیچ نئے — سو کہاں ہے جھل جھلے وہاں کے بھرنے

ایک جی اوڑی یہ سب سریناں ہیں
ایک آپ تی الڈرر سے یہ ہے
یہ دین کا یہ چراغ ہے چوڑا
بنیا ہے برف ہزار جھک اب
یہ پانی من یہ موج کے مانند ہے
اور آنکھ نہ موج نہ پانی ہے
یہ نورکو میں سلیس دیکھا
بن منہ کا اپس کا ہاتھ کرایا
یہ فکر اپس اوپر لیا اون
دیکھو اپنے منہ کو ہو اشاد
لیکن اپنے مکھ کو دیکھتا ہیں۔
رے آ سارے میں وحدت کو مار
ہاتھوں سے پھورسے تو ہزار ٹکڑے
یہ ایک سوں وہوسے سونک
اس سے چیرنے سے سچ ہے خدا
اس تیرنے سے کبھی جدا نہیں ہے
ست اوجالا نکسنے نکالنا ہے
اور یہ ہاتھ میں خدا کے
کچھ اور نہ اونچا ہے دی گسٹ

ایک سال نہیں کرنا ہار دئے ہیں
ایک تاب سے تابوں کا بہار ہے
ایک قول قبول آپ ہی قبولا
اس میں ایک ہے شیر رکھ اب
سیڑیا موئے کے تین بند میں ہے
یہاں رہا سو خاص نورانی ہے
پاؤں سے سر تک خوب دیکھا
سدھا کھڑے اپنے سے دونوں پھرایا
یہ قصہ ایک ہاتھ سے کیا اون
سب ایسے درد و دکھ کو دور کیا دو
دو کہ دل اوپر دنوں ہاتھ لگے ہیں
سمجھا جو ہوا اونوں کا آسرا
دہ ٹھوک کر میں دسکر آیا مگر سے
ہاتھ بچا اس حکمت کے جاپک
قدرت ہی عالم کا خاص خدا
خاص قادر ہے عالم ہے خدا ہے
ست قدرت کو علم کے بہار ہے
لینے کے دی ذات میں خدا کے
بجلی کو پانا ہے سچ کہے کھٹ

شنی والا جت کہاں کا گنج
یہ سب سون سار ہے منہ کا شیر گنج

اکھر منہ کر عام کو خبر ہے
یہ روز کے دن شام کو گذر تھے

یہ جانتا ہے یہ رکشن زیب ہے
یہ بھری پایا سو بادشاہ ہے

میرے سامنے کے بیچ میں ہے
دنوں دست کے ایک ہی نبا ہے

کچھ اور کہاں نہیں ہے بیچ ہے
وہ جو خاص مستقل بیچ ہے

یہ جو نمام موم ہے موم
ایک پردا انکا فرض ہے معلوم

بن موم یہ نقش نام سب جیون
بن سور یہ دھوپ یہ چھاؤں

یہ نام یہ نمام موم کے جان
یہ نقش یہ موم گنج ہے پہچان

یہ نقش یہ سائی ہے ظاہر
خد موم کے منہ کے ظاہر

اس موم کے موم کو اصلی
باقی جو ہے بے شمار فضلی

ہے اس کے سو شکل صفاتی
اللہ بھی یہ ہے اصل ذاتی

اس عین کا من کو بھید
اس پر پہچان ان ذات کا بھید

نکال کا پھوڑیا سو شکستہ ہے
میں نکالنے کو نشانہ میں کارن ہے

منہ سے نکالا سو آگ کہا تھا
نکاح ہوا خیال نہ آپس میں تھا

دو دنوں میں جو بے کیا سو آیا جانا
تیرے تنکے مرتبہ کو نہ آنا

میں نہ اپنی میں تھا یہ سر آخر تمام
چو بھی کہ نہ چاہ تھے سر انجام

چوتھا بھی تمام نہیں دھرتا
تو پانچ گھر میں نہیں اترتا

یہ بیارہ بن تھا تمام غائب
تب ہوا اس کے اوپر مرتکاب

[illegible] لوگ کت [illegible] جانے
سونیان کر کے ہم پہچانے

یہ زیب ہاتھ میں آئی ہے — ریس ہات کوں کیے چھاتی سے
جمیا سو سول نہ کم نہ سرس ہے — دیست میں گپ ہتے ہو نکتہ
کام جو ہے اور کیا ہتے نک کا ہے — سب چھپی ہے تار دسے
دیکھے و نیں نک دار اُس کے اپر — میرا کام سمجھنا دیکھکر
اس سول کو سول کر کے جا تو — یہ بل سول کا ہے سوں جانو
یہ کارن رچھو یہ بڑا اکار ہے — یہ نہیں ہارتا یہ ہارا ہوا شہنشاہ کا
یہ کرتے ہیں مرنے معجزے مختصر — یہ سکھا ہے یہ سول ناخن کا
بڑا پن وہ بینڈ و پن میا باہر ہے — جلیو جوان ہے یہ نیا سو نیت
یوں بیچ ابد کے ہور از نک کہ — یہ آلا کرنے کو سب سوال کرنے کے
یہ سول نکالنے کا ہے سوین کا — ہند سے آیا ہے بد پکڑا کر
آیا ہے بلکہ جان ہے تا جگ آیا ہے — نک کو کون ہو اتو بھی قبولا ہے
کہتے ہیں جیا ہو جگت ہی پکڑنے کو — تو دور جا کر نکال کر بھیکا ہے
وہ پکڑے یہ وہ دہت کو چھوڑے — بھوک بلا کو نکال کر چھوڑے
میرا تو حساب چھوڑ دینا ہے عین — یہ پلک کا چھوڑنا الٹا ہے ین
دید تیرا جو ہے دیکھا آتا — سو شہر یک کلا تا ؛ ؛
نگر شہر لوج بسایا — اس دمہ میں دو جگ بسایا
جان ہے سو درحال ہے یہ سب وجود — ہر سر من ہے تیرے قدم سی مقصود
جون بہار یہ دیہ یہ بہتر ہے — یہ دیکھنے کو ہر نگر میں گھری ہے
یہ یاد یہ بند یک میں ہوتی — ایک خواب ہے غیب کے اچھوتی

یہ ایک چیز نہ اس مین ضروری
صبو ایک ترشی ہے یہ بات کو سینے والے
یہ جو کہ سنا کھورا ہے کے ساقی
یہ سول ہے یہ عادت ہے بسو پر
یہ سول ہے عادت بڑا اڑا اڈر
چھیو کا کو دنا اچھلنا ۔
واجب ہے تیری تیری پالنا عبادت
آلیس کے الٹ کو جانا ہے
اٹھ بندی کیسے جا سکے ۔
اس جھاڑ میں سے جاکر جھٹکیاں
اس سے جھاڑنا ہیں ... سیج ہے
وہ جھاڑ یا وہ جٹیو وہ مکان میں
وہ بیج نور احمدی حق
یہ بولنا جو نور حدیث کا ہے
ہنستا ہوا جان گیا میرا ۔
پوچھے تھے مجھے میں انجا کیا ہوں
کچھ خوب کہوں دیا کروگی ۔
کر جھاڑنے کو بات کچھ پوچھو
یہ بھاگ نہ کرتی یہ بدرتی

زکات کے نقصان تو بڑی
نہ چھپنے کو فن کم وہ تو فکر کم ہے
تھالی کو سنی کھوڑ کے جاتی ۔
یقین کے فن کم ہے جو تو
اپنے دشمنی کے حد کو کہا کر ۔
آساوری میں سنبھال کر چلنا
لازم عبد عادت کی عادت
... کر ابلیس کے سنبھالنا ہے
تب اپنے پیو کو پا سکے ۔
وہ سیج کے پا کے رب کے مکان
اس سیج مین نے سیج نکلا وہ زنگ ہے
لکھنے کے معنی کو یہ لکھ میں ۔
وہ بیج من کا بیج نور مطلق
جان کام نہ خون دیدے ہوئے
اس گھیاں سے یہ تمام کیا بن
یہ سیج میں بیج بیج کیا ہے ۔
مرنے کا گیاں وہ صفت سرگرگی
یا خوب وہ خواب اس وقت پوچھو
معلوم نہیں یہ ہے قدرتی

ایک یعنے ایک تسلیم ہے دُنیا
ایک تک سے بنایا ہے سو بنیا

یہ کون ہے سو کون جانتا ہے
یہ کھا ہے کہو یہ پچانتا ہے

یہ جھاڑ نا جھاڑ بیج مرنے سے
بیج بیج میں نکلتا سو حقیقت سے

اس جھاڑ کو پھول پات دنیاں ہے
اِس جھاڑنے سے پھل سے آدم ہے

پھر پھل میں کالی آنکھ آئی
پن پھل ہیں گمت جگ میں آئی

پھل پھوڑ کر بیچ میں آیا
ہے کو تو کر اظاہر ظہور آیا

بولے کہ یہ جھاڑ تن میرا
اس سب میں پچھان میرا ٹھیرا

یہ پیڑ ڈال پات پھول
سب میں میرا مکان ہے سو قبول

یہ جھاڑنا بھی بیج بھی میں
اس بیج میں ہے سو بیج بھی میں

معلوم نہیں کسے ہے یہ مذکور
جا پوچھ بولتا ہے منصور

اِس گل کا بڑا دھیرا ہے سچ ہے
عطّار کے عطر میں یہی بُو باس ہے

غافل ہے ولی کے وہ آدمی اتے ہے
ایس کو توچ دی ہے برباد ہے

دنڈ کے نیچے وہ لوگ جانتے ہیں
ٹھنڈ تپ کو نہیں پچانتے ہیں

اُت پن اُس کو بوجھیا ہے کچھ
اس پوست تک جو سوجیا پچھ

در بیان مٹھارنے کا

یہ پوست ہے مٹھارنے کا ہے
عیاں دیکھنا ہے سو نیکی ہے

یہ دکھنے کی آنکھ ہے خوب
دیدار کی سخن کو ٹھان ہے خوب

اِس منی میں ایک شان تیرا ہے
تو کاتی وہ ٹھان خاطر آیا ہے

سوتی ہے پلک میں کھلا پلک تو بھاگا
اُس پلک کی دوستی اُٹھا کے بھاگا

دو تارے تھے اُسے چھان مارا
ایک تاج سوا میں وہاں ہوش مارا

تھا ایک میٹرا سمجھ ہوا میں دان
اُس پر دو تین تھے کوٹے کہاں

اپنا ڈرنا چھوڑ اِس کا
سر پہ تو پوت رکھا پرت کا

ڈر کر دور رکھا یا وہاں زبان بند
یہ کہنے کو وطن اُس کا تھا پسند

ایک بات چلی تو میں بھی چرنا
صبح ہوتے ہی سب وبدو چرنا

ہر چیز کو چھاننا اُسکی دھرت ہے
اپسکے قدیمی یہ برت اوپر ہے

دھنس کر بہار رہا اُسی دم
وہ سول کا تن وہ بیچ شکشم

دیکھے منی پوست کہ جب آئے
پکڑے پر پرک کہ چھانے

موٹا ہو کے بیٹھنے کا ایک بار
نو لاکھ کو دیکھ کر للکار

سو کو اُٹھا کر باہر لائی
مجھ کو دھن دیکھ کے تھپک کے لائی

در بیان شکشی

اے دوست وطن جو شکشی ہے
کچھ بول بال پوٹوں میں جمی ہے

یہ من منی کا ہے ترے میں دھن
یہ آگ میں چھوڑے سو من

اِس تن کو فن دیکھائے پورا
باہر سے لیا بوند ٹکورا

شائی کے جیسا تھا وہی تن
یہ تن ہے اُس کے سیں نشان تن

مُنہ مت کے مرنے کی مروت
نہ نیند میں اُس کے اوپر ہے قوت

یہ میلا ہے تن وہ صاف سمجھو
اس تن کو تن خلف سمجھو

وہ وید قدیم ہے یہ نوئی ہے
وہ خیف ہے یہ قولیس ہے

وہ جن نظر آتے ہیں وہ قرآن ہے
یہ من طرح لکھ دہاں سن طرح ہے

ایکنی یہہ، نہ دیاہہ بغبل میں ہے
اُس دیہہ کے ہے وہ جوکہ دمِن نال ہے

یہ اخر اگنا کے سار پکڑی
اس تن کو ہے لایا کے اکڑی

یہ دیہہ یہ کھن نہ لعسل جانو
لکڑی کے اوپر کی چھال جانو

اِس آنکھ پر رات دن کہ ہوش
یہ آنکھ کر بنائی فراموش

نکرین کے سب بیچ ہستی ہے
یہ لک ہے سو تندرستی ہے

سب بیچ ہے اگر تجھے بینچ ہے
اِس بیچ سے ہر ایک کام سنراوار ہے

پیٹے یہ اندر دیکھی یہ بھاری
یہ سیر کرنے کے واسطے باہر آئی

کر دیکھے اپس کے کرنے کو کھٹ
پرکٹ وہ کپٹ کو پرکٹ

یہ دنوں ہے رہے بندئے دل
دیکھنا اُس کو بہت ہے مشکل

یہ جان کو راحت جب کر
نہ دید دیکھی اُسے نہ مقرر

سیچ جتیو سو جیون سامنے بیٹھے
دل سے تخت کو باندھ بیٹھے

اس کو نہ دیکھی کچھ اور نہ دوست
کچھ مغز میںھ دیکھی بیچ پوشت

اس ہول کے بیچ اِسے کرنا
برزخ پہ یہ شکشم کرنا

جب اٹھ دھیان بیچ یہاں آئے
شکشم کے آنے بغیر نہ پائے

برزخ سے دیکھا سیا کو دیکھا بول
پولیا نہیں سو یہ ہول

میاں کھڑی کے گھور پڑی
ہے منہ چیر کے دھرت کولی

لے سکی کو تو بوجھ وہ براق ہے دل
مصد مثال میں ہے حاصل

یہ دنوں میں ہے ایک ورکار
جن ایک کو دو ہے یہاں خبردار

چانے کو ہوئی دِل کن کا
دو گھر لیے اُوپر پڑھ کرنے کا

یہاں سدا بیٹھا نہ جنتن ہار عادت — بیٹھ پڑی سیکھی ہوی ذات
دھویا کہ پڑھیا ہے اب تک — اُٹھ کر نہ کھڑی رہے بلا شک
دیکھتی ہے کہاں سوچ ہے سول — اس سول کا تاج ہے مقبول
یہ گیاگت ہے سو غیبی — قدرت سے بنی نکٹ ہے غیبی
پوچھے تو یہ تن تن ہے غیبی — یہ بہا ہر میں بند رکھتے ہیں غیبی
نہ غیب چلایہ نہ شہادت — چھوڑ اپس کے عام عادت
دیکھے تو دیکھی کو نہ روغن — روشن کرئے رب ہر ایک کا من
اس کو چھوڑ کر شکشمی جدا نہیں — بن سول کے شکشم کو جانتا نہیں
پرگھٹ جٹو کے اوگنے کو — دیکھنے میں دوپن ہے اُس کو
یعنے جگت ہے اس کے ساتھ کا — یہ مراد آدھی کی نہیں بلکہ ساری کا
ڈریا ہے ایسی دھرت کی ہے — سمیا جوت ہے وہ اختیار ہے
گلشن ہے کل کھولا کل بھروسہ ہے — بول بلا ہے اور ایک قرار ہے
واحدت کا ہے چھان جگت جان — پوری عادت ہے اُس کی پہچان
اس دونوں میں یہ دم ہے دیوار — توخوب پہچان کہ دیکھ باہر
یہ آنکھ جس کے ہاتھ آئے — تب اُس کی بقا مراد آئے
صورت کے فنا کو چھوڑ دیتا — صورت کے بقا کو جوڑ لیتا
سلطان ہے وہ ہر طرف میں — ہے سلک اولیا کی صفت میں
ہر غیر رتی یہ رتی ہے نیارا — ہر بسر میں ہے تیرا سارا

در بیان آدھی

تھا ایک عرب عارف میں ہاری   جس پر کُھلے تھے معارف ہے باری

سقیا ناس کہے تو وہ باراں   عیب پر اس اوپر کے باراں

دیکھ تو آدھی کا ہے سو بار کا   یہ شمع ہے بعد گل ہونے کا

در اوپر دھنی کے سٹ خاک ہے   پکڑیا ہے جنوں کو باغ ہے

طنبور کے تن کو اُس کے نور کو دھیا   جن کے حق کو جان ہے سو بچایا

کریاد ہوا اِس کے باری   باراں کہے بے حساب زاری

جا کو وہ اُس پر دُکھ ہوا اسنساری   بھوکا تھا نہیں کھایا پوجاری

یار منے ایک زندہ ہوا سچ تھا   اپنے پاس اٹھایہ کئے بچہ ہوا تھا

بھریا بھر کر جو تھا خاص   بہت بھریا وہاں بہت اخلاص

آیا نہ رہا اپنے کفن میں   یہ اونٹ سوار کے خواص ہیں

بولیا تو آئے تم مرنے کو ہی   نہ میرے میں ایسی آخر گھر میں ہی

یہ دُکھ مجھے بڑا اسلیس ہوا   یہ درد ذرا کھڑا رہا

وہ جو بھوکو جاتا ہے تیرا پون   کر جمع عین کر کے کیسے کھلاؤں

فرزند ہے ایک ٹھرالو اس کے پاس   میرے ایک مالک ہے خالی راس

ایک اسمیں کا پشن ہوا کو لے کا   اللہ تو ہے خاص گرٹپ کا

ان یہ عین و یا دوڑنے کے واسطے   بسم اللہ اُسے باہر بولتا ہے

بولیا کہ ایسی پکاؤ اور کھاؤ   آج کیا سو خدمت کراؤ

ظاہر کیا رد کے نہ کم   اس کالی کا چاہنا اِس دم

آیا وہ جو خاص میں اٹھا یار ہے   خاص میں بھی یک کر باہر ہوتا ہے

دیکھا تو شناس ہے مقابل — نرہ اٹھ ہوا ہے پاک بسمل

بولیا کہ کیا عجب قدرت — جن کرتے ہو انسان کی کرت

یہ ہونے کا قصد سب کیے تھے جن چاہ — ویاں کنڈیں کر پچا کھایا

نکا پیا اپے اشتاق قدم آگے — سیر پچا کر موت کا مر گیا ہے

کچے کس کرکے نکل آستہ آیا — لوگ کہے اس کے منہ کو تار ہے

اس فکر کی بیچ میں تھا یا جن — پھر یا کے حکم اپس کے پاک فن

میں صدقہ ہوں جھکر سلام کیا — پچھونے کہ دشمنی کو تمام کیا

میرے تئیں مرنے کی بہت خوشی ہے — اچھا جو آیا وو تھا خوش کیا

ان اٹھیا کی لاڈ پوچھا — تجھ خوب سوال ایسا پوچھیا

اے یار مجھے تو کیوں پچھانیا — یہ اٹھنے سے بیچ ہوا کی باہر آیا

بھولیا سو باپ مجھ کو بولیا — یہ گانٹا اپے ہو کر مجھے کھولا

نیا کہ تیر کر بیچ وہاں تیر دہاں — نیا سا [illegible] کھڑے ہو کر وہاں

بولیا کہ جن اس نری کا دن ہے — یہ اونٹ طریق کے رزق کا ہے

یہ کھود کر کھوج نکالیا — تجھ کو ایک مقدم بنایا

در بیان کالی شیائی

کالی شیائی سے کت ہے سو تچ — ہے کام بھی و نسیم کو دنی ہے

بستی کھول لکھو و خاک ساری — یہ حوض ہے سو ڈھنگ کری

ایک انگار میں عجب وہ سب خاک — پانے سے [illegible] تک کرتے کو چک

رہی کب تک چھپ کے چوری — کیسی کہانی [illegible] ل کی چوری

دیتی ہے کھنڈ منڈل کو ڈال
کر مجھ میں سٹ ملا ایک ذات
کہتے ہیں خدا کے دوست دانے
اس تن سے جو ہے خاک مونٹی
ایک تن سننی کے وہ مٹھی کہ درہے
اول درد تو دوسرا گیان
بعد کہیں مول میں اللہ کو
کیا ور دھور کا گیان اُسے
یہ ہے تو سچ نہیں تو سب جھوٹ
واحدت کو مرنے کو میسوٹ
بعض کہے یہ درست ہے دوران
یہ گیان میں پناہ ہے اُسے
بازو سیاہ کرئے وہاں نور ہے
بعض کہیں گیان سب کو مانا
اس پلک میں بڑا دھنڈ ہے
بوجھ کے تئیں کیا ہے بودان
یہ دیسرن کو چھوڑ دہ کھاتا
کہتے ہیں یہ نظر کو بڑا حق ہے
کالی نکالنے سے دیکھتا ہے کیا ہے

جب چوری کر کے لیتے ہیں خوشحال
بانٹ دیکھا تو اُس کو دھات
یہ پنیڈ کو یہ پلکوں میں پچانے
یہ جان تیر لیے تمام سودائی
باقی تو ہیں بھوک تیری بڑی ہے
تیرا تو آدمی پناہ ہے پہچان
کرتے ہیں قبول میرے بننے کو
پکڑی ہے وجود اس پر سے
طالب مطلوب ہوا طلب جھوٹ
اسے بوجھ کوئی گھٹ کھینگا گھٹ
جتنی جو ہے سلطنت سارا
ایک یہہ دولت ہے دوست سے
یہ سخن خاص حضور کا ہے
وہ حاصل ہے سب اُسکے چھایا
یہ صورت سے ظہور پورا ہے
کہتے ہیں حق ہے سو یہ جیودان
اب بیچ میں ہے جو بڑا شانا
یہ کہا ہوا شفقت ہے
یہ بیچ ہے تمام بادشاہ ہے

اس دھنی کے تیرنے سے بنا تو ہے
یہ دھی ہے سیدا تار ڈھے دھن ہے

سیدسے کی نظر تن ہے ایک
اس بھوک کا نکالنا کل ہے ایک

پسے کہاں تک ہے میں پناہ میں ہے
یہ نین میں پناہ فنا ہے

اس آنکھ میں جب تک پلٹ ہے
تب تک پلٹا اس بدن میں ٹھیک ہے

جب گیاں کو شکر پلیت کے آئی
یہ مکتب ہے عجب کو دکھلائی

یہ دو دھ کی آنکھ کھلی سے عجبی
تا نرکے میں جلی نہ آگ میں ہی

نہ مرگ کے نرک کھر نہ کاٹی
جانا اس کے پاس وہ چک چک آتی

گھور کو تو اپنے چھوڑ دیئے
خاص خدا سے وہاں دھورا ہیں ہے

جب کیا اس کے نکال کر دیکھے
تب اس سب کو مارا دیکھے

منظور دلی وہاں ادب ہے در کا
ہر کام کے اوپر آپ سرکار

در بیان پورا کا

یہ آنکھ کے وہ آنکھ کے خبردار
سیدہ خبر ہے ان کے بیچ سردار

روز روز منے نور نوا جس کے
رہنے کا مکان ہے نوا اور پور کا ہے

ہر کوئی آنکھ تن لولا دین
پیر اس کے بیچ میں کا دین

گر کوئی ہاتھ دھولاتا ہے کھائیگا
وہ تین اور تو بھی اٹھ جائیگا

یہ لوگ ہیں اصل نور کے دیوانے
میں کو ہوں ہے تم جانیئے

پیشاک میں نکھنگی بھوک کو جان
یہ نور کو یہ آنکھ دیے بڑی ارمان

پرستے میں یہ نور ہے بڑا مطلق
نہیں ہوں وہ آنکھ ہے نور ہے حق

در بیان شاں کا نوے

یہ گھور تھا چھپ کے چاہ پردے   ایک بات سے ہشیار بردے
بہت وو رتھا سا سنیا سو تھی شکا   چھپا انکھوں میں شتابی سو تھی ایسکا
بہت چاہتا ہوں میں اس کو نکالوں   ایسکے سے بہار بہار پچھاڑوں
آ بہار کنے چین دیکھوں   اسکو اپس کے نین سے دیکھوں
وہ دو دوری ذات سو گھور دیکھوں   بدل کرتا ہوں میں ... دن
پھر پچھوڑتے سے وتی چھپا ہوئی   یہ چاہ ہے مو لطف مساوی
مساوی سو چھوڑ چاہ ہے شکشم   یہ دور وتی اس کے جسم تن جسم
آنکھ کہ دو بدتے دور وتی گیانی   ناموری ہے یہ نین کے دو نشانی
یہ دونوں کے عزیز ہے سو دوری   یہ دو ہے سو یہ تین بھری
وہاں تیرنے کا جٹیو ٹھنڈا ہوا لا   وہاں سونے کو آدمی ہے قبولا
یہ گھوڑ دو دور میں تھا دب   پر وہاں میں چاہ اتھا جب
کیوں دیکھ کر اپس میں جا کر سوئے   پڑی ہے پانی وتی کو کو ھنڈے
ہے تیر وتی میں چاہ ہے دورے   مساوی میں کھڑا ہوں تو میں ہے
دیکھے جو اپس یہ عجب نہیں   ایک صاف میں وہ صاف ہیں
وہ رنگ کھیٹ جاتے ہیں عین یار   دیکھنا اسے گھور کیے بار
یہ بات سے بڑ مرتبہ سے رکھ سدھا   گھور کے دیکھنے سے آتے ہیں سدھا
گھسیٹ جاتے ہیں سو سچ ہے   یہ سب من میں محیط وہ مطلق ہے
وہ دور ہے سو حد ہے جانو   وہوئے سو آیا سو آخر میں ہچانو
جو تیرتے ہوئے ہیں چاہ واحدت   مساوی کو بھی ہے واحدت

اے یار یہ سلیس ہے وہ اللہ ہے
اس تن میں تن بیشمار رنگ ہے

اول تو وجود دوسرا جان جانتا
یہ تیرنا جو اس تمام کو پاتا

گھٹ جٹیو کو بھی سزاوار
یہ جاتا ہے سو جسم کو بہار

یہ جینا گھٹ ہے چل کر ذرا ذرا ہوئے
یہ جٹیو میں وہ مبدم ذرے بہت ہوئے

نہ کم نہ فزوں نہ بڑا سب ایک حال ہے
جتنے رنگ ہو پہاڑنے کو جٹیو جگت ہے

جتنے رنگ کے حال کھڑے سو نور اس کا
یہ نور رکھے یاری منے ظہور اس کا

ایک جان کے انگ کے ہزار چندا
اس انکھ کے بیچ میں ہے سو روشن

اس نور کات کے زور آنکھ سے باہر ہے
ہر جوت کے اپس کے جدا جدا اکلائے

ایک شیر بسا ہے وہ نتھے نتھے
ہر ایک ہزار رکھے تو بھی ایک ہے

یہ دیکھنے میں پورا دیکھتا ہے
ایک چنک میں چور چور دیکھتا ہے

یہ جمنا اکھنڈ ہے سو ایک ہے
یہ سب لگا لگا ہوا بڑا سا ایک ہے

یہ جیل کا رس میں مجھے جھنڈ ہے
یہ جاننے والا انسان کامل کہلائے

یہ آنکھ کے جوت کر کے جان
یہ روشن ہوا سو وہاں کا گیان

یہ کیا تو انہیں ہے یہ پورا نا
یہ ہونا ہے آوائی پوری ہونا

یہ بڑا سانت ہے یہ صفا نال ساتھ ہے
یہ ساتھ کے بیا ہر سب صفتاں ہے

یہ سانت کی چھاؤں سب کے اوپر ہے
ہر شوق میں بیچ میں گھر رہے

یہ سانت کے سانت بہت کیا ہوں
یہ سب رنگ کو جاننا وہاں بڑا ایمان

یہ کام کرنا ہے یہ پلک مل کے
سہو کرنا ہے سو وہ ایمان ہے اتم

جس کچھ میں نین کا ہے وہ ذات ہے
کھنپا ہوں انکھ میں بن کے موتی ہے

یہ آنکھ اور گیان کو تو لے
لگے ہوئے ہیں پہچان کے بولے

یہ آنکھ میں عین ہے سو دشن ہے
یہ رنگان اُترے سو جم کے

یہ نین کو اٹھائیگا وہاں عین ہے
یہ گھورنا شریفوں کا کام ہے

پیا ہے تو اشراف بن کے پیالہ
وہ باغ میں ہے لعل کے لالا

کرتو یہ نین کچھ وحدت کی
یہ آنکھ دین کو عرض کر دی گئی

یہ لعل وہ ہری وہ پیلی ہے
واقیف ہوئے آنکھ کہ وسیلے

اِس آنکھ کو اللہ کرکے جانو
یہ سب میں گیان کرکے پہچانو

اِس آنکھ کو رنگ ملتے ہیں معمور
یہ جانو مقابلہ ہوا ہے پورا

یہ جیو لاکھ ہیں مگر اللہ ایک ہی ہے
آنکھ میں مقابلہ کیا وہ ہے کامل ہے

دور میں گھور رہے سو شانا ہے
وہاں خوش ہو خاص تر ہے

اِس دھو کو تم دھو کے جانتا ہے
یہ دھونے میں نین دھویا تو پنا ہے

یہ آگ میں پورہ بھریا ہے
آگ کے مقابلہ اس کی درشن ہے

یہ آگ کو دروسے کمایا ہے
کالی ہے سو آگ پر بڑی جان ہے

اب کیا کہوں بہت ہو کے بھویا ہے نار
جب دیکھ یہ چاہنے کی گلی کو پیار

یہ فکر کا باؤ کو تا کنا ہے
پن کدھر سے نکلا ہے اُدھر جاتا ہے

میں نے کیا درشن ہے ایک میں
پن بجلی کی چمک ہی تو بھی ڈر نہیں

جب درشن سے نکل جائے
یہ تین ہے سو جو گل جائے

یہ بیچ میں وہ خاص اللہ ہے
تب ہوش رہے وہ روشنی ہے

تو بوجھ اگر دیکھو بہار اندر
اِس بیچ کے چھلکا رہے سو آکار

یہ بیچ و تفاوت ہے بیان میں — عیبت کو ہیں جانتے پرہیزگار

لیکن وہ مقام اب پائیگا کیوں نہ — یہ کیسے دیکھا پائیگا کیوں

صورت کو موم کیا تو عمر شدہ — وہ مثل کر مقام ہوا عمر شدہ

بیٹے اس وقت آنکھیں تو کیجے — اس کو یاد کر کے عین سے دیکھ

کھاتے ایسے چیتے اسے دیکھ — جب گفش کر سوتے اُسے دیکھ

ویسے دیکھا جدا ہے گھڑے — جو دیکھتی ہے سو کرتا کر دیکھے

اب کیا کرتے دیکھنا سو دیکھئے — دل کے بہت کن تجھے کو دیکھئے

بیچ میں دیکھا دو ماری گئی نہیں — یہ مقصد کر دیکھ کر پاک ہیں ہے

یہ دیکھے تو دریا پار ہے — خوش ہے تو ہر طرف ہو پھر آئے

یہ راز ہے یہ رام کا گنتا نہیں — یہ رنج یہ تن کا جتا ہے

بن جا چڑھے البتہ وہ آئے — یہ خرچ وہ عرض آئے

یہ فن کو دست کے دونوں پہنچے — ایک شکل ہے دست ہے سو ایک ہے

ملا کرنے سے دیکھ کرتی ہے — کرتی ہے جھایا ہے شکر تی ہے

اللہ تو تاجی ہے شاکر ہے — یہ جیتا ہے شکر ہے شکر ہے

اپنے پاس شائی کو ہاتھ سے دے — پاس آیا سو تو کو جان سرفراز کرے

جن میں ہے درد کا بڑا ہے — سر مست سینہ کے اُپر کا سرا ہے

جس کے دل میں تھے پتا کھولے — تھے ہاتھ کے زخمی رگ کو کھولے

یہ بہت کر کے وہ شراب کر سیر ہے — یہ سب کیا ظاہر کھنچے حلف ہے

کلام کرے کالی آنکھ کے تئیں — یہ صاف دیکھے پورانی کے تئیں

یہ کیف ہے فتاح کو جان ‏ — یہ سب ہے کل فتاح کو روشن

جس [illegible] اثر چھپا جسے [illegible] ہے ‏ — چھپانے سو وحدت پڑی ہے

رہتے ہیں مدام اسے محل میں ‏ — کچھ جوم کے [illegible] کے بل میں

یہ [illegible] بیچ میں لگا، تھا جیا تو ‏ — اثر [illegible] ہے [illegible] کے گھر پچھا تو

یہ [illegible] ہے تو ایک بات ہے ‏ — تو ایک تحت [illegible] کی بات ہے

[illegible] تو بھی ٹھیک ہے ‏ — جاہل کو [illegible] ساچا نہیں ہے

بھولی کچھ ہاتھ لگانے سے کھڑی ہے ‏ — روکے تو [illegible] کی مٹی کی پڑی ہے

[illegible] کھڑکے اور پرت کے ‏ — جو کیا لگ [illegible] اوپر جو ٹرے

ہر کبھی نہیں پوچھے ایک نیت ‏ — پکڑیا ہوں [illegible] ہے یہ انت

[illegible] بزرگ اوپر بندھی گئی ‏ — یہ جو [illegible] سا [illegible] بندی گئی

اس بعد کو سنبھال چال چلے گا ‏ — اس حد کے یہ [illegible] سے مزا ملیگا

تو خیر اُسی کا پیارا ہے ‏ — بہتر [illegible] مزاج یہ تیز کا ہے

گر کوئی کہے باجا سو سنسار ‏ — [illegible] وصل کے پیار کا ہوا ہوں یار

یہ ہوتے عجب نہیں وہ عجم کہن ‏ — [illegible] بعد مزاج کے یہ [illegible]

اصل میں ہوا حقیقت آئے یار ‏ — کیوں ہے مزاج کے نمودار

یہ عین وجود باہر آیا ‏ — وہ اپنے وجود کو اپس [illegible]

سنتا تن میں یہ مزا مجھے ہونگا ‏ — یہ مجھے کھانے کا کمال ہونگا

جس سے وصل کرئے تو ادھر آلا ‏ — یہ مو کھ میں ہے [illegible] والا

یہ حرف لکھا ہوں یہ آنکھ سے ‏ — وہ عین ہے پاک پاک سب سے

بھاری تو بولتا ہے بھید ‏ ‏ ‏ ہن نہ دیکھی یہ شریعت کو خرش

یہ شرع ہے شرمندے کی ‏ ‏ ‏ خرشید کے تقی پر کنڈے کی

تو کچھ نک سے علیحدہ ہو ‏ ‏ ‏ نہ کرئے اُسے تردق ہو تو

جنے دو جو بدن لیے چلے ‏ ‏ ‏ کر بھاگ تو بھاگ کر گھر سے

دیکھیا کے دو آنکھ دیکھ کر سکتے جن ‏ ‏ ‏ کھائے کہ بھکاری تو کیوں ہے حق

نہ دانا ہے نہ زندہ ہے صاف لڑا ‏ ‏ ‏ نہ یہ دانا نہ بچھر سب سے لڑا

نہ شکر نہ شرم کو بڑا کے کھولا ‏ ‏ ‏ فرصت کو نہ ذکر لاکے تو لا

یہ روح یہ تن ہے طلسمات ‏ ‏ ‏ کھولتی نہیں ہر کسی کو یہ بات

جس پر کھولا ہے کہاں کا بلا ‏ ‏ ‏ رہتا ہے چھپ دید میں دولہ

جو کھول ہوئی ہے باغ اس میں ‏ ‏ ‏ جٹیو کا باغ باغ ہے اس میں

لائی کے تن میں وہ کنج باغ تھا ‏ ‏ ‏ وہ دین تھا وہ دیکھنا بڑا تھا

دھر بہاہر کے دل میں اشتیاقی ‏ ‏ ‏ بلبل تھا آدھا وہ فسکری

مجھ میں عشق آیا گویا عزیز آیا ‏ ‏ ‏ میں یہ بہار کے تئیں وہاں لے گیا

گویا کہ کھیڑ بھی ہے باغ بھی ہے ‏ ‏ ‏ پروانگی تجھے پلک میں دیدے

وہ مردہ تھا کمال کو رہ ‏ ‏ ‏ نہ کھوڑیل کو نہیں پچھتا جلو کا وہ

بولیا کے کیا جل ہے فقط جل کے ‏ ‏ ‏ اوجاڑ یہ پھول وہ پھل کے

یہ آم یہ انگور یہ انار یہ بیر ‏ ‏ ‏ یہ روتی یہ سنتی ہے چوپھیر

یہ باغ میں کہاں وہ کدھر ہے ‏ ‏ ‏ دے مفکا مجھے سامنے ہوا ہے

یہ باغ دیکھنا باہر ہوا رنگ ‏ ‏ ‏ بولیا کے تو بھاگ کا رنگ

یہ کھوڑے پیاس کا انستہ ہو	یہ گھوڑ کا حیض لیتا ہے

یہ روپی آنکھ کا بیان

یہ روپنے والی جگت کو روشن	بھر امر سون یہ جتون جو اک روشن
پایا سو ہیں کو میں را جا	پایا اُس کو نظر وہ سر ہندین جا
اُس کو کوڑے بھی ہے دیکھے	بیٹھی ہے آنکھی میں جنچو کرلے
دیکھے ادھر یہ سول پن ہے	اُسی روز یہ پیٹ چمن ہے
بعضے جو ہیں نج ہے سو بعض ہے	یوں بولتے ہیں ایک اندر ہے
اس راہ کی نظر سے آیا باہر ہے	اگر بھوک و پانی کی پیاس ہے
اصل ہے یہ نظر پانی کا انجن	وو پھر مانگتی ہے اسکو پھر پھر اگر انجن
اُس کا توڑ دب ہے پانا	جن ہوا ہے خود سر اپا
کالی ہے اس نظر نادیان	جنوں کول کھو رگھر میں باندھیان
دندے کی صاف سفیدی	دیکھنے میں تو بجذی
پیٹ جو ہے تن تن ساتھ	اِس منہ سرغ کو نہیں وہات
اناج کو سب جنے پایک	کسر تو بھی اناج ہے ناٹک
جی ہے سو کر نظر میں ہے سودا	ناپائے پھری پھری جودا
یہ جگمس نظر نظر میں جل ہے	جو آگ پون پون میں آگ ہے
بخشا ہوں ٹھیکان کو اسکے آیا ہے	جنیوں آب حساب کو ہم ہوئے
یہ تو پلی عیں ہے سو بیدار رہ	جو دل میں کالی آنکھی فائدہ
ہوا کے عیب مستگی سو مشکل ہے	اند کار خراب ہے نصیب کا ہے

آنکھ اچھو ناک اچھو دکر کان ۔ کو پان ہے جو ان کو تو ہمسو کیان

ہر ہر کر پوٹے اس کے نا تھا ۔ ہر گھر میں منی [illegible] آتا

آئے وست نظر نکل تن کی ۔ اس شمع کون تن [illegible]

یہ سب کہ اوپر کے کرنے کی روشنی ۔ یہ جان نہ سوم کا ہے آگ [illegible]

پن آپ نہ کہو یار ایسے ہے ۔ بڑا خلاف یہ ٹھار [illegible] ہے

تات کس طرف سے چل آئے ۔ اس شمع جون تنگ [illegible]

خطرے کو ڈاکہ ہے نظر کونڈے ۔ جون جوڑتھی بند ہوئی کہ دیکھنا [illegible]

یہ نظر سے جٹو ہے باھر ۔ جس کو ھدار ناؤں یہ لگا ہے ٹھار

یہ جٹو نرس نے کا آبنا ہے ۔ یہ سب ہے سو بنی ہے

اس جنگ اوپر جٹو بوج ۔ یہ جٹو اوپر کا اسکا پیو بول کر پوچھے

دیکھا ہے جمال جٹو کا جن ۔ پھکیا کمال پیو کا تن

جس جوت روز ہے سو رب ۔ یہ جان کو اب کو مضرب

یہ بیت ہے یہ کتاب کو جو ۔ جوت ہے آفتاب کو جٹو

پرم کہے یہ جسم ہے نور ہے ۔ مجبور رہے تو موجود ہے

یہ وقت میں دبن کا ڈنڈ دیکھنا ۔ ایک آن میں بھیجو آبند دیکھنا

یہ بھید ہے سو آدھے کا بول بالا ۔ جو نی دھوئیے جو حق تعالے

جس جٹو کو خطر ہے سو بتر کاڑ ۔ آئے جٹو تو جان ہے اسکو یار

جس جسم کو جوت ہے سو ایک ہے ۔ جانی سو رب کو ہے مضر ہے

یہ جٹو کو خطرہ ہے بڑا سارا ۔ پن سب کو ہے بچتا ہنے لگارہ

بچنا ہے ہار چند چھاتی میں — پن سول ہے ایک سا پوچ سب تیسا
ایک جٹو کو آپس کو لئے بوجھ — سب جٹو چھا نکھے تش کو بوجھ
ایک دیو ہے نہ دو نہ تین — ایک کر ٹیکو کر ٹیکا دے سے چین
کر کوئی عرق تیرا تبلوتی ہے — گم چوٹی لڑتی ہے گر سب کو جانتی ہے
اس دیکھ کو ہے دک — نک جان مدر با کو مت رکھ
مست کہا کو کھو دے کمال کہ ہاتھ — دیکھ اپنی [illegible]

در بیان حمیدی

مسل جون سو ایک جوان پوچھا — نہ جان نہ بلکہ جان پوچھا
یہ جٹو تو کیوں ہے مسجن کا — میں مول کرے سیارہ کا
نہ صول سون سو کش ہے پچہ کام — اے مولنون تو میرا سر انجام
تب جون دیا جواب دیا نیکی — ایک بھا ہر پکڑی سو منی کی
سو کیا کے سب سنگار میں ہوں — بنتر بھی من ہوں باہر بھی میں ہوں
ہے جسم لٹیا ہے اور ہستی — یہ بوجھ سب میرا ہے لبستی
بلکل تو کون کہے تو تو کون — سو میں نہ میں ہون جوں کہ فرون
میں ہوں پلیڈ میں ڈوکھر پاک — میں آگ جل یون خاک
میں بجلی میں آبل میں مشک — میں لیکر علین اناج میں دیکھ
لاکھ پودنی میں فکرنی میں — زر بخت ذبون حیصری بھی میں
دل سب کس میں کون میں — بلبل بھی میں چمن بھی میں بہار بھی میں
معلوم ہوا کہ آیا سو ایک لال ہے — ایک جٹو کو پھوڑ سو آشکار ہے

پر [illegible] ادپر [illegible] تو — وہ تل کن [illegible] چھپا ہے تو

[illegible] شان آپ

[illegible] — ایک سا [illegible] دوست [illegible]

[illegible] — [illegible] رکھ [illegible]

[illegible] — [illegible] مصطفےٰ کا

[illegible] — [illegible] سو تو کمائی

[illegible] — [illegible]

اسے دکن میں ہے [illegible] دوست ہے — یہ نقش میں نہیں ہے بہت بڑا جمع ہے

یہ نقش میں سچ جانے [illegible] رنگ کل — یہ کل پر خدا [illegible]

یہ جٹیلو جھل ہے تن تا یب — میں سوک ہوں مزا ہے سو عجناب

من و ز نکو یہ تن کو تول — یہ من ہے صاف بلا پسولا

اس من کہ گھر کون تن ہے ولے — منصور تن کو جٹیو کہ جمالا

ہر صاف جدا ہوا یہ گھر کہ من — میری زن وہ سب ہے ایک من

من کیا تو محل ہے خوش خدا کا — من نور ہے پاک مصطفےٰ کا

جگ جا منی ایک من مدد — من عین حقیقت محمدؐ

دیں کہاں کی خوش رتن کو ہے کہال — میں جان ہنی جان آنجان

جی من پوختا ہے مزا کی ذات — جی جسل جہ ہے مزجا مرآتاب

من تن کیے ہے محکمی کو خاصی — راضی ہے کرنے کو سب جانے راضی

دانہ ہے یہ دل روح بنا — اس نقش ہکے نئی نکاح کر جنا

پانی کر [illegible] ... [illegible] — [illegible]

یہ نقش [illegible] اصل آدمی کا — [illegible] باپ ہے [illegible]

یہ روح [illegible] سب [illegible] کر جان — [illegible] کا ہے دورا ہے [illegible]

کر اس کو سو کچھ اور رکھتا ہے — تو جان سب اسے صفت ہے

یہ نقش ہے دل روح ہے تو سمجھ — [illegible] ہے سونا کہے دورا [illegible]

یہ نقش اکھنڈ نہیں جان بولتا — نہ کھوا کھو ڈر [illegible] آتا

اچھنا محل اپنی طرب میں — اور اب کی [illegible] کر تشریح [illegible]

یہ تن بھون کھانے کو ہوتا — یہ [illegible] کہیں [illegible] ہوتا

کہتے ہیں ہوا ہے جنگن ہوا — تو نفس جان کو مخمل

یہ نقش ہے کیا بفن کہو ہار — اس تن [illegible] ناچن ہار

کہتے ہیں جو ملکہ مول [illegible] — [illegible] کو جن کرنا سے چھپیا

ایک آفت ہے اور کچھ بھی نہیں ہے — ایک [illegible] ادہ ہے نہیں ہے

مائیہ بھی ہے یہ نقش ہے دیکھ — چپ جون کہ حقیقت کھنڈ ہے دیکھ

جاہل کہے یہ توڑا ہے نقش — کامل کہے جوڑنا ہے نقش

اس توڑ کو توڑ چوڑ یا کی جھوڑ — یانی تو نفش کو کھانے کا مت چھوڑ

وہ کون تو وہ ہے سو مالک ہے — اس گھر کو سلیس جا کر فرمائیے

در بیان عشق انکھ میں ہے سو بیان

ایک اند فقر راست پالی — یہ ہی نہ جائے معنی نہ معنی

دن رین سرا سون عشق کے سٹ — دل نرم پیٹ زبان زبردست

کھا حاصل ہیں مرا ہوا تھا ملک سید ٭ ھ درت یہ قلندو بھی گے گویا بندر

نا تیغ نہ تیرنے کا اسکو کچھ غم نہیں ٭ نا مرنا بھی نہیں وہ سلیس نہ بھی کچھ غم نہیں

ناحضرت عیسیٰ نا توجیئو کہ سب ملا ٭ پن بھوت داکی وہ آدمی ہے ملا

پوچھا کہ یہ نفس ہے کا بول ڈالی ٭ ہے سل یکھی میں ایک شامل

پوچھنا یہ دل لفسم دوئی کا ٭ ظلم چل جانم نہ جونے کا

یہ شرقیا ہے سچ نہیں سو سالچ ٭ نہ تیرنا ہے چپا کنا ہے سالچ نہیں

بہت تیرنا ہے اس لئے تیرا کیا برا یہ ٭ ایک سارہ ہے صدا کون سراسر

توکھو ڈبل ہے تو ادب کا ناظم ٭ اس مٹی کو کرئی نہ سنوائی

حضرت کہے تو کھا مٹھی کا شانی ٭ یہ نہ کھانا میں مرنے کا کھانی

میں کون جو اس بیان تن اون ٭ اس بھید کو کون بول کر دکھاؤ

اس قسمت میں بہت رونے والا ٭ یہ پیٹ کی فکر کرنے والا

یہ لوگ بہت چھپے ہیں ذات ٭ یہ دل کا کہنا آوازہ کم ہے ذات

یہ بھید تن میں صاف بولوں ٭ اس دیدو کو خراب بولوں

من نفس کی بات مجھے نہ پوچھو ٭ یہ نفس کا بیان مجھے نہ پوچھو

یہ بوجھنے کا ڈنگ ہے سو دنگ ٭ نک خوش ہو گیا کہاں کا کھک

بولا تو منہ عشق ہے نہ صاف کولا ٭ کیا نفس کہ صاف کرنے کو بے تکلف بولا

اس نفس کو عام و خاص جان ٭ اس دھونے کو ایک دو چھپانے

اس ایک کو کچھ نہ کہہ سکوں گا ٭ یہ دو جیئو کا ہے سو بیچے خون کا

یہ بولی پلک کر اوپر بلند پائے ٭ سیدھا اوپر ہے جس کا عدھا

یہ پھرتی ہے پنت بین ت کو بولو	یہ پایا سو یہ تہ شہ تا ہو نا
قسمت جگت کی جس کی نسبت	تنسیب سے ہے جگت کی قیمت
یہ نہیں تو ہے پار یا صدوق	ہے نقش جو جو ہے سلاسے تو رہیے
جس کو دھارت ہے اسکو سب ہے	بل بیں قدر بیں ہے سوا یک عجب ہے
جو صورت قائم ہوں ہیں سارہ	دین جگا کر رہتے ہیں تمام اندازہ
بل کر سمن س کو جانے	یہ چھوڑ سچا ئیں کا جانے
یہ اوج حواق ہے غلط	رب تیں رکھا سرف اطف
بیکار ہے روح ہیں لئے جان	تر لوگ ہے کروں جن کہ دو کان
تو بیکار ہے تو خون ہے یار	سزا دیے ہے سو روئے کا بھاکا
یہ اوج تو نیا دہیر ہو کر جا کیا	مطلق کہ روئے کا پا تماشے نور لا کیا
مطلق سے کیا روتا سب ہے بالا	یہ فخر جیا تو سے سب اجالا
انہوں کہ کیے بلا سے بیگانی عدا کے	سلطان سمند رکے بہور میں سمایا
بولے جنیاں نفس کے تیں جانا	جھیتان سر کے یا تم کیا ہے چھپایا
پس کی پچھانت ہے سو نپایا پائی	وہ ذکر میں لیس کیوں کیا جائے
یہ چھیت کی حقیقت ہے سو حق ہے	پایا نکر کو تو جگت ہے تو در ہے
بولیا کہ میری بولی ہے سو میر چڑھائے	تا حشر جو آج ہوا س بھرا ہے

در بیان الف

جو کہتے ہیں جو بے خوی بند یار	دنیا نہیں ہے در پناہ بے وا
شرلت کی ہے چھو پکے بے خوری جان	یہ جلیو آ کھنڈا آدھا ہے جھوں بھرا

چونکہ یہ اللہ ذرتے کا ہے سے
پس اس کو کیا قبول کیا من عام
بے خود کو آپس کو کیا کھوتا
آپس کو چھپائے سو چاہیے ہے جنکو
جب رکھ دہاں دیو جلوہ کرن
تب لگ لنو بے خودی کہانکی
رہنا نہیں ملا دونوں ایک جگہ
یہ بے خودی تو بار لینا
کھانے والی تو ہو تمام کرنا
کریں بھی کروں فدوی نہ جائے
کر آنکھ میں گھو سٹر یہ پاک ہے اپنی پاکی
دربان اچھو جان خودی کا ہے
کیا ہے تو خدوی تو فد بلاغ ہے
اصل یا خودی نہ آدمی کا
ستو نیاز کو آدمی ہے خاص
شامد ہے اگر دگر ہے سو ایک عالم
یہ خاک اصل کی قابل نہیں
گر گئی تو خودی وصول کریں
اس وقت بے خدوی ہے تو کیا

یہ چملیاں کی چوری رہے
کھوتا نہیں مجھے یہ سیمان
اپنی ہے سو آپس کہ ہاتھ دھونا
لیکن اپنی آنکھوں چھپانے کو
اس جلیبو جل میں مزا کریں
نہ دھرتا کی ہے نہ آسماں کی
بے خودی آئے یا خودی جائے
یہ بے خودی سر کا تاب لینا
یہ صبح اور آپ سی شام کرنا
جانا ہے خودی بے خودی آپ کی جائے
خودی بھی خجا اپنے پاس کی
یہ اپنے پاس کی فدوی ایک بھید ہے گئے
گھر گئی خودی تو آئی سو خاک ہے
اکھند خدا ہے اس خدا کا
ہوا اس میں ہے خودی ہے حوالش
اور مقبول کو اس خدا کو خادم
اگر ہو تو بھی خدا مقابل
یہ اصل ہے میلامت کریں
یہ خدو نہیں نور ہے خدا کا

[illegible] شخص کیا کر
اگر مجھ کو پوچھا ہے سو شد ہے
اس تھا حاصل خدا کا آشنا ہونی
بیچ خدا کی [illegible]
بیج کی پھول [illegible]
سو پھول کہ بیج میں [illegible]
ہوتا ہے تو تجھے یہ عادت
زیوں بھی [illegible]
اس بات کو تو جان آخر ساتھ
یہ بات بہت کٹھنی ہے لاتن
سہونا تھا میں سی ہاتھ دھونا
ہونا ایسی باجے نہ لیگو لا
ہوتا ہے جو محبت اس پر
مزا ہے من کو ہے سہد ہا
یہ من ہے سو کہا ڑمن
منصور کو ایک بھی نا جانا مغرور
میانے کہ آپنے سچ ہے رہے
کہتے ہیں جان بہار میں ہے شان
اس بھانپ بہت سدا کا ہے

یہ [illegible] ہے تجھ دی چھپا کر
تو لئے خدا کر یہ نفس ہے
نقش کے [illegible] خود ہے
آئینہ [illegible]
[illegible]
یہ رنگ [illegible]
ایسا [illegible] کر چھانت
یہ عادت میں کو اڑ ہے آئے
فائدہ کو [illegible] نسبت کے ساتھ
ہر کوئی دیکھتا اور پرتن
اس تن کو شکل صاف کر دکھونا
ہوتا اس کو شکری چھولا
منصور جو ہوئی یہ مزا پھرتے پر
جب صورت پر نور وہ سر بند
یہ موت حیات ہے ہاتھ
ہر ایک ہے آپس دکھاڑ منصو
آپس کہ بندنا ہے سو ایک پیچ ہے [illegible]
کتنے میرے پردی ہے الرحمن
پردی میں اداکیا ہوں

ایک بات کہے تو کہوں ایسا — اللہ کی بن کہے انا کہتا تھا
اس ایک اناج سے سب آتا ہے — وہ عین ہے تو سب آنا فنا ہے
اس کی ہے آنا اناج روشن — ہے ان تو جٹیو کہ عصر کن
جو اس کا آنا ہے سوطا بون کا آنا — ہر کن نہ کہے کہ آفتاب چھوپ جائے
اس حق میں موقع کی اسے نار — منصور کیا کچھ ایک اپگار
سو کیا کمال بول دینا — وحدت کو اٹھ کر کھول دینا
جب وہ بولا آنا وہ بات ساری — شرکیت کی بتہ کی داری
یہ کہنا نہیں کچھ سمجھا کر — کواڑ جمنا ہے سو رحمت ہے
جو کوئی مجھے بڑا کہتے ہیں — جب تیرنا ہے بڑا کہتے ہیں
جو کوئی بڑی کا کام کھٹ — ل کو بڑی بری سورت
یہ دھونا و دھرنہ کا عران ہے — آپ ہی ہو اس کے نہ خدنام
لیکن جسے روز صاف کر کر — دھبش کر آیا آشکار ہو کر
اناج پر آنے سے لوئی ناچار — اپکا کاج کر کر کھلانا لیا آنا
واحد کو ہے بیچ نور مطلق — مطلق دیکھا سو ہے طق
یہ سب دیکھتی ہے سمجھ ہوا ہے — ہر کام سمجھ ہوا سو سچ ہوا ہے

در بیان بھولنا جو میں

حضرت سے ملا ایک درویش — ایک بھوک سے جو نہ خوش ہوا ہے آخوش
یہ پوچھا تو کہو اگر کہا جائے — کسی جان میں مت میں رہا جائے
بولے کے یہ ہی اناج ہو رہنا — کر کل کو بنی ہبنا رہنا

اپنا جو ہے بات کر حق کا — بن کام معلوم یہ سبق کا

بن حق نہ کسی وجود ہے دسے — بن حق نہ کسی کو وجود سے رسے

پرگٹ کیتا آپ ہے وجود — نہ غیر آئے سبھ کو بود

در بیان زکات

ایک جن کو لیتے تو منی کو چھپاوے — دیکھ تو کون لئے تا اپنی کو چھپاوے

پہلا تو وہ نے پچھلے پر رکھا آنکھ — اگر ہے تجھ کچھ کمال کو چھپا کر

وہ آنکھ نیوتی سے جبا نون — یہ رنگ زرقی سے تجھ پچھانون

کہے رنگ آ کر زرد سب جاتے ہیں دل — چڑ نور وہ بہت ہے سو نور

وہاں ٹھار رہتے ہیوا ہے خاص نور ہے — دیکھو دیا سو ہرم ہے یو نہیں تے

یہ نور سب کسی جدا نہیں ہے — ناجس نا جہاز نا خدا ہے

ما تار نہ کپاس نہ نیو لا — میں نا مور ہے نہ ہون ہولا

اس پاک میں یعنی پاک پناہ ہے — نیاں بلکہ گم پناہ فنا ہے

اس غم میں خودی ہے جو باقی — ہے اس کے خودی کی اشتاقی

یہ خودی جائے جس ولیکر — تب تجھ کو چھو پی پیا پورو کر

یہ ہے سو تو ہے نہ جا پیلکند — جانا ہے خبر دکر جانا ہے فند

مشکل ہے جو یہ خودی نکلتا — پڑ آگ میں نہ خدوی کہ جلتا

کیا ہے تو خدوی کہاں ہے کہاں — یہ کہا کو خودی ہے پچھان

کیا کچھ کرو یہ خودی نہ مل سے — جب تک ہے جہاں پیگل سے

ناچار نہیں ہے فضل خدا کا — آپس کے اس ادھا آشنا کا

[illegible] کر [illegible] سبجے اکرم
[illegible] جال کو [illegible] خفی [illegible]
[illegible] کو [illegible] بیان تک [illegible]
کہتے ہیں [illegible]
[illegible] سب کو [illegible]
[illegible] عجب ہے
یہ [illegible] ہے ہر طرف مقبولا
[illegible] کہ [illegible] خلاصہ
یہ دل کو ہے اوج [illegible] کی نور
یہ نور کو [illegible] گلے کا ہار
[illegible] رہے
ہے نور [illegible] لیکن
[illegible] سے کچھ لے لیا
جو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible] آپ تھا
یہ [illegible] سدا ہے جانتا وہ

آپس میں کھینچ ہے کر بن جسم
شرکت کو خفی ہے مستثنیٰ ہے
ایک نہیں ہے یہاں تلک سالک جان
دیکھتی سو جگت ہزارن
یہ سب بیچ آنکھی میں ممکن
یہ سب سنے سب جانے ہے
یہ سو کر ہے سب منی کو شولا
نہ اب اسے مگر ہے خلاصہ
یہ سکو ہے سالکون کو منظور
جٹیو جرت رہے سو گھر کو ہار
یہ دھن سے پایا ہوں یہ میرا رے
یہ روپ ہمن نے کا ہے یہ روح دھن
پن تھل روز جاگ نے کا لینا
یہ نور ہے سو کھڑے فرے کا ہے
و چند ہے نور وجابی نور ہے
جا و یکھے اُجالی کہ آنکھی میں
یہ اندر اپنے تباپے کو لئے آپ
معلوم یہ فند ہے آپے پار تھا
یہ آپ یہ پار بیچھتا وہ

یہ بولا یہ چھل یہ بازی
کرنگا وہ جو بھاگ کر آئے
جہان بے قطرہ تھا میں جنگ کر پکڑ ہوں
میں پاک ہوں اور سب کا کھد ہوں
کوئی کہے یہ اخیر ہے
یہ کیا کھیلنا کہاں کا
اسے یاد یہ آنکھی دین فراق
جان تو وہ نہیں جانگی سچ ہے
جو جو یہ جوت آنکھی کے بیچ میں کریں
کیوں کیوں دیکھے کم ہوئے
یہ عمر میں جو جوانی ہوگی
ہے چپ جمال باہر آوئے
ہوا تو بڈھا پھر وہی حال
یہ جوت میں جوان بن جب آوے
جان گھٹے میں بن اٹھا جائے
یہ جوت میں نہ جان ہے انجان
ہر جیٹو میں جان نور اس کا
کوئی من میں دیکھ بن کر یاسکے
کہا گھبٹ ہوئی وہاں جوت جائے

[illegible]
جا [illegible]
[illegible]
یہ کہتے ہیں جوت جیا [illegible]
یہ دور سے دیکھت [illegible]
بن کیا میں پناہ کہا [illegible]
اس جوت کو یہ میں کی صفات
آکر مچھون یہ میرا انکھ [illegible]
یہ دو آنکھیاں کے بیچ میں بنائے
یہ دھوئے سوسن کے سنگ ہوئے
یہ کیا ہے نوجوان کی طاقت ہوئی
آپے کمال کر دکھاوے
جھل جائے جانے سو جنجل
جمع جوت کر کھلاوے
تب آپس کو جھیل کر ور کو رہائے
اپنے وہ سب اس کے ساتھ بنایا جان
ہر جسم جھلک ہے پور اس کا
کوئی گیان میں جیٹو نام کر سو کہے
آپس کے پچھا کر پچھے

[illegible]

[illegible]

[illegible] دیچ تھا [illegible]

[illegible] تب کیے جائے

[illegible] لگا ہے یہ جان تڑپتا ہے

کھیل میں اس کو نت کھیلتا موجود

اس حوت سے جن ہوا ہے جوتی

یہ عین ہے نہ شکر نہ شاکرد

جی دھیان تھا سو چور دھیان

وہ ذکر ہے و فکر ڈوب

یہ ٹھار یا فاتی ہے جو ست

اے یار تو یار کو مت کر یاد

یہ یار ہے جیسو ہو دلبر حوت

یہ یاد ہوا جو سے پیدا

آتا ہے پیشر میں یاد بیچ میں

جوتا ہے بسر نکل ہے یاد

[illegible] ہے آواز

آتا ہے [illegible] جیسر کا

پھر [illegible] ادپر [illegible] لایا ہے

ہوتا ہے [illegible] کہتے کرتے

[illegible] ہے

[illegible] سوکھی [illegible] بسر

بہتر ہے تجھی جو چپ رہ جائے

کھانے پینے سنی چھوٹی ہے

ستی ہور سے تھا [illegible] وہ پوت

رکھا اُسے لعل ہے یہ موتی

اس کھان نہ ذکر ہے ذاکر

ہور کہا یہ جنگل جنگل ہے بسایا

لانت لبسر پک میں چوب

لبسر کٹ ہے اس محبت [illegible] محبوب

وہ یار ہے جنیں کو نہ یاد

تو جان ہے صبر کو سر بسر کو حوت

نہ استی لبشر ہوا ہے بدار

دل یار سے بشر ہوئی شانک بیچ میں

ویوں تسم یاد بسر یاد

یہ کان سے من کریں کہا سا

لیکر تو دیکھے لکھن اس بر کا

[illegible] نا کی فکر وہ لغی ہے

کرنے ہیں مادتی مالک کا
کیونکر یہ کہنے سے ستا ہوئے
ہے شکل اوپر وہ ہے شاہ ہے
ہے ہر وقت پر ہاتھ اچھے رنگ
نہ علم دھن ہے نہ آیان ہے
نہ سوک نہ دکھ نہ وکر نہ امید
وہ وقیت میں نان میں ہے
اس میں ایک ایک اٹھانا کہا
ہول اس میں ہوئی کر آچار
اس بھانت سے پاتہ باہر آوئے
یہ باہشہ ہے بہاہر آنے کی
اس پر تو پچھان کرنے کو سمجھے
وہ کرنا ہے کافی جو ہے تر وہ
جان نیٹ نہ ہٹ نہ تو ہے
یاروں کا لک ہے وہاں کہ اس اد
کہا کچھ اس میں دیکھ لئے ہے
نتو بن میں سچ جھوٹ جھوٹ نہیں
دیکھے ہیں چمن کو دل ہور آیا
وحدہ کہ ہے یہ بہت حاصل

بل تمام تن ہونے کا
جب کوئی بردگ نہ بتاؤ
دسے وئے اس جستجو ہے وہ نقد
یہ روپے نارد کب بل کا رنگ
نہ دور کتنے دھن اور بیان ہے
نہ رات وہ دین نہ سچ خورشید
کیا اچھے وہ وقت ہے کبھی
ہوتا ہے میں پن معمان کیا
ترتیب ہوا اس بعد از یاد
غور پکڑ کر بچنو دئے
یہ بات ہے نصب کی
پڑھم میں کچھتا ہے رنگ
کہنے سے خیال بل کے بالا
نہ جیٹھ نہ جان پن جستجو ہے
جان میں وہاں لباس ہے نہ تکرار
نہ بل کے اوپر دیکھ لئے ہے
اپنے میانہ کسی موقت میں ہے توٹ
آکر کی اپنے خنگ کہا ر آیا
دیوئے جو دھنی بھی حاصل

یہ نہیں کہا یہ کم خوراکی
یہ آن کہ گلے پڑی وہ ہاوان کی

دربیان مضحکات کا بیان

[illegible] ٹکے ست آدھی مورت
وہ صاف کو پہ نک کہہ دات

[illegible] کرنے کا بہانے
کفیہ کہ کسان کی نشانی

[illegible] میں آپ کہ چھوپے
نہ اور کہ وقن خوشبو لے

[illegible] ہے سو دھن
یہ نوکات ہیں اس قطع ہر رو انجمن

[illegible] یہ بھاگت ساتھ
یہ شوق کا گھر لیا ملاقات

[illegible] یہ وو سر جیار
جو اہے یہ مفسد مان مقصد

[illegible] بات ہے نوکات
ہے حیب کچھ لئے اپنے ساتھ

برے نہیں دیکھے اواب کو
یہ بات اتنا سب کی بیچ میں دیکھکر

[illegible] ل تی کہ
آج بھر گیا ہے شیر کہ سبق

ایک [illegible] بیق ہے ساری
محتاج ہے سلک کہ تمارے

فریاد کا یہ رمز یا واز
جو ہوئی کہستی صرفش

اس چھٹیو کہ ہمزہ سے چلے کہ پائے
محبوب بڑا صاحب وہ سکر آئے

بولے حیلوں سبب ہے مضنا
بولوں جو ہے نک نوکاتاں

دیکھا جو رکھا ہوں جوش شنا کو
پھول میں ہے کتنے انک سخن نیاں ہو

گر بچھو کوئیں وہ پڑ پڑوں گا
پھول کہیت ہے پڑونگا

لیکن چھوٹے مجھے کام آتا ہے
ہاتھ کہ پاؤں نوکاتا آتا ہے

وحدت کی درواز باب دیتی
کاٹتی ہے کالی کالی قسمتی

دیکھوں تو میں مجھے کہا ہوں کہ | پہلا شہدم میں [illegible]

بہتر جو نک آپس کہ خاموش | یہ بات [illegible]

حضرت کہے ھسم تو چپ رہنا | بلا وہ قدم [illegible]

بولا یہ برا ہے کیا بھلا ہے | اور نرونر پچ ہوا [illegible]

یہ دین کہ درست آئے میں دشمن | یہ نک ہے یہ بول ہے [illegible]

یہ شیخ ہے وہ شریف ہے سید | یہ چھوٹا ہے ہوا وہ مقصد

[illegible] میں پورا پھیٹ کرنک | [illegible] سب میں [illegible]

دیکھو یہ اگھنڈ ہے دھرے | یہ [illegible] اس میں تمام [illegible]

یہ روپ وہ روپ آپس میں ہو | یہ اس [illegible] بخش [illegible]

لیوں سب آپس میں تو جموں ڈھونڈ | میں آپ [illegible] سب میں [illegible]

در بیان رگ کا

جو ہے رگ ہوا وہ راج اسکا | شکر [illegible] کا

سنے اُن کہ علامت ان ہے ہماری | اس [illegible] سے بسم ہے کہار

تو کہا [illegible] وہ آنکھیں [illegible] ہے | اس [illegible] کہ [illegible] ایک بات آپ آئے

یہ کہا مقدم میں ھلیا ہے | مطلق سے آنکھ [illegible] ہلایا ہے

ساند پڑی [illegible] میں [illegible] | ہوا دو رجا [illegible] ازل کے تو ہے

آکاس وہ دھرت یک اپنے [illegible] | ہوا وہ دھرت کا سچی [illegible] پر آئے

سب میں ہے وہ کرنا ہے [illegible] | ہور دو رجا جان کہ چھپن میں

کرنا ہے سو سو شیخ آکر چھل | یہ جیشیو کبر مو

بھلا انصاف ... کیں راج | یہ دن نہیں ہے نارفوں کو باج

یہ بادشاہ بڑا اچھا ہے مزاجی | کرتے ہیں جہاں کے کارسازی

... رہتے ہیں | ایک ... کے تن تیں

... تب جانے | غالب ... کر چھانے

... حساب تو | جاتے ہیں ...

... کہوں گا | ... تو چپ رہوں گا

... | پورے ہوے ہیں یہ سماں

... جانے کی بو | یہ ہتی کہ نہیں بجھے کی بو

... ہیں | کچھ ... احمق ہتا ہیں

... کی کم | یہ آگ ہے بجھانے کی کم

... والی تو | یہ لوگ ... ہیں کن سکن تو

اللہ کی محبت نبی کی پیاری | یہ دو کہ سخن سب کی پیاری

کھاتن ہے اُن کی لعل کی کھن | کیا ہے لعل کی نشمن

یہ اُن کا لہجن لعل کا ہے | نہ لعل نہ کس کلال کا ہے

لاکی قند ہے بھوکا بھوت ہوں | کھانے کو گولی بچتا ہوں

نہ آن منی کند دھے منتارہ | ایک جانتی ہوں ایک نم کرارہ

ست توڑ سورج کو ہور کنول کو | ایک مول سے منی کو لبل کو

کسی پاس نادانوں کی ہیں | مالنوں کان کی ہیں

یہ قند سے ست کو جانا | ان اپنے تین آپ بچنانا

یہ سب میں سے دم دم مدد ایک پایا
اس من کو رکھا ہے من کو پاکھی
اب کچھ بھی ہتا ہے سیاس
اس تن پر بستی ہے آئین
یہ بادونا بہت بڑا اُس کو وہ
یہ ہاتھ ہے کھوٹا شمشیر
ہے صرف کے تین دو رہے مددگار
ایک وقت زیر سلیس ہوئی
اس زیر کے ہوں وہ زیر کی صورت
بل زیر وہ دم ہوتی ہے محکم
یہ دھونا ہے سو خاتم النبی کہ
جس کو جو نبی کہے ہیں اُس کو
نامی کہ بعد جانا نبوت
تب خلق کی ذات اُوپر آیا
کو فار آپس کے کفار کو کاٹ
ہمیا کنشر ولایتی ہے
لازم ہے اگھن کو اے پیار
اس روز میں بچھی ہے کون
یہ شبش سدا نمن تاج

ایک بار سب ہو [illegible]
آ رہتی تو تن سے خنج کرتی
کھر آند ولایتی ہے آوس
عرفان ہے اس میں ولایت
کسر ہے پران گیان اس کی تن
پکڑن لو ہے زیر نو جیون زیر
یہ کری وہ زبر ہے اپنی تھار
کر ثابت ہے بات سے ہوئی
ایک بھانت بلا ضرورت
کیونکر زیر لفظ کم
ایک بھانت سے آ بیان بی کہ
اول وی ولایت کا اس سکون
اس [illegible] کہ بھی جب اُس کو فوت
السدم کو زخمیں ہٹے جالایا
دل دین سے پکڑ آپ تا گاٹ
یہ معبو کے اگھن دن وحی طلبی ہے
لیکن ہے اگھن کون خوب چھلکار
نہ اس لئے جوت نا مجھ کون لیے تور دز
ایک اُنچ نکس کے ایک ہے محتاج

[illegible] [illegible]

در بیان [illegible]

کریہ جو کیا تو جگ میں جائے — [illegible]
ایک بار میں جگت گٹ — یہ جیستم جو ہونے کا دانا [illegible]
اس جیستم کی دن آئی بیت — جتنا جو فال ہے [illegible]
ایک بار پری تمام آئے بیائی — جون بیٹے سے مان بچے باہر
اس جگت میں دیا کنگال — کنگال کے گھر میں ہوئی کنگال
کنگال میں جیسا پڑا اکٹ گت — کنگال جو پڑا ہے پریشان بہت بس
ہرایک آپ ہیں صاحب معارف — آپس کی کمالت سے واقف
یہ کیا سی گھر رہے جب تک — دنیا نہیں معارفت کی محبت
یہ جان چاہ ہوا جو چار جاہ — وہاں تیسر ہے تاتیل ہے ناسیر جاو
ہر سنسر میں ہوئے شہنشاہ — اس راہ میں وہ راہ کو کوبتال
ہر چیز پر کمال ہو گیا — نقصان تو نار مار ہو گیا
سرنا لیس ہے سچ آولیان کو — لکھا نہیں یاد اس دی کو
جس پر جو نظران کے — وہ نا ان روال نائن کے
ایک جٹیو ایک نظر تھی ہے نور — صاف نظران کے ہے بلا دور
آدھا ایک ہے اس کو ادھانہ خانون — اس ایک میں تک جلکت پچھانون
کاڑ پیاڑ کو پل میں — رکھے اگن کو پل میں
کاٹل ہوئی جن کو کل کلی میں — نہ جائے تیرا جنم تاپ پلی میں

ایک عمر کو ایک نظر ہے کافی
تن من کی تیر پرتی پڑتی تھی

تھی جو کہے سو من ہستی
طلب کو خود ہستی

تن جیستی نام بٹھیو ہو کر
کر پیو کہ پیار سیو کے بیچ کو

یہ پیشو کو کلا دونا ن سے وحدت
یہ پیچ سے نہیں نشتر تک سے ترکت

ایک بٹھیو دو جان کو نکالنے والا
تیرا جو ہے سب سے نکنا نئے الا

تو سول ہے تو نہیں ہے من میں
پن دوسری کیو ں کلا دو نہا میں

اس بیچ تو چال و نک ہے
اس دو سے آپس کو کاڑ رہے

اس دو کو آپس کے دل ستی کاڑ
دو کی راج سپر آپس کے پہاڑ

کر آپس کی ذات میں مجھے
منہ بول منہ بچار بات میں مجھے

وہ شہر جو رنسما ہے جہان کا
پایا ہے جگت کہ استقاق کا

وہ شہر کو راج ہے مہاراج
راجا کو جگت کے دو رست سا پیچ

تھے گنج میں ایک آپس چھپا کر
کل دمت کہ ومیل سے کھپا کر

بیدار آپس کے بھند پر جسم
جان ڈرتے سو ننگ کرے ہے

ایسے میں ایک من کا دوست آیا
جو گل سر کے پاکس پوچھتا آیا

پوچھیا ادب سے ایک شاہ
اسرار بہت خوشی سے آیا

تن ہاتھ نو کات رہے کب تک
بولے تمہی جب تک رہے تب تک

حکایت دو کی رگ کی ہے

جس منگر میں مٹھالے کی پو رشید
یہ منہر نہیں یہ جنبا ہے خورشید

یہ مسیر نا نہیں کریم ہے خدا کا
یہ لک ہے خاص مصطفےٰ کا

یہ مسرگ ہے سو پہک ہے پیا کو — ایک رنگ ہے رتیق ہے چپا کو
کوئی منہ کہتے تو تجھے بہسائے جا — محسوب ہے کرا محسرا یا
کیوں دوست گیٹ اپنا — کیوں ایک کو ایک سمیٹ لیتا
یہ پیچ ہے میں نا لے نہ کوڑی — نہ ماون نہ نوکر اند ہوڑی
اچھتا نا مرگ بیچ فسٹرا — دھبا یہ تمام کام کھسروا
کوئی بھیسد نہ پائی نہیو سکے — کیسر نہ یہ لوگ جوک جھوکے
جس تاس بسند ہوتی یہ منا زفا — توحید کو آئیگا با صفا
بن مرگ اضا زفا آتی — بن مرگ کیے کر زگ کو کاٹی
ہے وصل کو نکلنا اضا رفات — ہوتا یہ ہی اضا رفات آقیت
جان جو ہے جگ تینے کسر پچ — اسی درج کہ بیچ بات سب سچ
بہت بیچ کو کھولتا ہے یہ دل — یہ مرگ مسئلہ بیچ مشکل
دل بانکی گاہٹ ہے تو کھولی — اس کو گانٹ تو دیکھ کر لوپی
تب مترگ کے گانٹ کھول جاتے ہیں — جس وقت کریں تو کھول جائے
پکٹرب اپنے دل سے یہ بات — پوچھا تو دیا جواب یہ دھرت
آپس سے تو سچ کچھ رہے لیعل — پس مرگ رہے بھانت اور لیعل
اول تو ہے جو بیدار — ہوتا ہے خاص کا کا خریدار
دوسرا جو نیا ہے ناک موٹھیا — سب میں کو جتیو کہ جاگ موٹھیا
نیر نا کر سیدھا اٹھایا جاگ — بیدار کیا خاص کا ماگ
جی حال جو حال ہے یہ ہی حال — ربت ہے آپس کو بے سد کمال

کچھ ہوئی تو تسبیو ہے وہ لوں [illegible] — اس زنگ کے یار کو تو یوں ہے

یہ صاف ہے گھسر اس کے — دل سنبھالیاں سرابسراں کے

پہنے تو عالم [illegible] ہیں — دو جی کو خاص [illegible] ہیں

یہ مرگ ہے تیسرا حضور کے — محبوب ہے مشتری حضور کے

یہ مرگ کہا یہ مرنے والا کہیا — جس دیکھ [illegible] ہیاں

جن جنگ کے مرگ کو کریں پسند — ہوا عمر میں جب اچھا ہے [illegible]

اس کا کو بھی حال رہے یار — پلک کویں سا بال کسر ہے یار

یہ مرنا کا کٹھن ہے مرگ کو — یہ درد کہاں ہے وہ پلک کو

ہر مرگ اس پر افسر ہے — ہر مرگ اس پر مرگ ہے در

در بیان شیخی کی بندا کرنے والا

کون مردا ہوا ہے وہ پیر ہے — جن نام دکن میں ہے وہ پیر ہے

عرفان میں جس کو جوڑا نہیں — وہ دلیر کے اوپر کوئی اڑنے والا نہیں

تا کہ تھا میں کتیک دن — منہ کو رتھا معارفت تھا بن

وہ سمیٹ لیا ہوں خاص غواص — یہ راج پایا ہوں خوش خلق خاص

پوچھے مجھے کہتاں تک ہیں کامل — بازو اپنے دوست کا خاص دل

ابلیس کے مرنے والے کو جانتے ہیں — کر باقی دین کو پہچانتے ہیں

کچھ تم کہو کتنے ہیں دیس — تبدل ہو جائے انصری بھیس

میں تھا مگر جواب کا جوک — یہ جدی جدی ہیں جگناجگ

ہیں وہ جو کھڑے تھے عین رکھ — ہور خرچ کے اوپر چڑیا جگھ

بو لیا کہے میں تمام کو سب رشن — ہر تن کے جو کچھ طلب روشن
مجھے کتنے نوکات ہیں پوچھنو — مرتا بو اُسے یہ بات پوچھو

در بیان راگ

جن راگ کو دوست کرلیا ہو — تو بوجھ اور بے شک لیان ہو
یہ راگ نہ آگ جلانی — یہ راگ باغ نہ پہاڑ کہانی
اس راگ سے تن روگ سب بھاگے — اس راگ سے بھوک من جاگے
ہر تن کو لگے یہ راگ علا — پن جٹیو جلیان کردن و بالا
شکر لگے ہر ایک کو میٹھی — ہر کسی اور ہر کسی کو میٹھی
لگن لگے جٹیو کے دردمندان — آفتی کو ہزار چندان
پہلے لیا ہے یہ راگ وہ پیراگ — اس راگ کو مول لیا پیراگ
یہ راگ تھر کے تئیں کرکے — کالک بھری کو لسے کو انگا ہے
یہ راگ خوراک جٹیو کا ہے — یہ جٹیو خوراک پیو کا ہے
یہ جٹیو پڑھا ہے عشق کے بس ہیں — دکھ سے سوتی سلوتی ہے بس ہیں
اس راگ سے جٹیو کا قہر بار — اس آگ میں جیو تو جلے بار
اس کو لکھ سری یہ راگ سُنتا — ہے وہ آگ وہ جل ہوا سو سنتا
یہ کرم یہ اگن سخت یار ہے — وہ کردو بنے کا ڈولا را ہے
اس راگ سے رنگ ہے جہان کو — اس راگ سے سنگ ہے شمع کو
اس راگ کو روشن روز کو ہے — یہ راگ سب کو دنے کو ہے
جس جٹیو کے تیں یہ اگ لاگے — نہیں جٹیو بھلا آگ لاگے

ا... ... تھے وہ	فولاد پتھر پہ مارتے وہ
... سے جو سختی ... کرتے	صورہ ... چاہ کر ... ڈالا خوش ہے

در حکایت کالی آنکھ

سن ... جھید کہ ...	کیا ... سر کی پک ... درد
دیکھا اس کوے کا کرنا رم کاقی	میرے سوا گر ... نہیں سکتا قی
کیا آلایا آگ کو لا کو جلاتی	تلوار سے تیز کر رکھنا ترانی
آگ نہ بجھتی ہے راتے کو رنگ میں آ	قمر رنگ آنگار جدا ... میں آ
آنکھ میں تیرا سو یا کھ لکتا	یہ جیٹیو سکے جانور کو نسا ہرنا
آگ میں تیر کے رہے	آگ میں بدن قرار رہے
یہ سنی سنبل جا کر چھپٹی	یہ صورتی کی منی اس پر شکل تاری
یہ صورت چھوڑ لیا چونچ تٹ نکون	جٹیو نیسے کرنے سے کون لقمہ کر جا سکو
ایک پا کیا بلند جھپٹتی	گل جائے پلک کے فن میں رہتی
چونچ لگتے آس چھلک میں سنگ ہوتے	مرک گری کر گے کمی ڈنگ ہو کے
بولے کے شوق ہے سب کا	السجدہ جو رکھے ہیں ادب کا
وہ جٹیو جلیا در اصل تھا رگ کا	طوبیکر کے سویا رات کا
یہ آگ بھرپور ہے اس کو نکلنا	بلا آہ کی راہ کو بہار ڈالنا
جو اس کی خیبت تھی جانکی	جل جانے کا ہے سو عین اسکی
مجھے شوق تھا صرف اس من جوڑ	ٹھار مارنے کی گوو ڑی اوڑ
واہ واہ تو دیا سو پیٹ بھرایا	آنکھ تھے کالے کنگال ڈھولیا

یہ آنکھ آپس میں کھا گتے کہ بھاگون — ڈر جٹیو کون اُس جلی کے رو گالون
جہاں اس کی پستی جاتی ہے اتر کر — کالی آنکھ کو جلا کر بھسم کر
ڈرتا ڈرتا عزیز نیکلنا — گھور جگت میں بہت نیکلنا
آدھکلے جگت کو بھی تو ممکن ہے — یہ لگی تا باکے تین تھر تھر آتی ہے
چکند ہے جو اس لیئے جانے — یہ جھل جھل ہے یہ جانے کو چلانا
عاشق جو ساتھ ہے گھٹس کے تان ہے — اتنا جو دیکھنا سو وہ انسان ہے
دیکھا ہوں ڈلا دور رکے راس ہے — تو آنکھ کی ڈھیر ہے وہ منا ہے
بحری کی عین رکھ حاص خطاب پر — یہ رب آگو ان سے عطا کر
یہ پاکسر کرتی ہے اگھڑی — جب سیدھا جانے وہ سٹر ابھاری
یہ جان ہے تک آگے سے پار آج — دین کی نین کو چلانا وہ جٹیو عین آج
لک لگیا جھل جھیلے کے میانے — یہ نین کے پھول کے میانے

در بیان عشق جھاکنے کا

ائے عشق شروع میں پچے ہو — پادن میں پرست کی پچے ہو
یہ عشق قدیم سب سے اول ہے — یہ حرف سے سب کو عشق ہے
عرفان کے تیں یہ عشق اُستاد کو — یو بھی جو لوہے کی پار ہونے کو
یہ فن میں کے درد کا زیبا — عزیز کے اوپر ہے وہی زیبا
بولے کے عشق سب کو بنیاد ہے — عرفان کے نرکو ہے یہ رات ہے
وہ بیچ وہ جھاڑ کر دیکھایا — اُس کا وہی پیچ پیچ ہو کر بہار آیا
شاید جو تیرا آشکار ہونا — تو فارس سون پرت کے جانا

[illegible] انند
بچہ کے پیا ہیں پرت کے مانند

[illegible] تج
کہوں وہ میں کلٹا پایا پرت کا راج

[illegible] کو پرت کے پکڑیا
پیدا ہوا پرت کے آفرین کے پایا

[illegible] جو عشق مجازی
سہو کرنا سچ ہے اُسے بازی

[illegible] میں [illegible] جانے کا
ایک منی دور جا از جازت کا

[illegible] اگر یہ سچ باتھا
چلن ہے اس کا لانے کو لاگو ٹھا

[illegible] عشق [illegible] بھیت کا ریے
پیٹ میں سے یہ تو نکل جاوے

[illegible] ہوتے سے اس گودی میں تھا
عشق کے تاب میں تڑپڑی تھا

[illegible] ڈال کا لایا رب
یہ دھرتی نہیں کیا نور رب

[illegible] ہوں میں سر سے نیکال آیا
میں رکھا ہوں سب پکا کر پایا

اس عشق کو خوب جانتا ہوں
تو سامنے ہے تجھے دیکھتا ہوں

تے کہیا سیرا میری عیاں ہے
نہ اور کے بول ہیں میری زبان ہے

در بیان ارشاد

حضرت نے مجھ کو ایک شب ارشاد
وہ شب نہ تھے سرپک تک لب شاد

[illegible] ایک [illegible] کا کھتا بولیان
میں آدھی ہوں پوتی میری کھولیان

[illegible] بھید تھا امانت
تسلی دی مجھے کچھ چھاتپ

ایک جوت دیکھا شکل بڑ منڈ
ایک نور دیکھا تمام نو گھنڈ

یہ بات کر تو دھی سے ہنستی
امتحان کروں کے بول کتنی

یہ پیا تو کرم ہے عنایت
ایک شغل کرو مجھے عنایت

جو شغل میں ہوئی سمند جوش
اُٹھ جائے میری من کو ہو مست

فرمان کے مجھ کو دیکھ دن رات
تو رکھ اپس کے تن میں مجھ کو

جٹھو بنیا کہیلایا میرا لعل
یہ میرا بنیا ہے وہ چاند وہ نور ہے

اس شغل کو بولتے ہیں روز
کوئی جنیا جو حال آیا لطافت

ہے شغل حرامی پھر ایک عقل
وہ میرے آنکھوں میں بھریا سرکا

نہ سو کو کھڑیے رہا یہ رنگ
چندر وہ نور کا ہے بندہ

وہ چاندنی میرے نس کے پاس
اس نس منے منگیا چھوڑ سب کام

اس من کے مہن کو برلانا ہے
اس تن میں بھر سب من میں

ایک نار تھی سرتی تلک یک نور
اسکا منہ دیکھنے کے ساتھ وہ

جس مکھ ان کے منہ نیچے سیدھے کا

چک جائے مجھے ہو مست مدہوش
ہٹ جائے کلام ہوا کتابت

کہ سہل ہے وہ کھٹن رات
تنہا ہوں میں تن میں مجھ کو

پیار میں جٹھو دھرت میں لال
یہاں سو آتا ہے سو کشم ہے

اس کا سب سنبھال صبح تا روز
یہ بات ہے ہماری بن آفیت

رخصت لے آپس کے گھر دیا چل
یہ دن کو بے جٹھیو قلام گھر کا

لیکن لے یہ سیدھے کو اپنے تنگ
پور نور کیا جگت کا ایک بندہ

اس چور کے باوجود جٹھیو راس
اس شغل کی کچھ کروں سرانجام

دلدار کو دستگیر سے لانا ہے
اور من میں جو روشنی انکھیں

جس نور جو سویا پن دور
آیا سیدھا آیا چند ہوا دہ

یہ صاف منے میرئیے آسرے کا

کرجائے کچھ اک صفت بیاں توق
دیکھ اس کے بھاون میں ہے توری

یہ دو ہے سو پیچ ہے تہی ہے
کیا نکال سکے یہ غلام کی کیل

کسراس برابری کی بو ہے
نہیں میں جس کی لاج ہے سول

جشن پر کیتی جو ہے اب پاک
جس کے دینے کو دل میں اگر ہے

لعب کے پھری حوال کے طور
یہ دسیا ہے کالی میں دیکھ کالی

یہ چھل ہے وہ نیٹ ہے جم جم ہے
اس پیچ کو مارا تو کج کج ہے

جس میں جھل ہوا وہ نیرگ
کوناکوں جس کے کرتار ہے

یہ سید ہے تار کو جو کوئی جانا
جان بھر وہ سید ہے وہ وسیلہ

فند تھا سو نیکیاں تھے
لے پاون کا نوک سے ناک تالو

نکلی نہ تھی کوٹھری کہ باھر

جنت پچے جم جسد گے سا ذوق
عاشق ہے ہلال کے جو منظوری

یہ دونوں یہ ہلال رو برو ہے
کیا ہال کہ جس کو سب بسیل

تو جان وہ سمید ری ہے
ہو دو کلپہ لاج کا ہال

میں ناک سے زنک ہے غم ناک
یاد آیا کھنڈ کے دیکھ مسرجائے

یہ سفید ہو جائے جون کے بلور
تادان بھی انار کے دانے سے

بل سیب سفید پا ہے لو معاف ہے
یہ پیچ ہے سو میری منی کا ہے

جا آرسے من کسد جا رنگ
زیب دیا جون کہ بیستار ہے

جیسے تار کو ریشم کسر بیچنا
یہ فندک تھی سب حق حلالہ

جیٹو جھیاڑ یا مکھنگ تہی تھے
لب دو ہنر تھے رکھنے میں جیٹو جانو

دہانے کو یہ اچھا بجو انار

سارا تھا یں آدھا پکڑ یا — یہ چھوڑ [illegible]
چودا سر میں اس میں بھری — وہ جو دو دن [illegible]
تیں میں بھری جو تن من میں ہے — یہ نکو [illegible]
وہ پاٹ تجے وہ پاٹ میں پور — جو ن [illegible]
سیدن چھید کے چنے بدن من کے — جو ن [illegible]
تن عشق کے دو زخم لا یا — تن نیقا کے [illegible]
یہ عشق کا رو اب کون ہے — یہ بیٹھ لیے یہ [illegible]
بھلا مجھے جو کس کو جانے — ہلیا کی [illegible]
دم [illegible] ہے تک منی بھری ہوا — کالے جٹیو کہ [illegible]
کیا دھر من [illegible] کو جانے — آگ جھل [illegible]
یہ آ گئے کیا بیان کروں میں — کیا اس کو [illegible]
چھاتی میں لنگا ایک وہاں لگئے — دونوں [illegible]
کوتے میں بھری سو دھات کا — کھایا نہیں کو آ گھر بھری یا کھادا
کلسر بارو ن کرو ن کو آگ پھوپھ جائے — اج ان کا دیکھ بل بل جائے
ہر وضو اُس پر سدا وار — یہ بل یہ لک بے قرار
قیس کے سر کے بل ہے میاں — نانت کہ بدن اُس پر ہے ٹیاں
نادان ہوئے ہیں نہ طاقت — دل صبر کیا پوڑا وقت
پن بار نا ہے کوئی ہے بار — پن دوست نہ دوسرا ہے غم خوار
جب دیا تمام دھر کے دھڑ جائے — تب دل اُس پر تمام گنہ دیا جائے

[illegible] حق [illegible]
[illegible]

[illegible] دوستی
[illegible] دوستی

[illegible]
[illegible] محبت [illegible]

[illegible] کہتا [illegible]
[illegible] ہونا [illegible]

[illegible] کر کے پاس
[illegible]

اس کو پاک [illegible] میں جانے
اس [illegible] چاہتے

[illegible] ہونے کو
اسٹروپ [illegible] کا

بھو کیا [illegible] سے نکلیا
[illegible]

[illegible] نفس کو
اور پاک سے صرف کیا کہ جس کو

[illegible] کو جدا کریں سو دانے
ہونا کالینا نہیں ہے کتنی ہانے

ارجیو جو اولیا کالی کو کوئی
جو اس کو جدا کریں سب دھوئی

مارنے لی آگ سے پانی
کیوں اس کو جدا کریں سو گیانی

یہ ناہو قصد وہ دل سٹ عین ہے
یہ دل میں اتنا ہے سو عین ہے

یہ سامنے کنا سیر کھٹ پٹ
یہ جہل یہ جنگ تھا چھٹ پٹ

اس میں ساجن نکل کر آیا
زوج راحت پر چل آیا

لی آگ اس کے ساتھ لوگ
کوئی بھاگ چکوٹ کے تا نون بھوگ

اب تھے دیکھ بھاگ گیا ل
گنیج کو ہے دوز کئے بلی

کالی کا راب ہو تو من سکھا
سرات فیض یہ سکھے سو سیدھا

سیر جھاڑو اس پر سے لا لانا
ہر ڈال کے منہ جھڑ جھڑ آنا

[illegible] | ہر پارشیں تن کی چپکی ہے

[illegible] تھا کہ [illegible] | مخمل [illegible] کی خوش بو بسی

کیوں [illegible] | میرے [illegible]

تا دل میں [illegible] | کیوں مجھ کو [illegible] ایسی ہے

[illegible] | اس [illegible] میں دو ہاتھ جینا

کیا [illegible] کے [illegible] تمام کر جاؤں | کیا اس کو [illegible] سو میکدو کھلاؤں

[illegible] کے پسند | یہ ہے سو تو کیوں ہوں رضامند

[illegible] میں تو میرا [illegible] کام | یہ خوبیوں نے خیال سرانجام

یہ میری چاہ نہیں کیا کر یہ گھور | جانب منے سیدھا دھرت پر دھر

نزدیک ہوا اس میں کے احوال | اپس کے طول منے احوال

اسے یاد کروں کر آدھی صورت | تھا دل میں جو لینا ضرورت

وہ پیچ منی یہ ادھا آنا چنچل کا | بیٹھا ہے جو دل تمام بل کا

[illegible] بیان [illegible] | فرمانے کی اپنی میاں کیسر

[illegible] شاد | نی چٹیول یہی کہے فریاد

یہ [illegible] ہے | [illegible] کے جھل جھنے کون حقدار ہے

[illegible] ہے | یہ شوق مجھے بڑا [illegible] ہے

[illegible] | [illegible] کی چاہ اپنے کا جسم

ہاری [illegible] وہ یاری [illegible] | یار یہ [illegible] جھل جھلاؤ

یہ لگیا [illegible] تو [illegible] | یہ شوق لگیا اودھر کا جک

یہ عمر میں تو لود برت ہے — یہ شوقی [illegible]

ہیں کچا ہ میں بوڑھا پن نوجوانی ہے — تو آوا [illegible]

تیری شکل بکنے والی تکی سو کیا سکھی — مجھ [illegible] بات

بس عشق کو کون پچھانتا ہے — معشوق ہے [illegible] ہے

معلوم ہوا کہ دیو تیسرا — گر [illegible]

معلوم ہوا کہ تپو تیسری — آہنگ لگنے [illegible] سوا لکھیا

ایک نیف جو ہے آمیل تیرا — تیرے کپک میں [illegible]

جی دیکھ تو ہے آپسی کیا بھول — اچہ آپ اُسے تجھ سوں متقال

اب اُسکوں اول کے تیں بچا کے — محبوب تیرا تجھے مبارک

آج کا رہے جان تلک ہور اشتغال — تیرا اُتنا کرنا ہے وہ سب بلا متی ڈال

ہر قوم کی یہ جدی عبارت — دھر کون بجز وہی کی عبادت

پن شوق والا کون ہے زبردست — جو خوشی کے تیوں خودی کرت

یہ عشق ہور ہے کوہ کر کڑوا — کیا شغل کی تجھ پڑی ہے پردا

یہ عشق نہیں شغل ناچار — یہ جا عشق وہاں ٹھہیر نہ شغل کوں یار

یہ جو کا گگن کھو بریاں کسر — یہ سستیاں نیوالا بڑا تماشا چلکر

لانا وہ تو لاوہ تصیف رے — یہ دھڑ ہے جا بجا بھلا رے

یہ جٹیونک اگ وہ کھاس کے گھر — یہ عشق ایک بیج ہے وہ پھتر

اس دو میں پڑیا ہوا ہے کیوں کم — چونکہ وہ وضو ہے وہ تیمم

اس ملق سوں ہے جو تجھے رفیق — تو کاڑے اس میں سے حقیقی

کیوں جب سدھو اپنا کیچ یک | مست [illegible]

آتا ہے سو سچ نہ کو [illegible] بات | [illegible] بات

بل [illegible] | [illegible]

در [illegible]

[illegible] | [illegible]

وہم [illegible] | کسر مجھ کون [illegible]

ایسے [illegible] | آنگار کون [illegible]

جب مجھکو [illegible] | [illegible]

بیٹھا ہے [illegible] | [illegible] اس گھے سزاوار

پامال کیا [illegible] | [illegible] سزاوار ہے [illegible]

اجر [illegible] | [illegible] ایک [illegible]

سب سید صاحب پس کیتے بالا | یہ ڈالے میں فندق سال

میں تا ہوا کسی کو بول جانتا نہیں | لپٹ لپٹ پچھانتا نہیں

مجھ کون نہ سفر سبق صحت | گھور کے دیکھا دیاں من اکارت

مانس کون ملیا سفر سو مایا | پایا انسان تون سفر میں پایا

دیکھا ہے کتنے سفر میں دھر | سو سید صاحب سفر کی کرم مور سرد

ہوتا ہے کچا ہو [illegible] | یہ آدھی آدھی سفر مون سوتا ہے

تن کچھ کرے [illegible] | وہ ڈر نہیں [illegible] پایا

کھٹ کر [illegible] تک گیا نہیں | مخدوم سون کسی کی [illegible] نہیں

ایک صرف مجھے کرنا پڑیا
جس بیٹا اُپر پڑی نہ ڈالی
نا سب ہیں کون ہیں ایک منظور
ڈال ہے ونیل و دلتا نکوں
مجھے صحبت کسی کی نہیں سون
نا سنگ کسی کی نہ سخنور اکا
نا نظم کی دوستی سیر کی یاد
کھ لیا نہیں سختہ توئی پیچ پیچ
میں کچھ نہیں پڑا یا نہ کہیں پھرتا ہوں
علت نہیں میرے فصل کون ظاہر
جس صاف میں ہے شرتی شریفات
جس فی لمثل اون میں اول پایا
تھا باپ میرا مرید اس گھر
اس گھر سون مجھے بڑی بندگی ہے
مرنے میں سیدھا تھا کار
جس مجھ جو پاک ہے دونج
میں سیدھا کیون نہ بنجے ناسوت
کارن و وجرت اہ کارن
میں غور کون یہ جو تک بنگا ہوں

نہ ڈالی نہ چھار چھٹر چھٹرا نہ
کیا ندے پر ہنگی گدائی
مجبور ہو کر جا کے پڑدو ر
ڈالی ہے نہ کیس چھوڑتے کون
تجھے سے سامنے دیکھ فار سون
نا رنگ ہے عشق پرورا نیکا
میں مست ہوں مجھے کئی خبردار
بن پیچ کی روزش و شکل پیچ
اللہ کی فضل سے بلا ہے دور
کیا اس کو مقیم کیا مسافر
اسلام کی حکم کی ار فاقت
دیون تج سلیس سو شاہ بھرا جان
اس گھر سون کیا اپکون بھر
مجھ جیٹیو میں جوت چکی ہے
اس شاہ کی کرنے کا بہت چار
شاید یہ اسی کی پیروی ہے
سکتم تو اسی سمجھ تو ملکوت
راسبوت حساب میں گھسن
جو جیو کون بھائیے دو شیون کا ہان ہے

میں من جو کہوں ایسے تو جان — اس دل کون چکلنے کون مان

جو اچنبھو کہ جا پران بولیا — عرفان کہا بولی وہ کہاں بھولنا

کر تکبیر اُسی قیاس اوپر — اس لئے بھائی جانون کہا اوپر

پچھے کون تو چہر رات کو دیکھ — مت لڑ پہچان پرست کو دیکھ

کر کوئی سنگ چپہر تے گھور — بکری کو اب بس ہے ذکور

یہ لوگ کہار کیا یہ پیچ — یہ پھند کہاں یہ حقیقت کچھ

کوئی چھاج میں شکر نہ بھاون — ہوا و فد کے تیں لک نہ لاوین

جب نگیا جو تحت سکھ کا ہے — لا مال یہ مقام سکا ہے

بولے تو یہ بنیا سو ٹوٹ جانا ہے — کسی بھانے سے منہ دکھانا ہے

ناموش کرن بولتی پرسن ہے — کرنے کون کہتی ہے بوالہوس ہے

یہ چھپیا ہے [illegible] — کر ہوش تہیں تیں فراموشی

رکھا دل جب نہ چھپانون پر — کر ختم خد کرے او پر اون اوپر

اے خدا میرے سے ہوئے کچھ خطا
اب بحق مصطفیٰ تو کر عطا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معشوق ذات خود اللہ اکبر ـ بنایا نور پیغمبر کو خوشتر

کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق

بہ شکل پنجتن اور آپ مل کر ـ بنایا برزخ صغریٰ کو بہتر

اِنَّ اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ

مقدس روح اعظم اُس میں ڈالا ـ ظہر آدمی کا نقش ڈھالا

نفخت فیہ من روحی مقرر ـ یہ تن میں روح جب پایا مقرر

قُل الروح من امر ربی

زمین و آسماں لے اس کو کہتی ـ تن خاکی و نوری جس کو کہتے

اس کو صورت معنی کہے ہیں ـ اسی پاکیکو عاشق لقی کہے ہیں

الست بربکم تو لا ہمارا رب ہی ـ بلیٰ قالوا کہے تھے سن کے سب نے

قولہ تعالیٰ الست بربکم قالوا بلیٰ شہدنا

ارے غافل تو دنیا دیکھ کیا ـ تو جھوٹے میں لگو کیا خوب جھولا

تجھی لازم ہے اب کرنا تفکر — خدا کی وصل کا ہو تون مذکر

طَالِبُ الْمَوْلیٰ مُذَکَّر

جو دنیا کو مانا سو ہی خیر — اسے عاشق کہے ہیں مزد نا چیز

طَالِبُ الْعُقْبیٰ مُؤَنَّث

مخنث نہیں بھلا دو جسکمیں ہونا — خرابی دو جہاں کی سر پو لینا

اگرچہ جے کر تو ہوی بعشتی — کا ہر عورتاں ہے نادرستی

طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّث

بجز عشق خدا نین کام بہتر — بجز دو عالم ہیکا ابتر

محمد جس طرح پائے ہیں رب کو — وہی نور علی بخشے ہیں سب کو

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِی

ابوالارواح ہیں میری پیمبر — تمامی شش جھکے ھنگی سرور

ابوالاجساد کی ہیں جان و دل — خدا کی نور ہیں روشن ہیں کامل

جٹیو کی شان میں لولاک بولا — سہی کنج تھا انکا راز کھولا

قَوْلُہٗ تَعَالیٰ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

محمد اور خدا دونوں ہیں اسرا — جدا سمجھا سو پایا نہیں راز

حدیث سی الانسان سری دانا یسر کا

محمد کی حرف چار و سمجھ یار — ابابکر و عمر عثمان شہسوار

علی فاطمہ حسین والی — خدا کی نور کی ہین خاص عالی

اوتو کے واسطے نسوان نسارا — خدائے کر دیا ہے اشکار ہا

اونوکی نہیں پچھانت ھیں سو مردو — خدا کی تھیں [illegible] ہونگے

قطب اور کی ھینگے نقش مشہور — حسنات پتن نور علی نور

شب معراج کا ھے نزدی — علیکون پچھانے ھیں وہ کوہ

ید اللہ بے شک والا رب ھینکا — خدا کی عرش کا دہ زیب ھینکا

قولہ تعالی ید اللہ فوق ایدیھم

علی والا ھے ساری اولیاں کا — علی [illegible] ساری انبیاں کا

علی سر ھے ولایت با ولیوں کو — علی ہے ھدایت سب نبیوں کو

حدیث قدسی ارسلت علیا مع کل نبیا سرا علانیہ

علی ھیں جان و ایمان سب بسر کے — علے ھیں ساقی کوثر سر کے

علی ھیں آنکھوں میں میری — علی ظاہر چہرہ تو میری

اونی سے اولیا کون بحشر ہوتا — اونی سے معرفت کا نفس ہونا

امین الدین علی خواجہ ھیں اعلا — جد و امجد ہمارے ھینگے والا

صفا فاضل ھری اونشی درخشان — ھیں شاہ ھوق مرد اونسے پایا

اونوکے بعد ھیں شاہ فنارت — کمالی شاہ انھوں کی با کمالت

اوجالا شاہ اونوکی ھینگے خورشید — یہ ذرہ اونسے رکھتا ھے امید

یہ گھر ھے چشتیان کا خاص عالی — خدا کی نعمتوں کی ہیں بھینڈالی

اوجالا شاہ ھیں عاشق انھو کے — ولایتکی وھیں لایق انھوکی

میرا مرشد وہ نور خدا ہے — اُسی کی پیروی مجھ کون سدا ہے

اوسکی نعمتیں ھے نفس تیرا — اوسکی دیکھ کا ھے بخشش میرا

میرا سلطان وہ حضکا نصیرا	اس میں نور محمد ہے سارا

وقال رب ادخلنی مدخل صدق فاخرج فی مخرج و اخطی لی من لدنک سلطانا نصیرا ۵

شروع اول الف سے پر نظیر کر	رخ مرشد کو اپنی شکر کر
اس میں صورت مرشد نہاں ہے	ظہر جس میں آیا ہے
کہوں محمد دائم کر بیان دائماً	دو زلفوں بیچ انکھو دھر یار

قولہ تعالیٰ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اسی کثرت میں تو تن دایم رہا کر	فلک کے مہر پر انکھیں دھرا کر
وہ نور احمدی صورت پکڑ کر	نظر آوں گا جوں ماہ منور
اسی دیکھے سے دل آئینہ ہوگا	وہ نور یار رکھون آملے گا
تلاوت تن بدن کی تون کیا کر	تلاوت ہے کے یہ سی بہتر
ہمیشہ بو رخ کبرا سے ملنا	اس کی دید کی سو وس رہنا
دم دل دید ہے مولا کا اسرار	کوٹ میں سب تجے دید ہے یا
بشرط تو فنافی الشیخ ہونا	سبھی ہستی خوب دکھوتا
تیری آنکھوں میں آ کر جب بسیگا	وہ خورشید منور تب دسیگا
اول سالک کہیں ہے نور الشمس	ہمیشہ اوسپو حضکا روز تبلس
ورنگ زرہ روپیں تا بکنا	اور اس کی رنگ رو جمن تا بھگتنا
اسی طرح کر کے نور مصطفیٰ لی	وہ خورشید حقیقت باصفا لی
اول عاشق ہوں مرشد میں اپنے	لو شادی و جان و دل مرشد کو اپنے

جدھر دیکھے ادھر تون دیکھ مرشد | کشایش جب تجھے ھووینگی

قوله تعالی فاینما تولوا فثم وجه الله

نفس اپنا کون ثابت دھر کے ہو صاف | محبت عشق کا ست کار تون لاف
تون اپنی ھوش میھوش ھو کر | شراب شوق سے مدہوش ہو کر
جگر میں تون تین ھوجا | مریدے بھول کر تون پیر ھوجا
جسد سپر کے اپنیکو کمال کنجی | یا اپنے تن میں مرشد کون ملا کر
اگر مرنے کا ہے کچھ خوف تن کو | توزنده مثل مرده کریه من کو

حدیث موتوا قبل ان تموتوا

ھر یکدم موت کا دسواس کرنا | مقرر سبکنیں لا بدھی مرنا

قوله تعالی فتمنوا الموت ان کنتم صادقین حدیث ذکر الموت تا
لا هدس داهوله

سبھی حرص و ہوا کون دور کرنا | یگانو سے بیگانے ھو کے مرنا
توکل اور قناعت خوب کنجی | سبھی لوگون سے دزا دھولجی

قوله تعالی ان الله لایحب المتوکلین

زن و فرزند اور خویش و ھر کر | میری دشمن ہیں اونسے تون کر

قوله تعالی انما اموالکم واولادکم وازواجکم عدو لکم فاحذروه

ھو ایک دھر تون کرنا ذکر اعظم | کہ جون مرشد ہای شاہ اکرر

لکل شئ مصقلة ومصقلة القلب ذکر الله

اسی پاس نفس ہوے ہیں کاف | یہ توشہ راہ کا ھیکا غرنداف

جو یک کیوں دیکھے کر اپنی تو پوچھ	سبھی میں تم عیاں ہیں کر کو سمجھو
سبھی آدم میں ہوئے گا تو الله	اسیکا جب ہوی ماسوا الله
و دوئی غصہ کسی پر ستم کرنا	حسد اور بغض و کینہ دل میں نا دھرنا

قوله تعالی لعنت الله علی الظالمین

غروری اور تکبر خود پسندی	نہ کرنا اس کو ہر گز ہوشمندی

الغرور غدارة

زناکاری بی اور عیب برابر	فکر اس کون میری بھائی برادر

الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد

فسادا اور جھوٹ کا تو فعل نا کر	بکسی چھوڑ کر بخشش کیا کر

قوله ان الله لا یحب المفسدین قوله تعالی لعنت الله علی الکاذبین

الشحی حبیب الله و لوکان کافرا و البخیل عدو الله و لوکان زاهدا

کسی کے عیب پر حیران نہ ہونا	ہر ایک دکھون ہر کرنا دکھانا

قلوب المؤمنین عرش الله تعالی

ہر ایک وقت فکر میں رونا بھلا ہے	ہر یک دم درد میں کھونا بھلا ہے

قوله تعالی فلیضحکو قلیلا و کثیرا

ہے پاک غسل بیشک وہ وضو ہے	نماز والمّا اس میں رجوع ہے

قوله تعالی ان الله یحب ویحب المتطهرین

ولیکن اس کون پوشیدہ سی کرنا	سر اپنا رو برو مرشد کے دھرنا

قلب المؤمنین جاعرة من ذکر الحق وصواحی

سبھی خطرات فاسد دل کی سرور | صفائی قلب کی کر دیکھ تو نور

ان فی وفی قلب وفی القلب فواد
وفی الفواد روح وفی الروح سر وفی السر نور

نہ کرنا نفس کی خواہش کو زنہار | بڑا دشمن ہے تیرا سا تو ہوشیار
تو اب نفس پر نت زین دھرنا | یہ اماره کون جلدی ہی بس کرنا

قولہ تعالی وکلی واشربی وقری عینا

پوری خطر و نکایت کی کام کرنا | انہی حکمت سی کھوڑا ارار کرنا
ھوا جب یں تو لوامہ ھویگا | اوسی میں ملہمہ کا ہو ویگا
ھوا سو یہ غالب جب اکر تو | چھارم مطمئنہ کا دیکھی او

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی

وجود ان چھار کھنی تھنکے جسکو | اسی واجب میں دیکھے ہیں رب کو
مقدم دیکھتا ہے رب کو تن میں | خدا کہ میا ہے دیکھ من میں

قولہ تعالی وفی انفسکم افلا تبصرون

خدا کو میں دیکھا دنیا میں کہ تون | حشر میں بھی اودیکھیگا لی بصر تون

قولہ تعالی من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخیر اعمی

تیری شہر گلکنی ھوب کرکے بولا | تیری پر قدرت حق اپنی کھولا

قولہ تعالی نحن اقرب الیہ من حبل الورید

خدا تیرا ہے ہمیشہ ہے نگھبان | تیری نزدیک ہے تو کیوں پریشان

قوله تعالیٰ وهو معکم اینما کنتم

تیری ہستی ذکر میں تو ان ذکر کر — ہر یک حالت میں ہنگا تون شکر

قوله تعالیٰ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون

طریقت اور شریعت اسمیں ہوتی — حصول معرفت کا پاوے موتی

حقیقت کا کھلے دروازہ تجکو نا — جو ممکن کا نئی دروازہ تجکون

اس ما میں تمنّع سے دیکھ آیا — جب عارف ہو گیا تو سب کچہ پایا

اول ممکن سے کرنا آشنائی — یہ واجب تن سے کرایگا خدائی

جسے صفت یا نورکھی ہیں ناسوت — اوسی چھوڑا تو تون ہوئیگا ملکوت

اوسی ملکوت میں جبروت دیکھا — اوسکیں دیکھ تو لاہوت ہکا

اول عاشق تجلی دیکھلاوی — جو آتش عشق کی سب کون جلاوں

العشق نارا اذا وقع فی القلب — ما هو المحبوب

دیوانیکے سر کا عقل کھونا — ہمیشہ یار کی اودھ غم میں رونا

کشود و جہان ہونا ہے اسمیں — نشانی عشق پانا ہے اوسمیں

اوسی سبھی قابل کہتے ہیں — سبھی عالما کون رہ جاہل کہتے ہیں

تقدیر پھر کرو یا شان ہنکے — لدنی علم میں حیوان ہنکے

قال عليه السلام العجائب صلوة العبد عليه العلم لقمة تکبیر الجاهلون

سبھی عالم و فاضل پڑکتابان — نبوجھی تحقیق لیا ہیکا وتا بان

نماز کلمہ یہ حج یہ روزہ — زکوٰۃ و زہد نیکا ہے یہ موزہ

حدیث لا صلوٰۃ الا بحضور القلب

بنا زعشق میں دکھا میں ھینکا — بزرو شرفی دو گا میں ھینکا
معتبر ایمان نہکہ ہیں مسلمان — سبھی پڑھ کر کلمہ ھیں پریشان
سپرا ما رھد کر کر ھونک مغرور — و آخر خشک ہونے کی معذور
عزازیل کے طرح رکھتے ہیں شان — عزازیل دلستی ہلکر خوب ہے بیان
جو کوئی چھپے سو یا نہیں کیا ہے — خدا کی بندگی سر پر لیا ہے
ادسی مردود کو حق نے پکارا — مخالف آدمی کا ہے بچارہ

قولہ تعالیٰ ان الشیاطین للانسان عدو مبین

غروری اور تکبر جو کرینگے — تو وا ابلیس کے شر میں کرینگے

قولہ تعالیٰ ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین

خدا کی بندگی کرو رات کے ساتھ — نہ کر ابلیس کے مانند طاعات

قولہ تعالیٰ ان الذین عند ربک لا یستکبرون عن عبادتہ

غرض بیکار نا رہنا کسی طور — خدا کی خوف کا رکھ دل میں غور

حدیث ایمان بین الخوف والرجا

بجز مرشد کی راہ پانا ہے مشکل — بجز مرشد عبادت سب ہے کل

حدیث من لیس لہ — لہ ابلیس

جلیکی ذکر کون کسی نے بولا — کستی لو کوئی قلبی ذکر کھولا

ذکر جلی ذکر قلبی وسوسیۃ

کیوں نے روحی ستری بی کہے ہیں — کہوں نی حال فقر کا ئی ہیں
ذکر روحی مشاہدۃ ذکر ستری مصانیۃ

غرض هر حال ہاشق ہوا دل | یہ نفس وحہ بی جگل

قولہ تعالیٰ فاقتلوا انفسکم

مثال آسرے دل کون بنانا
نفی اثبات بی کرنا ہے بہتر
شریعت اسمیں کٹی تو تجھے ڈر
الا اللہ جب ہوا احمد پایا
انا فی العرش احمد فی السماء
جو کوئی پایا نہیں ہدایت
اوسی آسکا طیں عیلم شب

حقیقت اوس میں اپنا حق چھپا
نہ واجب کو لا کرنا ہے بدتر
محمد ہے الہ کی عین کا گھر
احمد ھو رسول اللہ کو پایا
احمد و فی الارض محمد و فی محمود
جسے بخشا نہیں مرشد عنایت
نہیں مٹے گا اوسکی واکا

قولہ تعالیٰ من یهد اللہ فهو المهتدی

قولہ تعالیٰ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم

اگرچہ پایا مرشد سے نعمت
وہو وان ذکر ارن ور منزل
اوسی پر وصل حق ہوتا ہے بے سود
کنا ہونکو وہ اپنی سارے ہونا
جیسی ہے عشق سو وہیکا عاقل

وہی پاویگا دو عالم کی دولت
سبھی حل ہیں اوسی عقدہ مشکل
اوسکی روبرو آتا ہے معبود
کسی کی آرزو نہیں دل میں ہونا
جیسی نہیں عشق وہیکا غافل

قولہ تعالیٰ ولاکن من الغافلین

جو کوئی آیا ہے عشق اندر جلا ہے
صبوری کرنا ہے آفت میں عاشق

ہمیشہ سر پر اس کے تن ملا ہے
صبوری سے تیرا کام ہو فایق

قوله تعالی ان الله مع الصابرین

ہمیشہ چین کے سو عین رہنا
نہ کرنا اس میں ہرگز ذرہ خامی
سبھی کشف و کرامت اس میں ہونا
یہ سب کی بعد ہونا فضل مولا

قوله تعالی الحدیث الصبر مفتاح الفرج

کبھو بھی عین کو دل میں نہ لینا
نپٹ جلیل کہ عاشق ھوے [illegible]
خودی ہستی کون اسی اس میں ہونا
سبھی طومار ہے جو دیتے مولا

والله یختص برحمته من یشاء والله ذو الفضل العظیم

سو نسی ھیکا بہتر عجز کرنا
خدا کی فضل کا امید دھرنا

قوله تعالی لا تقنطوا من رحمة الله

جو کاماں نیک ہیں سو ان کو پہچان
بڑی منزل ہے یارو خیدیت کے
شب داو ہیں رہنا قایم اللیل
بوقت نیم شب ماہ زاری

بدی کو دل سے اپنے خوسا چھان
نشانی ہے تجھے نخریت کے
سحر خیزیں جانا دل کامیل
کرو توبہ جناب کردگاری

واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخفیة ودون الجهر
من القول بالغدو والاصال

الٰہی میں تو ہوں بندہ گنہگار
یہ لولاہوں سو مجھیں عمل دی
تیری بار امانت لا کچی دیون
منجے ہے آرزو ہوں لا محافوں
گناھو مجکا میری [illegible] دس واس ھیکا

ابی تک نہیں ہوا ہوں نیک کردار
تیری دیدار کا مجکون وعدہ دی
صفوں میں ولیاں کی سرخرو ہوں
ہمیشہ مجکو رکھ تو لابو تون
میرا دشمن ست خناس ھیکا

بچالی میری نہیں دو نوجہان میں — مجھے رکھ سرخ رو کونو مکانمیں

محبت پنجتن کے رکھ تون دائم — بوقت مرگ تک تاکہ اس میں دائم

میرے مرشد میں مجکون تو فنا کر — حضور عشق میں مجکون غنا کر

الٰہی شرم رکھ میری ہمیشہ — تیرے بن اور کان نا ہوی اندیشہ

اگر ہیں دوست میرے جہائیں — تون ان پر فضل رکھ بہر زمانیں

مسبونکو رالا دی تیری طرف کی — بچھانے راہ کو من عرف کی

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

سبھی دوزخ بہشت بندہیں تیری — جسے چاہے تو تون اس راہ مین پہیری

بحق پنجتن بارہ اماماں — بخش یارب میری ساری گناہاں

یہ کاظم ہے علی کے گھر کا بندلا — اوجالا شاسی دو جگ میں نہ بدلا

اوجالا شاہ سے پایا ہدایت — اوجالا شاہ کی ہیں سنگی ہدایت

اوجالا شاہ کون میں سجدہ کیا ہوں — اونی سے فیض کے نعمت لیا ہوں

اوجالا شاہ کا بولا ہون میں اتر — اوس میں خواجہ حافظ ہیں شیراز

یہ دولت ہیں کے سب بندہ نواز — جسے بادشاہ ہے اونسے سرافراز

قلندر بو علی کا بہی اشارت — اشارت دیکھو تو اسمیں ہے بشارت

و قاضی نہیں کے کئی قہریادنی — جنو مروی اوتہای جسے بدنی

انھو کی بھی اس میں لفظ ہینکے — پچھانیکا جگتی خط ہینکے

نظام گنجوتی او شیخ سعیدی — یہ دونوا ولیا بے شک ہے ہادی

اسی شغلوں میں تھے مولانا جامی — و عاشق پاک ہے عشاق نامی

تجھا اکثر عیس اس میں جو کوئی کے / مصنف مثنوی معنوی کے

سمجھا تھا ولیا حق سات واصلہ / جو اونکون کھا تو ھیکا غافلہ

سو یہ اون کی ہمیشہ مالک لینا / در دران پٹر کی اون پر بھیج دینا

یہ صورت عاشقانکی میں نے سولا / یو نکھتی واصدن کی میں نے کھولا

اسی نا محرم محبت دیکھاؤ / یہ باتاں ہر کسی کو نا بتاؤ

کن عالماً او متعلماً او مستمعاً ولا تکن رابعاً

معرفت کی پٹھو تامت میں / کنارے سلیس ھو کر معرفت میں

حدیث السلامہ فی الوحدہ والآفات بین

برا ہر کا ہے تجرید ھونا / صنم کی عشق میں تفرید ھونا

کفو پس کی اس دم مانو / نھان کی یکیں مرشد پچھانو

جھان میں جو ولی نامی ہوئے ہیں / بجز عشق خدا نہیں دم لئے ہیں

اگر چاہیے کہ تون بھی اولیا ہو / خدا کے عشق میں میں پن کو سب کھو

خدا کا عشق کر مجنو کے مانند / انا لیلی میں اپنی دلکھتن بند

زلیخا کی سریکا عشق لانا / نھاں کی یوسف سفی کو پانا

ہزار دو صد و کیا رسیر اس میں / سنہ ہجری میں بولا میں سر میں

صد و ہشتاد و یک ساحیں یار / میرے لایق رسالہ دھر و یار

سن چالیس میں بولا ہوں تجرید / سحی کریا آلھی خوب تجید

جو کوئی دنیا میں ہے طالب مرید / محبت سی پڑی اوس کو عزیزان

تھا ہے ختم اب یہ ارشاد نامہ / لکھا ہے مختصر در خونکہ خامہ

اگر لایق ہے یہ کا طور کا ارشاد | تو ادسکو تم دعا سے کیجیو یاد

ارشاد نامہ من نصسف کا حمد علیہا ۱۳۱۴ مہر بوقت جس ہم روز کیشنبہ
بتاریخ پہلی ماہ محرم ۱۳۱۴ ہجری سے لے کر ماہ ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو
ختم ہوئی ہے۔

حضرت حیات صاحب کہ باب اول صفحہ ایک سو سترہ سے لیکر ایک سو
صفحہ تک اور حضرت بہاری صاحب اور حضرت وطن صاحب اور حضرت آزاد
ایں چار کتابوں کے گفتگو پر لکھا ہوں اس کو صاف اے برادر۔

اے محمد امیر سے جو ہوئے کچھ خطا | اب بحق مصطفےٰ تو کر عطا

میرا پتہ ہندوستان میں نظام دکن حیدرآباد ضلع گلبرگہ شریف
تعلقہ شاہ پور میں محلہ آثار شریف حاجی محمد عبداللہ صاحب قرآن بڈی

کاتب الحرف محمد احمد قرآن بڈی

دو نو برس میں مرشد سے مجھ کو نوکات سے ولایت دئیے

تین دس اپر نو برس بغل میں رکھا تھا میں اسے
تین کم دو تیس کے بعد دست کہ دونوں پیر لگایا چوبخ کا وہاں روز گیا
وہاں دیکھتا ہے میں پڑا وہاں نور کا روز رنگا وہی روز میں میں یہ کتاب لکھ کریں

ظاہر کیا ہوں میں

تکلفی نہیں لکھا ہوں دیکھو یہ منظور ہے | اب یہ ہر ایک کو صاف صاف معلوم ہوا ہے
جن صاحبوں کو اس کتاب میں کا مضمون جو ہونا ہے طلب کرینگے تو اس خطوں سے طلب کریں
میں حاضر ہوں میں خطوں کے سے جواب دونگا پتہ صدر صادر ہے۔

میری محنت کا ہے [illegible] گلشن [illegible] پھولوں [illegible] جو قدرداں [illegible]

اشتہاریہ

گلشن دیوان کے دو شگفتہ گل ہیں جنکی رعنائی

و زیبائی ہر طالب خدا اور رسول کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہے۔

اگر آپ کو اس چمن بیخزان کی سیر اور زاد عقبیٰ درکار ہے تو

اس دیوان ہذا کو طلب کیجئے۔ اور دونوں جہان کا لطف اوٹھایئے

اس دیوان کا ہر ایک شعر مولود شریف کہلاتا ہے۔ اور اسکا

پڑھنے والا مداح رسول کا خطاب پاتا ہے۔

ان کا سی [illegible] سے
دیوان چونکہ عرف [illegible]
کلمات [illegible]
کو نہایت
پسند فرمائی
اور
بصرف
زرکثیر طبع کروایا ہے
درباد جو وگراں کاغذ
وغیرہ کے عام فائدہ کی
غرض سے قیمت فی جلد ایک روپیہ (عسہ)
رکھی گئی ہے۔

بعض حضرات اس [illegible]
کو ہاتھ سے جانے نہ
دیں گے اور
ضرور
خرید فرماکر
اس خاکسار کی
حوصلہ افزائی فرمائینگے
اور دیگر احباب کو ترغیب دلاکر
داخل حسنات ہوگے۔ چونکہ
شائقین خریدار کی تعداد کثیر ہونے سے
بہت کم جلدیں باقی رہ گئی ہیں جلد خرید و ورنہ دوبارہ طبع کا انتظار ہوگا

خاکسار

حاجی محمد شیخ عبداللہ سوداگر تعلقہ شاہ پور

ضلع گلبرگہ شریف